قومی مقابلہ مقالہ نگاری میں اول انعام یافتہ

پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم

مقالہ نگار

منیر احمد وقار

استاذ الحدیث جامعہ ام حبیبہؓ للبنات، لاہور

www.KitaboSunnat.com

شعبۂ نشر و اشاعت:

اہلِ حدیث یوتھ فورس پاکستان

۱۰۶- راوی روڈ - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قومی مقابلہ مقالہ نگاری میں اول انعام یافتہ

پیغمبرِ امن

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

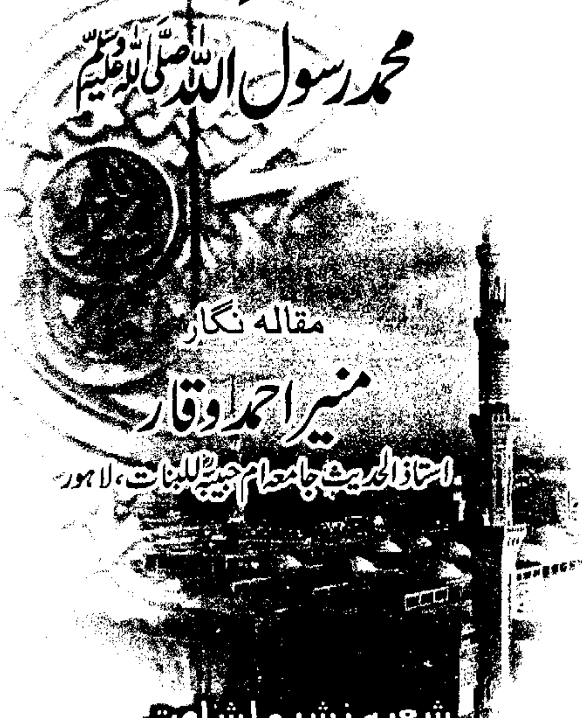

مقالہ نگار

منیر احمد وقار

استاذ الحدیث جامعہ ام حبیبہ للبنات، لاہور

شعبہ نشر و اشاعت

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	پیغمبر امن محمد رسول اللہ ﷺ
تالیف	:	منیر احمد وقار
تعداد	:	1100
طباعت	:	2006ء
قیمت	:	روپے
کمپوزنگ	:	عبدالرؤف 0321-4210145

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

❀ مقدمہ ۹

باب اوّل:
اَمن اور تلاشِ اَمن

❀ اَمن دورِ حاضر میں ۱۳
❀ اَمن کی تلاش ۱۴
❀ امین کیسا ہو؟ ۱۴
❀ تلاشِ اَمن کا صحیح طریق اور معیار ۱۵
❀ نقشۂ عالم پر اَمن کے نظریات و مذاہب کا ہجوم ۱۶
❀ یہودیت اور........ اَمن ۱۶
❀ عیسائیت اور اَمن ۱۹
❀ بدھ مَت اور اَمن ۲۳
❀ دیگر آرین مذاہب اور اَمنِ عالم ۲۵
❀ ہندومت اور اَمن ۲۶
❀ پس چہ باید کرد؟ ۲۸
❀ تمام عالم کے لیے پیغمبرِ اَمن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ۲۹

باب دوم:
اَمن بعثت نبوی ﷺ سے پہلے اور مابعد

❀ پیغمبر اَمن ﷺ سے پہلے کا زمانہ اور اَمن ۳۱
❀ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم ۳۴
❀ ولادت اور ابتدائی حالات ۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اَمن کا پہلا علَم بلند ہوتا ہے ''حلف الفضول'' ۳۶
❀ ''حلف الفضول'' کا متن ۳۷
❀ اَمن کا دوسرا علَم حجرِ اسود کی تنصیب ۳۸
❀ اسلوبِ اَمن کی تلاش...... غارِ حرا ۳۸
❀ اَمن کا فارمولہ ...... فرد کی اصلاح ۳۹
❀ مکی دور اور اَمنِ عالم کے لیے افراد سازی ۴۱
❀ حزبُ اللہ کی صفات و خصوصیات ۴۴
❀ اور نورِ اَمن پھیلتا گیا ۴۶
❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ طائف میں ۴۶
❀ یثرب کی چھ سعادت مند روحیں اَمن کی شاہراہ پر ۴۷
❀ اَمن کا فارمولہ ...... سوسائٹی کی اصلاح ۴۸
❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ مدینہ میں ۵۰

باب سوم:

پیغمبرِ اَمن ﷺ مدینہ منورہ میں

❀ مدینہ میں پیغمبرِ اَمن ﷺ کی مساعی۔ پہلا اقدام: تعمیرِ مسجد ۵۲
❀ دوسرا اِقدام: ''مواخات'' تاریخ انسانی کا اوّلین معاہدۂ اَمن...... ۵۲
❀ تیسرا اِقدام: اسلامی ریاست میں پہلا دستوری عہد و پیمان ۵۳
❀ چوتھا اِقدام: میثاقِ مدینہ ۵۵
❀ قبیلہ جہینہ سے معاہدۂ اَمن ۵۸
❀ بنوضمرہ سے معاہدۂ اَمن ۵۸
❀ بنو مدلج سے معاہدۂ اَمن ۵۸
❀ قریش سے معاہدۂ اَمن ''صلح حدیبیہ'' ۵۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ تیماء کے یہودیوں سے معاہدۂ اَمن ۶۱
❀ خطبۂ فتح مکہ۔ اَمن و امان کا بحرِ ذخّار ۶۱
❀ اِظہارِ اَمن کا پہلا قطرہ (حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ کا خط) ۶۲
❀ ابوسفیان کی مرعوبیت اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم ۶۴
❀ ابوسفیان کی مایوسی وحسرت اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے کرم ۶۵
❀ اُمّ ھانی رضی اللہ عنہا کے پناہ گزین اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم ۶۶
❀ مساواتِ انسانی پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۶۶
❀ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیمی وکریمی ۶۸
❀ اَمن واَمان کے مظاہرے ۶۹
❀ ''حنین'' کی تیاری اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا قرضہ ۷۲
❀ ''حنین'' کے مالِ غنیمت کی تقسیم اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی انسان نوازی ۷۳
❀ ''غزوۂ حنین'' کے اسیرانِ جنگ اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم ۷۵
❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاتح یا پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم ۷۶
❀ مدینہ میں واپسی اور وفودِ عرب وعجم کا استقبال ۸۰
❀ اَمنِ عالم کا اَبدی اور عالمی چارٹر (خطبۂ حجۃ الوداع) ۸۲
❀ مغربی دستورِ اَمن اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور ۸۲
❀ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبۂ حجۃ الوداع کی آفاقیت اور دفعات ۸۵
❀ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات ۹۷

باب چہارم:

قیامِ اَمن اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم

❀ قیامِ اَمن/توحید کا صاف اور واضح عقیدہ ۱۰۱
❀ قیامِ اَمن/وحدتِ انسانی کا تصور (مساواتِ انسانی) ۱۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ❀ قیامِ اَمن/انسان کی شرافت و عظمت کا اعلان ۱۰۳
- ❀ قیامِ اَمن/عورت کی حیثیت عرفی کی بحالی ۱۰۴
- ❀ قیامِ اَمن/دین و دنیا کا اجتماع ۱۰۵
- ❀ قیامِ اَمن/حدود اور تعزیری قوانین کا نفاذ ۱۰۶
- ❀ ظالموں کی ستم ظریفی ۱۱۰
- ❀ کیا پیغمبرِ اَمن ﷺ انسانیت کے دشمن ہیں؟ ۱۱۰
- ❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ کی جنگی پالیسی ۱۱۱
- ❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ کی جنگوں میں جانی نقصانات کے اعداد و شمار...... ۱۱۳
- ❀ ''اَمن پسند'' مہذبوں کی اَمن پسندی ۱۱۵
- ❀ مغرب کا پیغام: اَمن یا دہشت گردی؟ ۱۱۸
- ❀ نائن الیون کی تباہی: حادثہ یا سازش؟ ۱۱۹
- ❀ سازش پر عمل درآمد کی وجۂ جواز ۱۲۰
- ❀ افغانستان پر حملہ اور بعد کی مہمات ۱۲۱
- ❀ امریکہ کی عالمی دہشت گردی ۱۲۲
- ❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ کے غزوات پر ایک نظر ۱۲۴
- ❀ خاتمۂ بحث ۱۲۶
- ❀ پیغمبرِ اَمن ﷺ کی مساعیٔ اَمن کے نتائج اور ثمرات و اثرات...... ۱۲۶
- ❀ اَمن کے متلاشیوں خصوصاً اہل مغرب کے نام ۱۲۷

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

دین اسلام امن، سلامتی اور بھائی چارے کی دعوت دیتا ہے۔ اس کی تعلیمات میں تشدد نہیں ہے، بلکہ اس کے پیروکار اس معاشرے کو ترتیب دیتے ہیں جو آنے والوں کے لیے آئیڈیل کی حیثیت اختیار کرتا ہے۔ یہودی اور عیسائی بالعموم پہلے بھی اور ۱۱ر ستمبر کے واقعات کے بعد سے اب تک اس بات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ اسلام کے ماننے والے انتہا پسند ہیں اور دنیا میں ہونے والی وہشت گردی ان کی وجہ سے ہی معرضِ وجود میں آئی ہے۔ گو ان کے دعوے کو ان کے اپنے دانشور اور اہل قلم بھی ردّ کر رہے ہیں۔ عیسائی اپنی اس ہرزہ سرائی میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ ان کے سب سے بڑے روحانی پیشوا پوپ بینی ڈکٹ نے اسلام کو تشدد والا دین کہا اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں بھی غیر اخلاقی زبان درازی کی اور بعد ازاں وہ عالمی میڈیا، اور مسلمان ملکوں کے سفیروں کے سامنے اپنی وضاحتیں کر رہا ہے کہ میرے الفاظ کو غلط رنگ دیا گیا ہے اور پھر یہاں تک مجھے تو اسلام کے بارے میں اتنی معلومات ہی نہیں ہیں۔ اُس کا معافی نامہ بھی منظر عام پر آ گیا ہے اور سچی بات یہی ہے کہ مسلمانوں کے کمزور ہونے کے باوجود ان کا رُعب و دبدبا اب بھی موجود ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ اگر مسلمان اپنے عملوں کی کوتاہیوں کو دُور کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کر کے اس کو سپر پاور تسلیم کریں تو پھر کوئی ملک ان سے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مولانا منیر احمد وقار نے اپنی کتاب ''پیغمبر امنؐ'' میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ عیسائیوں اور یہودیوں کو یہ بات باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ دین اسلام تشدد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تلوار کے ذریعے نہیں بلکہ یہ دین پیغمبر امنؐ کے اخلاق، اُسوۂ حسنہ اور بہترین تعلیمات سے پھیلا ہے، اور مصنف اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا ہے۔ کیونکہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود دین اسلام کے نظام کو زوال نہیں ہوا اور نہ ہوگا، کیونکہ اس دین کو رب کائنات نے نازل فرمایا ہے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام خود بخود اپنی مدت سے پہلے ہی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں، مگر یہ آفاقی دین ہمیشہ سے انسانیت کی راہنمائی کر رہا ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے بہت خوبصورت انداز میں مقدمہ درج کیا ہے اور پھر اس کو ثابت کرنے کے لیے قرآن و حدیث اور تاریخ سے دلائل کے انبار لگا دیے ہیں۔ اپنے اور بیگانے یہ ضرور تسلیم کریں گے کہ ان دلائل کا جواب ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور یقیناً اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان بھی قابل تحسین ہے کہ جس نے موجودہ حالات میں پوپ بینی ڈکٹ کی ہرزہ سرائی کا جواب اس کتاب کی اشاعت سے دیا، جو کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا، دین اسلام کے دفاع اور مسلمانوں کو اُن کے شان دار ماضی سے روشناس کرانے کے لیے بہترین تحفہ ہے۔

امتیاز احمد ایڈووکیٹ

صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [ﷺ] أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان اور فضل و کرم ہے کہ اس نے انسان کو ﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ﴾ کے منصب پر فائز فرما کر ﴿ اُسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا ﴾ کے اعزاز سے معزز فرمایا کہ وہ اس کی بنائی ہوئی دنیا میں بندہ بن کر زندگی بسر کرے اور اس عالم کو ظلم و ستم، شر و فساد اور فتنہ و سازش جیسی گندگیوں سے پاک و صاف کر کے اَمن و سلامتی اور اَمان و فلاح کا گہوارہ بنا دے، پھر لائحہ عمل کے طور پر مختلف ممالک و اقوام میں محدود مدت کے لیے انبیاء و رُسل کو کتابیں اور صحیفے دے کر بھیجا، اس سلسلۃ الذھب کی آخری کڑی سید الانبیاء والرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جنہیں تمام انسانوں کی راہنمائی و ہدایت کے لیے رہتی دنیا تک کے لیے نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا۔

آپ ﷺ نے تیئس سالہ دورِ نبوت و رسالت میں عالم انسانیت کو ایسی تعلیمات و ہدایات دیں کہ جن کی بدولت یہ دنیا اَمن و سلامتی کا ایک ایسا گہوارہ بن گئی کہ انسان تو انسان شیر، چیتا اور بھیڑ، بکری بھی بیک وقت ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے اور ایک دوسرے پر حملہ آور نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ نے ظلمت کدۂ عالم سے انسان دشمنی، بداَمنی، ناانصافی، جبر و تشدد اور استحصال و استبداد کا خاتمہ کر دیا جو کہ سیرت طیبہ کا ایک اعجازی پہلو ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی سیرت و حیات طیبہ پر عہد نبوی سے عہد حاضر تک اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اتنا اور کسی شخصیت کے بارے میں قطعاً نہیں لکھا گیا، اہل اسلام نے تو آپ ﷺ کی سیرت و تاریخ پر لکھنا ہی تھا خود غیر مسلم دنیا میں بھی آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو موضوع تحریر بنایا گیا اور یہ سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔ اور ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا، بلکہ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جا رہا ہے اسی رفتار سے آپ ﷺ کی سیرت و حیات طیبہ کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے اثرات مسلم و غیر مسلم اَقوام و مِلَل پر نمایاں ہو رہے ہیں۔

موضوع کی اہمیت وضرورت:

عہدِ حاضر میں دنیا کا بنیادی موضوع بحث ''اَمن عامہ کا قیام اور دہشت گردی کا خاتمہ'' ہے۔ جسے ہر ملک وقوم کے ہر مؤثر فورم میں پیش کر کے انسانی حقوق (Human Rights) کے تحفظ کی ضمانت سمجھا جاتا ہے اور نئے عالمی نظام (New World Orders) میں اس موضوع کو خاص اہمیت حاصل ہے، ظاہری طور پر مغربی دنیا آج اپنے آپ کو انسان دوستی، ہمدردی، اَمن عامہ کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کا علم بردار و ترجمان باور کراتی ہے، حالانکہ انسانیت کے اِن نام نہاد علم برداروں نے انسان دوستی، اَمنِ عامہ کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر جو کردار ادا کیا ہے اسے جنگ خلیج، بوسنیا، روانڈا، افغانستان اور عراق میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان ممالک میں انہوں نے انسان دوستی، ہمدردی اور اَمن عامہ کے خلاف ایسے سنگین جرائم کیے ہیں جن کی مثال تاریخِ انسانیت کے تاریک سے تاریک دور میں بھی نہیں ملتی، اور پھر اب تازہ صورتِ حال یہ ہے کہ مغرب دنیا کو گلوبل ویلج کا نام دے کر پسماندہ ممالک کو اپنی کالونیاں بنا کر ان کے وسائل کو اپنی صنعتی و تجارتی ترقی کے لیے استعمال کرنے کی فکر میں ہے اور مختلف طریقوں سے دنیا کے غریب و کمزور ممالک خصوصاً عالمِ اسلام میں استعماری طاقت وقوت کو بروئے کار لا کر اپنے قدم جمانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مصروف ہے، اس کی تازہ ترین مثال پاکستان میں حالیہ زلزلہ زدہ علاقوں میں نیٹو (Nato) کے فوجی دستوں کی آمد ہے جو زلزلہ زدگان کی تعمیر و بحالی کے نام پر پاکستان، آزاد کشمیر، چین اور بھارت کی سرحدوں پر اپنے قیام کی مدت کو طویل سے طویل تر کرتے جائیں گے اور پھر ان میں اپنی قماش کے لوگ تلاش کر کے اپنے مقاصد و مفادات کے حصول کی راہیں نکالیں گے۔ (اعاذ نا الله منهم)

مغربی دنیا نے اس کے ساتھ ساتھ یہ واویلا بھی عرصے سے مچا رکھا ہے کہ "اسلام رجعت پسندی کا مذہب ہے، محمد (ﷺ) اور ان کے پیروں کی تلوار انسانیت کی دشمن ہے، جہادِ اسلامی دہشت گردی ہے، ان کی کتاب (قرآنِ کریم) دہشت گردی کی کتاب ہے ......" وغیر ذلك من الهفوات والخرافات.

ان حالات میں ضرورت تھی کہ خاتم الانبیاء والرسل محمد رسول اللہ ﷺ کے نظامِ اَمن کو موضوع تحریر بنایا جائے جو کہ انسانی حقوق (Human Rights) کا بے مثال، دائمی اور عملی چارٹر ہے اور جسے بلاخوف و تردید انسانیت کے فطری تقاضوں اور بنیادی انسانی حقوق (Law of Nature and Fundamental Human Rights) کا علم بردار کہا جا سکتا ہے اور جسے سب سے پہلا منشورِ انسانی حقوق (Declaration of the Rights of Man) ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل بھلا کرے محترم پروفیسر حافظ ساجد میر صاحب حفظہ اللہ اور ان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ کے عمائدین وقائدین کا جنہوں نے محققین و سکالرز اور علمائے دین و دانشوروں کو سیرت النبی ﷺ کے اس پہلو پر لکھنے کی دعوت دی، یقیناً ان کا یہ کام عند اللہ ان کی حسنات میں سرفہرست رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ کیونکہ میرے علم کی حد تک دنیا کی کسی زندہ زبان میں اس اچھوتے موضوع سیرت النبی ﷺ پر ابھی تک کوئی کام منظرِ عام پر نہیں آیا۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہوارِ قلم کو آخری حدوں تک پہنچانے سے قبل انتہائی ناسپاسی و ناشکری ہوگی کہ میں اپنے والد محترم نذیر احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور والدہ محترمہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے مجھے یہ مقالہ لکھنے کا حکم بھی دیا اور کتب خریدنے کے لیے خطیر رقم کے ساتھ ساتھ ڈھیروں دعائیں بھی دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے محترم بھائی و مخلص بھائی حافظ سعد رفیق کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی شفقتیں میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے مقالہ کو کمپیوٹر کمپوزنگ کا حسن دیتی رہیں۔

میں اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو تنظیمی پلیٹ فارم سے شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں اور کوششوں میں مزید اضافہ فرمائے۔

آخر میں اللہ عظیم و برتر کے حضور سربسجود ہوں کہ اس کی توفیق شامل حال نہ ہوتی تو میں ایک حرف لکھنے کے بھی قابل نہ تھا، وہی میری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمانے والا ہے اور وہی عزتوں اور شرفوں سے نوازنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی.

منیر احمد وقار

(استاذ الحدیث) جامعہ اُم حبیبہؓ للبنات

قینچی امر سدھو، لاہور

۹۔ دسمبر ۲۰۰۵ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل:

أمن اور تلاشِ أمن

أمن دورِ حاضر میں؟

عالمِ انسانیت آج اکیسویں صدی کی آمد کا جشن منانے میں مصروف ہے جبکہ انسانیت منہ چھپائے ماری ماری پھر رہی ہے، ہر طرف قتل و غارت، فتنہ وفساد اور دَجل وفریب کے طوفان پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں، اَمن وسکون اور چین نام کی کوئی چیز انسانی دنیا میں نظر نہیں آرہی، عقلِ انسانی کے تراشیدہ قوانین اور اُصولِ حیات انسان کی اُجڑی بستیوں کو آباد کرنے سے قاصر ہیں، غیر فطری اِزموں اور بے روح نظریات کے علمبردار انسان کے قصرِ حیات کے دُکھ دَرد دُور کرنے سے عاجز ہیں۔

بیسویں صدی کروڑہا انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگے رُخصت ہوگئی، بے پناہ سائنسی اور دُنیوی ترقی کے باوجود انسانی دنیا کی بنجر اور بیمار روح کے لیے کوئی دوا تیار نہ کی جا سکی، آج شرافت، صداقت، ہمدردی غرض یہ کہ اَخلاقی و اِنسانی تمام قدریں دم توڑ چکی ہیں صرف ایک دن کے اَخباراتِ عالَم وہ بھیانک منظر پیش کرتے ہیں کہ الامانُ والحفیظ۔

چوری، ڈکیتی، فراڈ، زنا، بے حیائی، معصوم بچوں سے زیادتی، بچوں اور بے گناہ انسانوں کا قتل روزمرّہ کے معمولات میں شامل ہے، عالَمِ اِنسانیت کا اخلاقی دیوالیہ پن اس سطح پر پہنچ گیا ہے کہ والدین، اساتذہ اور مربیوں کے قتل کی بھیانک وارداتیں عام ہیں، قوموں کے لیڈران اور راہنماؤں کی بددیانتی، رشوت ستانی اور قوم فروشی کی صدائیں عالمی سطح پر سنائی دے رہی ہیں، غرض یہ کہ عالَمِ اِنسانیت کا ہر ہر عضو زخمی اور فریاد کناں...... ہمہ تن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داغ داغ شد...... کا منظر پیش کر رہا ہے۔

زندگی اکھڑے اکھڑے سانس لے رہی ہے، چمنستان رنگ و بوخزاں کی زد میں آ کر نہ صرف بہاروں سے محروم ہو چکا ہے بلکہ اس کی شاخیں بھی آسمان کی طرف منہ کرکے اپنی بربادی کا مرثیہ پڑھ رہی ہیں، انسان پر انسان کی خدائی ستم ڈھا رہی ہے، غلامی نوع انسانی کے گلے کا طوق بنی ہوئی ہے، نیکی منہ چھپائے کسی کونے کھدرے میں اپنی ناکامی پر کفِ افسوس مَل رہی ہے اور بدی تمام عالَم پر حکمران ہو کر عالمِ ہَستی کو فسق و فجور سے بھر رہی ہے، انسان کا سر جو ایک اللہ کے سوا کسی آستانے پر نہیں جھکنا چاہیے تھا پتھر کے بتوں، لکڑی کے مجسّموں اور اسی طرح کی بے جان چیزوں کے آگے جھکا ہوا ہے، تمام دنیا ایک تاریک رات کی زَد میں ہے اور نوعِ انسانی کا بیڑا ہلاکت کے سمندر میں غوطے کھا رہا ہے، عورت ہَوس کے ہاتھوں میں ایک کھلونا کی مانند ہے، انسانی تمدّن کی چولیں ہل رہی ہیں، عدل و انصاف ناپید ہے اور معاشرت میں حسنِ عمل کے پھول اَبدی نیند سو چکے ہیں، معیشت کے گھوڑے کی باگیں سرمایہ دار کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے جس طرح چاہتا ہے کام کرتا ہے۔

اَمن کی تلاش:

آج عالَمِ انسانیت اَمن کی تلاش میں سرگرداں ہے، ہر ملک خوف و ہراس کی فضا میں سانس لے رہا ہے، جنگ کے مہیب بادل سَروں پر منڈلا رہے ہیں، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی تباہیاں جہنم کی ہولناکیاں دامن میں لیے عالَمِ انسانیت کو راکھ بنانے پر تُلی ہوئی ہیں، اور پتہ نہیں کہ کب یہ آتش فشاں پھٹ پڑے اور تمام دُنیا اس کی لپیٹ میں آ کر ہلاکت کی اَبدی نیند سو جائے۔

امن کیسا ہو؟

ان حالات میں اَمنِ عالَم کسی دارُ الامان کا متلاشی ہے، وہ کسی ایسی ہستی کی پناہ چاہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جو رنگ و نسل اور قوم پرستی کی پستیوں سے بلند ہو کر خالص انسانی نقطۂ نگاہ سے سوچتی ہو، جسے سمندر کے اِس پار یا اُس پار سے کوئی واسطہ نہ ہو، جس کے آگے پہاڑوں کی بلندیاں عدل و انصاف کی بساط بچھانے میں رکاوٹ نہ بنیں، اور انسان کے مختلف طبقات بنانے کی دعوت نہ دیں۔ آج دنیا ایسے فردِ صالح یا نظامِ صحیح کی تلاش میں ہے جو اَمن و اَمان اور اطمینان و سکون کا ایسا سَلسبِیل و کوثر جاری کر دے جس کے پانی سے نوعِ انسانی کی زندگی کو ایسی توانائیاں ملیں کہ پینے والے نہ صرف وقتی طور پر سیراب ہوں بلکہ صدیوں تک آنیوالوں کے جگر کی گرمی اور پیاس کی آتش بجھ جائے۔

تلاشِ اَمن کا صحیح طریق اور معیار:

اس عالمِ رنگ و بو میں انسانوں کے مختلف النوع طبقات کی جدو جہد اور محنت و کوشش کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ عمل کی راہیں مختلف ہیں مگر مقصودِ اصلی اور مطلوبِ آخر میں قدرِ مشترک ہے اور وہ ہے ''اَمن و سکون کی تلاش'' اب اس مقصود و مطلوب کے حصول کے لیے عمل کے مختلف اسلوبوں، طریقوں اور نظریات کے صحیح و غلط ہونے کا معیار یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ عمل کا کونسا طریق، اسلوب اور نظریہ مقصود و مطلوب تک مکمل راہنمائی کرتا ہے اور کونسا راستے میں چھوڑ دیتا ہے، نیتجتًا جو اسلوب اور طریقہ مکمل راہنمائی کرے وہ صحیح و صواب' اور جو ناقص و ادھورا ہو یا مقصود و مطلوب سے دور کرنے والا ہو وہ باطل اور غلط ہے۔ اس کے بعد تنقیح مسئلہ کے لیے دنیا کے قدیم و جدید نظریات اور نظاموں بشمول اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کا مطالعہ ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ دنیا کے نقشے پر پھیلے ہوئے نظریات و مذاھب قیامِ اَمن کے حوالہ سے اپنے ہاں کیا کچھ تفصیلات رکھتے ہیں۔ ذیل کی سطور میں ہم اسی بحث پر گذارشات پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقشۂ عالَم پراَمن کے نظریات و مذاہب کا ہجوم:

آج دنیا کے نقشے پر جو بڑے بڑے مذاہب موجود ہیں وہ علم الاقوام کی تقسیم کے مطابق دو قسموں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں ایک ساطیقی (سامی) سِلسلہ ہے جس کے ماتحت مسلمان، یہودی اور مسیحی اَقوام اب تک دنیا میں باقی ہیں۔ دوسرا آرین سِلسلہ ہے جس سے گوتم بُدھ اور ہندوستان کے تمام داعیانِ مذاہب وابستہ ہیں۔ (۱) یعنی کلی طور پر مشہور و معروف مذاہب میں سے اِسلام، یہودیت، عیسائیت، بُدھ مَت اور ہندومَت قابلِ ذکر ہیں۔

علاوہ ازیں باقی نظریات میں سے رُھبانیت، اِشتراکیت، اِرتقائیت فلسفۂ اِلحاد یا لادینیت کا نام لیا جاسکتا ہے۔

قدیم مذاہب ونظریات اور فلسفوں میں سے آتش پرستی یا مذھب زَرتشت (مجوسیّت) بُت پرستی، اَبدیت، مہایانہ مذھب اور عریبک اِزم (عہد قدیم سے اِبراھیمی عقیدے والے) وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔

جدید نظریات میں سے تَرقی پسندی، رَوشن خیالی، سوشلزم، فاشزم اور لبرل اِزم کا چرچا ہے۔

مذکور بالا نظریات، مذاہب، فلسفوں اور اِزموں میں سے اکثر تو اب تلک اپنی موت آپ ختم ہوچکے ہیں، اور جو باقی ہیں ان میں سے ہم ایک ایک کو مع اس کی تفاصیل کے دیکھیں گے کہ ان میں سے کون سا ایسا ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبود اور عالَمِ اِنسانیت کیلئے اَمن وسکون کا کامل دَرس دیتا ہے، جس کے مخاطب تمام اَہلِ عالَم ہوں اور وہ عالَمِ انسانیت کا نجات دَہندہ ہو۔

یہودیت اور......اَمن:

ہم سب سے پہلے یہودیت کو دیکھتے ہیں ان کے ہاں قیامِ اَمن کیلئے جو لائحہ عمل ہے وہ ''تورات'' کی شکل میں پایا جاتا ہے، جو پانچ کتابوں (کتابِ پیدائش، کتابِ خروج، کتاب اَحبار، کتابِ اَعداد اور کتابِ اِستثناء) پر مشتمل ہے، اور'' دنیا کیلئے اگر یہودی مذھب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سب سے بڑا کوئی رسول ہے تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل کو مصر کی ایک جابر و ظالم گورنمنٹ کے پنجۂ استبداد سے نجات دلائی اور اسے غلامی کی ناپاکی سے نکال کر حکومت اور اَمن و عزت کی طہارت تک پہنچا دیا۔ بلاشبہ یہ ان کا یادگارِ عالم اُسوۂ حسنہ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اُنہوں نے تمام دنیا کیلئے کیا کیا؟ دُنیا صرف بنی اِسرائیل ہی کا نام نہیں، غیر الٰہی عبودیت کی زنجیریں کُرۂ اَرضی کی تمام آبادی کے پاؤں کو زخمی کر رہی ہیں۔ پس دنیا کیلئے وہی اَمن و سکون کا پیامبر ہو سکتا ہے جو صرف فرعون کی ڈالی ہوئی زنجیریں نہ کاٹے بلکہ دُنیا کے تمام فرعونوں کے تخت اُلٹ دے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف بنی اِسرائیل کو غلامی سے نجات دلائی، مگر پوری دنیا غلامی سے نکلنے کی آرزو مند ہے۔'' (۲)

چنانچہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں کہ:

''یہودی مذہب کی دعوت کسی زمانہ میں بھی تمام اِنسانوں کیلئے نہ تھی ...... بلکہ اَیسے نصوص وارد ہوئے ہیں جو اس سے روکتے اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو ان کے قومی دائرے ہی تک محدود رکھتے ہیں۔'' (۳)

تورات صرف اِسرائیلیوں کے لیے پیغامِ اَمن ہے سارے عالم کیلئے نہیں:

اب خود ''تورات'' کی وہ نصوص ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ دینِ موسوی خاص اسرائیلیوں کیلئے ہی ظاہر ہوا تھا۔

مولانا محمد سلیمان سلمانؔ منصور پوریؒ فرماتے ہیں:

''کتابِ خروج باب سوم میں ہے کہ [موسیٰ علیہ السلام نے ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھے، اور دیکھا کہ وہ بُوٹا جل نہیں جاتا وہ دیکھنے کو آگے بڑھے، تب خدا نے بُوٹے کے اندر سے پکارا۔ (۶) میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں یقیناً دیکھی، جو خَراج کے محصلوں کے سبب سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، سُنی اور میں اِن کے دُکھوں کو جانتا ہوں۔ (۷) اور میں نازل ہوا ہوں کہ انہیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اس زمین سے نکال کر اچھی زمین میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے کنعانیوں اور حتیوں اور فرضیوں اور حویّوں اور یوسیوں کی جگہ میں لاؤں۔ (۸) اب دیکھ! بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک آئی اور میں نے وہ ظلم جو مصری اُن پر کرتے ہیں، دیکھا ہے۔ (۹) بس اَب تو جا، میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں، میرے لوگوں کو جو بنی اِسرائیل ہیں مصر سے نکال۔ (۱۰)]

مندرجہ بالا فقرات (۷۔۸۔۹۔۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوّت و رسالت کے مقصد و مُدّعا کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عمل بھی اسی کی تائید میں ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل کی رہائی اور اُن کو وعدہ کی زمین کی جانب لے جانے کے سوا دیگر اَقوامِ عالَم سے کوئی سَروکار نہیں رکھا۔''(۴)

اسی طرح ''کتابِ اِستثناء'' میں ہے کہ:

[موسیٰ (علیہ السلام) کو ہم نے ایک شریعت فرمائی جو کہ یعقوب (علیہ السلام) کی جماعت کی میراث ہو۔] (۵)

مولانا قاضی منصور پوریؒ لکھتے ہیں کہ: '' اس فقرہ نے شریعتِ تورات کا خاص اسرائیلیوں کے لئے ہی ہونا ظاہر کردیا، اگر یہ فقرہ نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ کوئی مُدّعی کہہ سکتا کہ شریعتِ تورات سب دنیا کیلئے ہے۔'' (۶)

مذکورہ بالا تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ شریعت مُوسوی تمام عالَمِ اِنسانیت کیلئے اَمن وسکون کا سامان مہیا نہیں کرسکتی ہے اس میں نہ آفاقیت ہے نہ ہمہ گیریّت! خصوصاً ''حقوقِ نسواں'' کے بارے میں ان کے ''اِنصاف'' کا اندازہ دَرج ذیل عبارت سے بخوبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا ہے۔ کہ ''مَعصیتِ اوّل چونکہ بیوی ہی کی تحریک پر سَرزد ہوئی، لہٰذا اِس کو شوہر کا محکوم رکھا گیا اور شوہر اس کا حاکم، شوہر اس کا مالک ہوتا ہے اور وہ اس کی مملوکہ'' (۷) مزید یہ کہ ''یہودیوں کی نِگاہ میں ہر عورت شیطان کی سواری اور وہ بچھو ہے جو ضروری طور پر ہر انسان کو ڈنگ مارنے کی فکر میں رہتا ہے، عورتوں کے بارے میں انکے یہ نظریات اور تصوّرات ان کے عقیدے کا جزو بن چکے تھے'' (۸) ''وہ اپنی مجلسوں میں سوال کرتے تھے کہ کیا عورتوں کو مَردوں کی طرح خُدا کی عبادت کا حق ہے؟ کیا وہ بھی جنّت اور آسمانی بادشاہت میں داخل ہو سکتی ہے؟ کیا اِس میں انسان کی اَبدی رُوح پائی جاتی ہے؟ یہ سوالات آگے بڑھ کر مستحکم عقیدے کی شکل اختیار کر گئے، جس کے نتیجہ میں ان کا یہ خیال بن گیا کہ وہ انسان نہیں بلکہ خدمت کیلئے ایک انسان نُما حیوان ہے، لہٰذا اسے ہنسنے، بولنے اور عام موقع پر گفتگو سے بھی روک دینا چاہئے، اس لئے کہ وہ شیطان کا دروازہ ہے۔'' (۹)

اب بتلائیں کہ کیا یہودیت عالَمِ انسانیت کیلئے اَمن وسکون کا سامان مہیا کر سکتی ہے؟ اور پھر اس پر مُستزاد یہ کہ جو کچھ شریعتِ موسوی میں تھا وہ آج محفوظ شکل میں موجود بھی نہیں ہے، یہ ایک تاریخی و علمی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود اِن اُمتوں اور قوموں نے کیا ہے جن کے پاس یہ صحیفے آئے تھے۔ (۱۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کے درمیانی زمانہ میں جو انبیاء آئے ان کی بابت قاضی منصور پوریؒ لکھتے ہیں ''یہ امر مسلّم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسیٰ علیہ السلام تک جس قدر انبیائے بنی اسرائیل ہوئے وہ سب اِسرائیلیوں ہی کے لئے آتے رہے۔'' (۱۱)

عیسائیت اور...... اَمن:

اب ہم عیسائیت کو دیکھتے ہیں۔ اِن کے ہاں قیامِ اَمن کیلئے جو لائحہ عمل ہے وہ اِنجیل مقدس کی شکل میں پایا جاتا ہے جو موجودہ ترتیب کے مطابق ''اَناجیلِ اَربعہ'' (اِنجیل متی،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِنجیلِ مرقس، اِنجیلِ لوقا اور اِنجیلِ یوحنا) پر مشتمل ہے، اور عیسائیوں کے ہاں دنیا میں اگر کوئی سب سے بڑا رسول ہوا ہے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، حالانکہ ان کا دائرۂ اصلاح وتبلیغ بھی صرف بنو اِسرائیل ہی تک محدود تھا، پوری دنیا کیلئے وہ پیامِ اَمن لے کر نہیں آئے تھے بلکہ انہوں نے خود تصریح کی کہ ''میرا مشن صرف بنی اسرائیل کی اِصلاح تک محدود ہے'' تفصیل کے طور پر یہاں ''اِنجیلِ متی'' کا باب نمبر ۱۵ پڑھنا مفید رہے گا جس میں ایک کنعانی عورت کا قصہ موجود ہے، یہ عورت اِسرائیلی نہیں، اور حضرتِ مسیح علیہ السلام کے پاس اس لئے آئی ہے کہ حضور اپنی معجزانہ طاقت سے اس کی بیمار بیٹی کو اچھا کردیں۔ مسیح علیہ السلام نے فرمایا: ''میں اِسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا، پر وہ عورت آئی اور اُسے سجدہ کر کے کہا: اے خداوند! میری مدد کرو، مسیح علیہ السلام نے جواب دیا: ''مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیں۔'' (۱۲)

اسی طرح ''اِنجیلِ متی'' میں مذکور ہے کہ جب مسیح علیہ السلام نے اپنے بارہ شاگردوں کو تبلیغ کیلئے روانہ کیا تو یوں فرمایا: ''غیر قوموں کی طرف نہ جانا، اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا، بلکہ اِسرائیل کے گھرانہ کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔'' (۱۳)

اسی طرح فرمایا: ''میں صرف تورات قائم کرنے آیا ہوں، خود کوئی نئی دعوت نہیں لایا۔'' (۱۴)

پس ثابت ہوا کہ دراصل حضرتِ مسیح علیہ السلام نے جو کچھ بھی خدمت کرنی چاہی وہ مَحض بنی اِسرائیل نامی ایک مسخ شدہ قوم کی تھی، تمام دنیا کیلئے اُن کے پاس کچھ نہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ غیر اَقوام میں تبلیغ کی قطعاً ممانعت فرمائی گئی اور اسرائیلیوں میں سے بھی سامریوں کے پاس جانے سے روکا گیا، غرضیکہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت اور ان کے بارہ شاگردوں کے فرضِ تبلیغ کا رقبہ صرف اسرائیلیوں کے اندر اندر تک محدود تھا۔ چنانچہ عیسائیت بھی عالَمِ انسانیت کو اَمن وسکون کا پیام نہیں دے سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت اور حقوق وفرائض؟

پھر ذرا ان کے ہاں بھی حقوق وفرائض کو، خصوصاً عورتوں کے حقوق کو ملاحظہ فرمائیں پھر فیصلہ کریں کہ ایسی تعلیمات اَمنِ عالَم کی ضمانت دے سکتی ہیں۔

عیسائیت کے ابتدائی دور کی ممتاز شخصیت ترتولیون (Tirtulion) عورت کے متعلق یہ نظریہ ظاہر کرتا ہے کہ:

''وہ شیطان کا دروازہ، شجرِ ممنوعہ کی طرف لیجانے والی، خدا کے قانون کو توڑنے والی، خدا کے خلاف ورغلانے والی، مَرد کو غارت کرنے والی ہے۔''(۱۵)

ایک اور عیسائی عالِم کرائی سوسٹم (CHRY SOSTEM) کہتا ہے کہ:

''عورت ایک ناگزیر برائی، ایک پیدائشی وَسوسہ، ایک مَرغوب آفت، ایک خانگی خطرہ، غارت گر دِلرُبائی اور ایک راستۂ مصیبت ہے۔''(۱۶)

- سینٹ بوناوینٹر کا قول ہے: ''عورت ایک بچھو ہے جو ڈسنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے، وہ شیطان کا نیزہ ہے۔''
- سینٹ گریگری کا قول ہے: ''عورت سانپ کا زہر رکھتی ہے اور اژدھے کا کینہ۔''(۱۷)
- عیسائی کلیسا کی ایک مجلس نے جو 582ء میں مشہور عیسائی ہستی ''ماکون'' کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی، متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ ''عورت نجات پانے والی روح سے خالی ہے اور وہ روح نہیں رکھتی۔''(۱۸)

اِنجیل کی حفاظت؟

اچھا اس سب کچھ کو تھوڑی دیر کیلئے ایک طرف رکھتے ہیں ہم ''اِنجیلِ مقدس'' کو اگر اَمنِ عالَم کیلئے پیش کریں تو کونسی اِنجیل کو؟ کیونکہ آج تک عیسائی اَدب میں بے شمار اَناجیل کا ذکر ملتا ہے، اَناجیلِ اَربعہ تو مشہور ومعروف ہیں ہی، لیکن اس وَشتِ خار میں کئی آبلہ پا اور بھی ہیں مختصراً اِن اِنجیلوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں: ''اِنجیلِ طفولیت (منسوب بہ متّی)،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اِنجیلِ پطرس (مروّجہ)، اِنجیلِ اَوّل یوحنّا (مروّجہ)، اِنجیلِ دوم یوحنّا، اِنجیلِ اَندریاس، اِنجیلِ فیلپوس، اِنجیلِ بارتھالوسی، اِنجیلِ اوّل طفولیت (منسوب بہ لوقا)، اِنجیل دوم طفولیت (منسوب بہ لوقا)، اِنجیلِ یعقوب، اِنجیلِ برنباس، اِنجیلِ لُوقا (مروّجہ)، اِنجیلِ متّی (مروّجہ) اِنجیلِ تھیڈیئس، اِنجیلِ پولوس، اِنجیلِ بسی لیڈس (BESILIDES)، اِنجیلِ سرتھس، اِنجیلِ اَبیانی، اِنجیلِ یہودیہ، اِنجیلِ مارکیون (MARECION)، اِنجیلِ ناصرین، اِنجیلِ ٹاٹیان، اِنجیلِ ولن ٹینس، اِنجیلِ سئ تھیئس، اِنجیلِ اپلس، اِنجیلِ ولادتِ مریم، اِنجیلِ جوڈرس، اِنجیلِ کاملیٹ۔''(۱۹)

اَعمال کے دفاتر:

مذکورہ بالا اَناجیل کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے مکتوبات کی ہے جو حواریوں کی طرف منسوب ہیں، ان کی تعداد ایک سو تیرہ تک ہے۔ اَعمال حوارِیین کے سلسلہ میں اَندریاس کے اَعمال، یوحنّا کے اَعمال، پولوس کے اَعمال، پطرس کے اَعمال، پطرس کی تعلیمات، لُوقا کے اَعمال، بارہ حواریوں کی تعلیمات وغیرہ کا نام ملتا ہے۔ (۲۰)

ان تمام مذکورہ بالا اَناجیل اور اَدب میں باہم دگر شدید اختلاف ہے۔ ان کے طریقِ تدوین اور ان کے زمانہ کی تعیین پر بھی اِتفاق نہیں ہے۔ (۲۱) اِنجیل میں اتنی تحریفات کے وجوہ کیا ہیں؟ پادری ہارن (HORNE) نے اپنی مشہور کتاب ''دیباچۂ علومِ بائبل'' میں اس کی چار وجوہات لکھی ہیں:

(۱) ناقلوں کی غفلت۔ (۲) غلط نسخوں سے نقل۔

(۳) نکتہ چینوں کی دَست بُرد اور قیاس آرائیاں۔

(۴) نکتہ چینوں کی دُور اَندیشی۔ (۲۲)

پادری آرچ ڈیکن برکت اللہ لکھتا ہے: ''اِنجیلِ جلیل کو تحریر کیے ہوئے انیس سو سال ہوگئے، اگر اس کے مصنّفوں کے وہ نسخے جو انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھے تھے اس وقت تک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

محفوظ ہوتے تو ہمیں اِنجیلِ جلیل کی اصلی عبارت کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی دِقت نہ پڑتی، لیکن یہ ایک اَنھونی بات ہے کیونکہ آخر یہ اَشیاء فانی ہوتی ہیں، حوادثِ زمانہ کے ہاتھوں وہ نسخے نہ بچ سکتے تھے اور نہ بچے۔'' (۲۳)

حتی کہ ایک محتاط شمار کے مطابق عہد نامۂ عتیق اور عہد نامۂ جدید میں کم از کم تیس ۳۰ ہزار مختلف اِختلاف دریافت ہو چکے ہیں۔ (۲۴)

یہ تو چند مثالیں ہیں ورنہ اس اندھیر نگری میں نہ جانے کیا کچھ ہو چکا ہے اور کہاں کی چیزیں کہاں کہاں پہنچ چکی ہیں، اس لئے اصل ماخذ جو کہ معدوم ہو چکے ہیں ان کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ ان میں کیا لکھا تھا؟ اور موجودہ بائبل جس کی بنیاد اسی قسم کے ترجمہ در ترجمہ اور متضاد متن کے حامل نسخوں پر چلی آ رہی ہے، کس طرح ان اصل تحریروں کے مطابق ثابت کی جا سکتی ہے؟ اس لئے حقیقی بات یہی ہے کہ ''عیسائیت ایک غیر فطری، غیر عقلی، نا قابلِ فہم اور نا قابلِ عمل اَوھام وعقائد کا مجموعہ ہے جس کو تحریف وتلبیس کے غازے نے ایک پہیلی بنا کر رکھ دیا ہے اور اس طرح کے قدیم مذہب پر اُستوار ''جدید عیسائیت'' ایک گورکھ دَھندہ بن چکی ہے۔''

اب ایسی کتاب، دستور یا تعلیمات کو کیسے اَمنِ عالم کیلئے پیش کیا جا سکتا ہے، جو نہ عالمگیر ہو، نہ حقوق وفرائض کا خیال رکھنے والی ہو اور نہ ہی محفوظ شکل میں موجود ہو۔

دیگر مذاہب...... بُدھ مَت اور اَمن:

اب ہم انبیائے بنو اسرائیل کے علاوہ دوسرے مذاہب کو دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اور کون سے مذہب میں عالَمِ اِنسانیت کے لیے پیغامِ اَمن وراحت ہے۔ عام لوگ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ بُدھ مَت میں عالَمِ اِنسانیت کیلئے اَمن وراحت اور سکون و اِطمینان کی تعلیمات ہیں اور وہ عالمگیریت اور آفاقیت کا حامل ہو، اور اس میں تبلیغ عام کا وجود پایا جاتا ہو، لیکن بُدھ مذھب کی صَدہا سالہ تاریخ پر عبور کر لیں تو پتہ چلے گا کہ انہوں نے ہندو جاتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کبھی اپنے زمانۂ عروج میں بھی کسی دوسری قوم تک تبلیغ کو نہیں پہنچایا، اور کسی غیر مذہب اِسرائیلی، بابلی، مصری، حجازی اور مغربی وغیرہ کے معتقدین کو داخلِ مذہب خود نہیں کیا، سِلسلۂ تکامل کی یہ زبردست شہادت بدھ ازم کو محدود رقبہ اور محدود قوم کیلئے خاص بتارہی ہے۔ (۲۵)

بُدھ مَت کی تعلیمات:

اور پھر بُدھ اِزم (جس کی تعلیمات مُساوات پر مبنی بتائی جاتی ہیں) کے تاریخی مطالعہ سے عورت اور غلاموں کو کوئی مقام حاصل ہونے کا ثبوت نہیں ملتا، اس کے بَرعکس عورت سے نفرت اور اس کی تذلیل وتحقیر کے ثبوت ملتے ہیں۔

''بُدھ مَت'' میں عورت کے متعلق نظریات کا ایک نمونہ ''اِنسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ اتھکس کے ایک مقالہ نگار نے ایک بُدھ مفکّر چھلاواگا (CHULLAWAGGA) کے قول سے پیش کیا ہے، جسے اولڈن برگ (Olden Berg) نے اپنی کتاب ''بُدھا'' (BUDDHA) مطبوعہ 1907ء صفحہ نمبر 169، پر نقل کیا ہے کہ:

> ''پانی کے اندر مچھلی کی ناقابلِ فہم عادتوں کی طرح عورت کی فطرت بھی ہے، اس کے پاس چوروں کی طرح متعدد حَربے ہیں، اور سچ کا اس کے پاس سے گذر نہیں۔'' (۲۶)

گوتم بُدھ نے اپنے معتقدین کو حکم دیا کہ: ''اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمھیں اپنی عورتوں سے تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔'' (۲۷) چنانچہ موصوف نے خود بھی اس نظریہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی چہیتی بیٹی کو چھوڑ کر پہاڑوں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ (۲۸) نیز مہاتما گوتم بُدھ ایک ''دیاکھیان'' میں کہتے ہیں:

> ''عورتوں سے میل جول مت رکھو، عورت مَرد کے لئے خطرناک مصیبت ہے، اس کی طرف دیکھنا بھی پرہیزگاری کے خلاف ہے، عورت مجسّمِ فریب ہے۔'' (۲۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین! کیا ایسا نظریہ قیامِ اَمن کیلئے ممدّ و معاون ہوسکتا ہے جو" نصف حیات بہتر" کیلئے مذکورہ تعلیمات دیتا ہو؟

اسی طرح "بُدھ مَت" میں غلام مذھبی رسومات اور عبادات کی ادائیگی کا اَہل نہیں، نہ ہی اسے اس اَمر کی اجازت تھی۔ (۳۰)

دیگر آرین مذاھب اور......اَمن عالَم:

" اس کے علاوہ مذاھب عالَم میں آرین نسلوں کی اور دعوتیں بھی ہمارے سامنے آتی ہیں لیکن افسوس کہ دنیا کے لئے ان کے پاس بھی کوئی پیغامِ اَمن نہیں، ان کی تعلیمات کا حاصل گوتم بُدھ کی ہی وصایا ہیں جن میں بتلایا جاتا ہے کہ" نجات دنیا کے ساتھ رہ کر حاصل نہیں ہوسکتی" پس دنیا کو جن لوگوں نے ٹھکرا دیا، دُنیا ان کے پاس جا کر کیا سُکھ حاصل کرے گی؟ پھر انہوں نے جو کچھ بھی بتلایا اور سکھلایا ہو، لیکن قوموں اور مُلکوں کے دائرہ میں ہی اس کی دعوت محدود رہی۔ پس عالَمِ اِنسانیت جو رقبوں اور ملکوں میں محدود نہیں، اپنی مصیبت کے لئے ان سے کیا حاصل کرسکتی ہے؟ اسی طرح ہندوستان کے مذہبی ذخیرۂ تعلیمات (ہندو مَت کے علاوہ کیونکہ اس پر ہم علیحدہ گفتگو کریں گے) اور ان کی پُر اَثر قدامت کی وقعت سے ہم انکار نہیں کرسکتے، تاہم دنیا کیلئے ان کے بانیوں کی عظمت میں کیا خوشی ہوسکتی ہے جبکہ کوہ ہمالیہ کی دیواروں اور بحیرۂ عرب کی موجوں کے باھر بھی دنیا ہے، مگر ہندوستان کے مذھبی داعیوں نے صرف ہندوستان کے اندر بسنے والوں ہی کو اپنی ہدایتیں سُپرد کیں۔" (۳۱)

لہٰذا یہ تمام مذاھب ونظریات پورے عالَمِ اِنسانیت کے لئے اَمن وسکون کے پیامبر نہیں ہوسکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندومَت اور اَمن:

دوسرے مشرقی اور ایشیائی مذاھب میں سے ''ہندومَت'' باقی ہے لیکن اس میں بھی عالَمِ اِنسانیت کیلئے اَمن وسکون مفقود ہے، بلکہ اس میں تو عدل و اِنصاف کا وہ قتلِ عام ھے جس سے اِنسانیت کے سَر شرم سے جھک جاتے ہیں اور پھر ہندوستان کے ''وَیدْ'' کا زمانہ اتنا قدیم، ان کے بارے میں تاریخی معلومات اس قدر کم، اور ان کے اصلی مقاصد تک پہنچنا اس قدر دشوار ہے کہ ایک طالب اور محقق اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہودیت اور عیسائیت میں جتنی تحریف وتغییر ہوئی ہے وہ ہندومَت کی تحریف کا عُشرِ عشیر بھی نہیں، اور پھر آج تک ہندومَت کے وَیدوں اور پُروہتوں نے اسے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کیا، چنانچہ نہ ان کا فکری تصور معیّن ہے اور نہ عملی تعلیمات واضح ہیں اسی وجہ سے اس میں اس اَمر کی پوری گنجائش موجود ہے کہ مصنفین پوری آزادی کے ساتھ اس سے اپنے حسبِ منشا سَند اُخذ کرسکتے ہیں۔ (۳۲)

اِنصاف سے بتائیں کہ ایسا نظریہ اور مذھب کیسے اِنسانیت کیلئے اَمن وسکون اور راحت و اِطمینان کا درس دے سکتا ہے؟ اور ذرا ان کا اندرونی چہرہ دیکھئے یہاں عدل و اِنصاف کا قتلِ عام کیسی غارت گری پھیلاتا ہے۔

ہندومَت کا نظامِ عدل و اِنصاف:

فرانسیسی مؤرخ ڈاکٹر گستاؤلی بان ''تمدن ھند'' میں لکھتا ہے:

''جرائم اور ان کی سزا کی اَھمیت بلحاظ اس نقصان کے نہیں قرار دی جاتی جو اِن سے منتج ہوں، بلکہ بلحاظ مجرم یا مظلوم کی ذات کے، مثلاً بَرھمن کو کسی بھی حالت میں ویسی سزا نہیں دی جاتی جیسی اور ذات کے اَشخاص کو۔'' (۳۳)

عبدالمجید سالک ''مسلم ثقافت ہندوستان میں'' میں رقمطراز ہیں کہ:

''اگر ملزم اعلیٰ ذات کا فرد ہوتا تو اس کی سزا ادنیٰ ہوتی اور اگر ادنیٰ طبقے کا فرد ہوتا تو اس کے لئے سزا شدید تر ہوتی ...... اگر قاتل بَرہمن ہوتا اور مقتول کسی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور طبقے سے تو بَرَھمن سے قصاص نہ لیا جاتا...... اور اگر قاتل و مقتول دونوں بَرہمن ہوتے تو دونوں کا معاملہ خدا کے سُپرد کر دیا جاتا۔" (۳۴)

"منوشاستر" کا اِنصاف ملاحظہ کیجئے:

- "سزائے موت کے عوض میں بَرہمن کا صرف سَر مونڈا جائے گا، لیکن اور ذات کے لوگوں کو سزائے موت دی جائے گی۔" (۳۵)
- "راجہ کے لئے جائز نہیں کہ بَرہمن کو کسی حالت میں بھی قتل کرے، اگرچہ اس نے کتنا ہی بڑا جرم کیوں نہ کیا ہو۔" (۳۶)
- "اگر کوئی بَرہمن کسی شُودر کو جان سے مار ڈالے تو اس کے اوپر کوئی دوش نہ ہوگا، البتہ اسے کفارہ دینا پڑے گا، یہ کفارہ وہی ہوگا جو کسی جاندار، مثل نیولے، چھپکلی، چوہے، سانپ وغیرہ مارنے کا ہے۔" (۳۷)

اندازہ کریں "منوشاستر" ہندوؤں کی قانونی اور مذہبی دستاویز ہے جسے درجۂ استناد حاصل ہے۔ جب اس کی تعلیمات میں طبقاتی تقسیم اور ذات پات کا واضح وجود ہے تو عملی طور پر کیوں اور کیسے اَمن وسکون کی فضا قائم رہ سکتی ہے؟

- "منوشاستر" میں ہی تحریر ہے کہ: "قادرِ مطلق نے دنیا کی بہبود کیلئے "بَرہمن" کو اپنے منہ سے، "چھتری" کو اپنے بازوؤں سے، "ویش" کو اپنی رانوں سے اور "شُودر" کو اپنے پیروں سے پیدا کیا ہے۔" (۳۸)
- غلام اکبر ملک "بَرہمن" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بَرَھمن خود نہیں بولتا بلکہ اس کی زبان سے خدا انسانوں سے خود ہمکلام ہوتا ہے، ...... لہٰذا بَرہمن کیلئے ویدوں کی تعلیمات جاننا لازمی ہے، دوسری تمام اَقوام پر بَرہمن کو امتیازی تفوّق اور تقدس حاصل ہے یہ لوگ اِنسان نہیں دیوتا ہیں۔" (۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* نامور عرب مؤرخ اور جغرافیہ دان ''البیرونی'' کی تحقیق کے مطابق سفید رنگ ''بَرہمن'' کا علامتی رنگ سمجھا جاتا تھا...... جب کہ ''چھتری'' اور ''ویش'' ذات کا رنگ سرخ ......اور ''شودر'' ذات کا رنگ سیاہ علامتی نشان کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ (۴۰)
* مشہور عرب سیاح ''ابن بطوطہ'' نے بھی اپنے سفر نامۂ ھند کے چشم دید مشاہداتی تأثرات میں اسی طرح کی تفصیلات درج کیں ہیں بلکہ ایک مقام پر تو وہ لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کا مذہبی ظلم وستم دیکھ کر بے ہوش ہوگیا جس وقت ''سَتی'' کی رسم ادا کی جارہی تھی۔ (۴۱)

قارئین کرام! کیا ایسا دستور عالمِ انسانیت کیلئے اَمن وسکون کی ضمانت دے سکتا ہے جس میں اَمن وسکون کے بجائے عدل وانصاف کا قتل اور ذات پات کی تقسیم در تقسیم کے تصوّرات موجود ہوں؟

پس چہ باید کرد؟

یہ حالت سامی اور غیر سامی مذاہب ونظریات اور فلسفوں کی تھی۔ ان کے علاوہ بھی دنیا میں طرح طرح کے مصلحین وریفارمر دکھائی دیتے ہیں، شیریں مقال واعظ، آتش بیان خطیب اور فلسفہ طراز حکماء ہیں، کتنے ہی جنگجو، فاتحین اور مقنن ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ عالمِ اِنسانیت کو انہوں نے کس قدر اَمن دیا ہے؟ کس قدر سلامتی بخشی ہے؟ کہاں تک صراطِ سعادت پر چلایا ہے؟ اَمن وراحت کی بادشاہت قائم کرنے کیلئے انہوں نے کیا کیا؟ ظلم و فساد کے بیج سے عالَم انسانیت کو صاف کرنے کے لئے کیا کچھ کیا؟ اگر ہم ان کے کارناموں اور ان کے پیدا کردہ مجموعی نتائج کو دیکھتے ہیں تو اگر کہیں اَمن وسکون دکھائی دیتا ہے تو وہ جزئی قسم کا ہے۔ اس کے اثرات زندگی کے کسی ایک گوشے پر اُبھرتے ہیں تو پھر اس کے ساتھ طرح طرح کے مفاسد ترکیب پائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، تاریخ انسانی میں کوئی ایسا نہیں دکھائی دیتا جو عالمِ انسانیت میں بسنے والے انسان کو...... پورے کے پورے انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو.....اجتماعی انسان کو اندر سے بدل سکا ہو۔

تمام عالَم کیلئے پیغمبرِ اَمن صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں:

پس دنیا اگر اپنی نجات کیلئے بے چین ہے تو اس کیلئے اَمن وسکون اور راحت وتسکین کا پیام صرف ایک ہی ہے اور صرف ایک ہی کی زندگی میں ہے، دنیا کا دُکھ ایک ہی ہے اس لئے اس کی شفا کے نسخے بھی ایک سے زیادہ نہیں ہوسکتے، اس کا پروردگار ایک ہے جو اپنے ایک ہی آفتاب کو بحر وبرّ پر چمکاتا، اور ایک ہی طرح کی بدلیوں سے اس کے آباد و ویرانے کو شاداب کرتا ہے، اس کی ہدایت ورحمت کا آفتاب بھی ایک ہے، اور گو بہت سے ستارے اس کی روشنی سے اکتسابِ نور کرتے ہیں مگر ان سب کا مرکز اور مبدأ نورانیت ایک ہی ہے۔

قرآنِ حکیم نے آفتاب کو ''سراج'' کہا:

﴿ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝﴾ (نبأ: ۱۳/۷۸)

''اور ہم نے آسمان میں سورج کے چراغ کو بڑا ہی روشن بنایا۔''

اور اسی طرح اس کے ظہور کو بھی ''سراج'' کہا، جس کی ہدایت ورحمت کی روشنی کرۂ ارضی کی تمام ظلمتوں کیلئے پیامِ صبح تھی:

﴿ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝﴾ (احزاب: ۳۳/ ۴۵، ۴۶)

''اے پیغمبرِ اسلام! ہم نے آپ کو دنیا کے آگے حق کی گواہی دینے والا، سعادتِ انسانیت کی خوشخبری پھیلانے والا، اللہ کی طرف اس کے بندوں کو بلانے والا، اور دنیا کی تاریکیوں کے لئے ایک چراغِ نورانی بنا کر بھیجا۔''(۴۲)

پس تمام کرۂ ارضی کی روشنی کیلئے ایک ہی آفتابِ اَمن ہے جس کی عالَم تسخیر کرنوں کے اندر دنیا اپنی تمام تاریکیوں کیلئے نورِ بشارت پاسکتی ہے۔''اس آفتابِ اَمن نے دنیا میں ظاہر ہو کر یہ نہیں کہا کہ میں صرف بنی اِسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے آیا ہوں،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس نے کہا کہ تمام عالَمِ اِنسانیت کو غیر الٰہی قوتوں سے نجات دلانا میرا مقصدِ ظہور ہے، اس نے صرف اِسرائیل کے گھرانے کی گمشدہ رونق ہی سے عشق نہیں کیا، بلکہ تمام عالَم کی اُجڑی ہوئی بستیوں پر غمگینی کی ، اور ان کی دوبارہ رونق و آبادی کا اِعلان کیا، اس نے اس خدا کی محبتوں کی طرف دعوت نہیں دی جو صرف سینا کی چوٹیوں یا ہمالہ کی گھاٹیوں میں رہتا ہے، بلکہ اس رب العٰلمین کی طرف بلایا جو پورے نظامِ ہستی کا پروَرْدِگار ہے،ہمیں دنیا میں سکندر ملتا ہے جس نے تمام عالَم کو فتح کرنا چاہا تھا،لیکن ہم دنیا کی پوری تاریخ میں آپؐ کے علاوہ اللہ کے کسی ایسے رسول کو نہیں پاتے ،جس نے تمام عالَم کی ضلالتوں اور تاریکیوں کے خلاف اعلانِ جہاد کیا ہو۔''(۴۲)

ابھی ہم اسی آفتابِ اَمنؐ کو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے پیش کریں گے۔ان شاء اللہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب دوم:

اَمن بعثت نبوی ﷺ سے قبل اور مابعد

پیغمبرِ اَمن ﷺ سے پہلے کا زمانہ اور اَمن:

اصل موضوع سے پہلے ہم ایک طائرانہ نظر میں ان حالات کا خاکہ پیش کریں گے جن میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ کیونکہ آپ ﷺ کے پیامِ اَمن کی مکمل صورت گری اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ آپ ﷺ سے پہلے کے حالات اور بعد کے حالات کا تقابل نہ کیا جائے۔

چھٹی صدی عیسوی پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی صدی ہے اس صدی میں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی مذہبی، سیاسی، اخلاقی و انسانی حقوق و فرائض کی حالت کیا تھی؟ ذیل میں ہم اسی کو بیان کر رہے ہیں، سید ابوالحسن علی ندوی ''نبیٔ رحمت'' میں لکھتے ہیں:

> ''چھٹی صدی عیسوی میں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب، قدیم مذہبی صحیفے اور ان کے اَحکام و قوانین بازیچۂ اَطفال بن چکے تھے، اور تحریف کے علمبرداروں، منافقوں اور ناخدا ترس و بے ضمیر مذہبی رہنماؤں کی ذاتی اَغراض کا نشانہ اور حوادثِ زمانہ کا اس طرح شکار ہو چکے تھے کہ ان کی اصلی شکل و صورت کا پہچاننا مشکل بلکہ ناممکن تھا، اگر ان مذاہب کے اوّلین بانی و علَم بردار، اور ان کے انبیاء کرامؑ دوبارہ واپس آ کر اس حالت کو دیکھتے تو ان مذاہب کو خود نہ پہچان سکتے اور ان کا انتساب اپنی طرف کرنے پر ہرگز تیار نہ ہوتے۔''(۴۴)

یہودیت بعثت نبوی ﷺ سے پہلے:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت یہودی مذہب چند بے جان رسموں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایات کا نام تھا، جن میں زندگی کی کوئی رَمق باقی نہ تھی، یہ مذہب اپنے عقائد وافکار میں ثابت قدم نہیں رہ سکا تھا، یہودیوں نے اپنے پڑوسی قوموں کے اَثر سے یا غالب و فاتح قوموں کے دباؤ سے، ان کے بہت سے عقائد قبول کر لئے تھے، بابل کی تالمود (۴۵) کم عقلی، بدزبانی، اللہ کے حضور جسارت وگستاخی، حقائق و مُسلّمات اوردین وعقل کے ساتھ تمسخر کے ایسے عجیب وغریب نمونوں سے بھری ہوئی تھی، جن کو دیکھ کر اس صدی میں یہودی معاشرہ کی ذہنی پستی اور مذہبی ذوق کے بگاڑ کا پورا پورا اندازہ کیا جا سکتا تھا۔ (۴۶)

عیسائیت بعثت نبوی ﷺ سے پہلے:

عیسائیت اس دور میں، بلکہ اس سے بھی بہت پہلے ،اپنے دورِ اوّل ہی میں انتہا پسندوں کی تحریف، جاہلوں کی تاویل اور رومی نصرانیوں کی بُت پرستی کا شکار ہوگئی تھی، حضرت مسیح علیہ السلام کی سادہ تعلیمات اور پاکیزہ افکار اس تمام مَلبہ کے نیچے دفن تھیں، توحید اور اِخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا نور گھرے بادلوں کے اندر چھپ چکا تھا، چوتھی صدی کے آ میں عیسائی سوسائٹی میں تثلیث کا عقیدہ بہت بری طرح سرایت کر چکا تھا، (۴۷) عیسائی سوسائٹی میں بُت پرستی اور اس کی نُو بہ نُو شکلیں اور دوسری مشرک و بت پرست قوموں کی اَندھی تقلید، مرعوبیت یا جہالت کی بنا پر ان کی ہو بہو نقل کا رواج عام تھا۔ (۴۸) چھٹی صدی عیسوی جب شروع ہوئی اس وقت شام وعراق کے عیسائیوں اور مصر کے عیسائیوں کی جنگ ایسے شباب پر تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دو مذہبوں یا دو مخالف قوموں کی جنگ ہے۔ (۴۹)

مجوسیت بعثت نبوی ﷺ سے پہلے:

مجوسی (ایران کے پارسی) قدیم زمانہ سے عناصرِ اربعہ کی عبادت کرتے تھے اور انہوں نے اس کیلئے مخصوص آتش کدے اور مخصوص عبادت گاہیں تعمیر کی تھیں، آگ کی پرستش اور سورج کی تقدیس کے سوا ہر عقیدہ و مذہب وہاں سے مٹ چکا تھا۔ (۵۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُدھ مذہب کی حالت:

بُدھ مذہب جو ہندوستان اور وسطِ ایشیاء میں پھیلا ہوا تھا وہ بھی ایک ایسے بُت پرستانہ مذہب میں تبدیل ہو چکا تھا کہ بُت اس کے جَلو میں چلتے تھے، جہاں اس کے قافلہ کا پڑاؤ ہوتا وہاں گوتم بدھ کی مورتی نصب کی جاتی اور دیکھتے دیکھتے وہاں ایک مَعبَد تیار ہو جاتا، (۵۱) اہل علم اور اَصحابِ نظر کو اس مذہب اور اس کے بانی بارے میں ابھی تک یہ شبہ ہے کہ آسمان و زمین اور خود انسان کے خالق کے وجود پر بھی ان کا عقیدہ و ایمان تھا یا نہیں، ان کو حیرت ہے کہ ایمان وعقیدہ کے بغیر یہ عظیم مذہب کیسے قائم رہ سکا۔ (۵۲)

ھندو مذہب کی حالت:

جہاں تک ہندو مذہب کا تعلق ہے تو وہ دیوی دیوتاؤں کی کثرت میں دوسرے مذاہب سے بہت آگے تھا، چھٹی صدی میں بت پرستی ان کے ہاں پورے شباب پر تھی، معبودوں کی تعداد اس صدی میں (۳۳) کروڑ تک بتائی جاتی ہے، غرض کہ ہر عظیم چیز یا ہیبت ناک شیٔ معبود تھی، بت تراشی اور مجسّمہ سازی کا فن بھی نقطۂ عروج پر تھا اور اس میں طرح طرح کی جِدّت طرازیاں کی جاتی تھیں۔ (۵۳)

قدیم عرب کے احوال:

جہاں تک ان عربوں کا تعلق ہے جو عہدِ قدیم میں دینِ ابراہیمی کے حامل تھے، وہ بھی شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے، اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں، اور نفع ونقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ (۵۴) حتی کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ (۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متمدن ممالک کے احوال:

یہ ان مذاہب کا حال تھا جو اپنے اپنے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے آئے تھے، جہاں تک ان متمدن ممالک کا تعلق ہے جہاں عظیم الشان حکومتیں قائم تھیں وہاں مذاہب کی شکل بالکل مسخ ہو چکی تھی اور انہوں نے اپنی اصلی حقیقت، قدر و قیمت اور قوت و افادیت کھو دی تھی، اور مصلحین و معلمین دُور دُور تک نظر نہ آتے تھے، کیا مشرقی رومی سلطنت اور بازنطینیت، اور کیا ایرانی شہنشاہی و مزدکیت، اور کیا ہندوستان و جزیرۃ العرب، اور کیا یورپ و مغرب، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا، ظلم ہی ظلم اور وحشت ہی وحشت تھی۔

مختصراً کہا جاسکتا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی جس میں پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی، تاریخ کا بدترین دور تھا، پوری انسانیت خودکشی کے راستہ پر تیزی کے ساتھ گامزن تھی، اس کے اندر بھلائی و بُرائی اور زِشت و خوب میں تمیز کرنے کی بھی صلاحیت باقی نہیں تھی، بسا اوقات پورے پورے ملک میں ایک شخص ایسا نظر نہ آتا جس کے دل میں انسانیت کا درد ہو، اور اس کے تاریک و ہولناک انجام پر کچھ بے چینی ہو۔ (۵۶)

قرآنِ کریم کا تبصرہ:

یہ صورتِ حال اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی ہو بہو تصویر تھی کہ:

﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ﴾ (سورۂ روم ۳۰ / ۴۱)

''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے، عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔'' (۵۷)

پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت و سلسلۂ نسب:

یہ آفتابِ امن ﷺ مکہ کی وادی میں موسمِ بہار میں ۹ ربیع الاول (مشہور عام ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ربیع الاول ہے)، سنہ اعام الفیل (واقعۂ فیل سے ۵۰ روز بعد)، بمطابق ۲۲ اپریل سنہ ۵۷۱ بوقت صبح صادق (قبل از طلوع آفتاب)، دوشنبہ کے روز (اس دن پر اتفاق ہے) طلوع ہوا، (۵۸) یہ تاریخ انسانیت کا سب سے روشن اور مبارک دن تھا، آپ ﷺ کا نسب اس طرح ہے:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، بن عبداللہ، بن عبدالمطلب (اصل نام شیبہ)، بن ہاشم (اصل نام عمرو)، بن عبد مناف (اصل نام المغیرۃ)، بن قصی (اصل نام زید)، بن کلاب (اصل نام عروہ یا حکیم)، بن مرّہ، بن کعب، بن لؤی، بن غالب، بن قریش (اصل نام فہر) (۵۹)، بن مالک، بن النضر، (۶۰) بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مدرکہ (اصل نام عامر) (۶۱)، بن الیاس، بن مضر، بن نزار، بن معد، بن عدنان۔ (۶۲)

عدنان بالاتفاق سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں لیکن دونوں کے درمیان کتنی پشتیں ہیں؟ اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟ اس بارے میں بڑا اختلاف ہے۔

والدہ اور ان کا سلسلۂ نسب:

پیغمبرِ اُمن ﷺ کی والدہ کا نام آمنہ تھا سلسلۂ نسب یہ ہے:

آمنہ بنت وھب، بن عبد مناف، بن زھرۃ، بن کلاب، بن مرہ، بن کعب، بن لؤی بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن النضر۔ (۶۳)

اور آمنہ کی ماں کا نسب یوں ہے:

برہ بنت عبدالعزی، بن عثمان، بن عبد الدار، بن قصی، بن کلاب، بن مرہ، بن کعب بن لؤی، بن غالب، بن فہر، بن مالک، بن النضر۔ (۶۴)

مقام نسب:

ابن ھشام کا بیان ہے کہ (پیغمبرِ اُمن ﷺ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب کے اعتبار سے اولادِ آدم میں سب سے اشرف اور ماں باپ کی جانب سے نسب کے اعتبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سب سے افضل ہیں۔ (۶۵)

قبیلہ، خاندان اور رضاعت:

پیغمبرِ اَمنؐ کا قبیلہ قریش، (۶۶) خاندان ہاشمی، (۶۷) اور آپؐ کی رضاعت حلیمہ سعدیہ کی گود میں بنوسعد بن بکر بن ھوازن کے گھروں میں ہوئی۔ رضاعت کے تیسرے سال حلیمہؓ نے یہ امانت آ کر آمنہ کو واپس کر دی۔ (۶۸)

دنیاوی سہاروں سے آزادی:

پھر یکے بعد دیگرے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی سہاروں سے آزاد ہوتے گئے، چھ سال کی عمر میں والدہ وفات پا گئیں، پھر دادا عبدالمطلب اور پھر چچا ابو طالب جو یک گونہ سرپرست تھے وفات پا گئے۔ (۶۹)

اَمن کا پہلا علَم بلند ہوتا ہے ''حلف الفضول'':

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم عین عہدِ شباب میں ہیں تو اَمن وسکون کا پھریرا لہراتے ہیں، ظلم وستم کی چکی میں پسنے والے مظلوم ومقہور لوگوں کیلئے پہلا تاریخی مُنشور لانے میں محنت وکوشش کرتے ہیں یہ پہلا تاریخی منشور'' معاہدۂ حلف الفضول'' (۷۰) کے نام کتب حدیث اور کتب سیرت وتاریخ میں ملتا ہے۔ جو سرزمینِ عرب بالخصوص مکّہ کی ریاست میں عرب تاریخ میں پہلی مرتبہ قیامِ اَمن، بنیادی انسانی حقوق، بالخصوص مظلوموں اور بے کسوں کی داد رَسی کا معاہدہ قرار پایا۔ (۷۱)

بیشتر مؤرخین، وقائع نگاروں اور سیرت نگاروں نے اس معاہدہ کا محرک عہدِ جاھلیت کے ایک واقعہ کو قرار دیا ہے، وہ یہ کہ'' بنوزبید کا ایک شخص مکّہ میں کچھ مال بغرض تجارت لایا، جسے عاص بن وائل نے خرید لیا، لیکن اس کی قیمت ادا نہ کی۔ زبید نے بیت اللہ میں آ کر قریش کے سامنے چند شاکیانہ اور دَردمندانہ اَشعار پڑھ کر اپنی بے بسی، غریب الوطنی اور ضعفِ قوت ظاھر کی، جس کے نتیجہ میں یہ معاہدہ عمل میں آیا۔ (۷۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک اور کوششوں کے نتیجہ میں بنوھاشم، بنو عبدالمطلب اور خاندانِ زہرہ وتیم نے متحد ہوکر یہ معاہدہ کیا کہ مکّہ کے باشندے ہوں یا اَجنبی، آزاد ہوں یا غلام، تمام کو مکّے کی حدود کے اندر ہر طرح کے ظلم وستم اور ناانصافی سے محفوظ رکھا جائے گا اور ظالموں کے ہاتھوں اِن کے نقصانات کی پوری پوری تلافی کرائی جائے گی۔ پیغمبرِ اَمن ﷺ اس انجمن کے رکنِ اعلیٰ تھے، اس معاہدے کی بدولت کمزوروں اور مظلوموں کو بڑی حد تک اَمن وامان نصیب ہوگیا۔ (۷۳) ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

''اِس معاہدہ ''حلف الفضول'' میں ایک رضاکار جماعت شریک ہوئی، جس کا مقصد حدودِ شہر میں ہر مظلوم اور اَجنبی کی مدد کرنا اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھنا تھا جب تک ظالم حق رسانی نہ کرے۔'' (۷۴)

حَلف الفضول کا متن:

''حلف الفضول'' کے شرکاء نے جو حلف لیا وہ یہ تھا:

((بِاللّٰهِ لَنَكُونَنَّ يَدًا وَاحِدَةً مَعَ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ حَتَّى يُؤَدِّى إِلَيْهِ حَقَّهُ، مَابَلَّ بَحْره صوفة وما رَسٰى حِرَاء وَثَبِير مكانهما وعلى التأسى فى المعاش.))(۷۵)

''اللہ کی قسم! ہم سب مل کر مظلوم کے ساتھ ایک ہاتھ بن جائیں گے جب تک کہ ظالم اُسے اُس کا حق اَدا نہیں کردیتا، اور ہمارا یہ معاہدہ اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک سمندر گھونگوں کو بھگوتا رہے، اور جب تک حراء وثبیر نامی پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہیں، اور ہماری معیشت میں مساوات رہے گی۔'' (۷۶)

پیغمبرِ اَمن ﷺ کے نزدیک اس معاہدہ کی اہمیت:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تاریخ ساز معاہدۂ اِمدادِ مظلومین میں بھرپور اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤثر کردار ادا کیا، آپ ﷺ کی نگاہِ قدر شناس میں اس معاہدہ کی اہمیت اور قدر و منزلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ عہدِ نبوت میں ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس معاہدہ کے مقابلہ میں اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں نہ لیتا، اور آج بھی اس معاہدے کیلئے کوئی بلائے تو میں شرکت کیلئے تیار ہوں۔'' (۷۷)

اَمن کا دوسرا علَم حجرِ اسود کی تنصیب:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کی پینتیسویں منزل میں قریش نے کعبہ کی تعمیرِ نو کرتے ہوئے حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرنا چاہا تو قبائل کے مابین اختلاف رونما ہو گیا، باہمی لڑائی کے آثار ظاہر ہو گئے۔ بنو عبدالدار اور بنو عدی بن کعب نے خون کی لگن میں ہاتھ ڈبو کر مرنے مارنے کا عہد کر لیا، قریب تھا کہ قریش اپنے اَمن و عافیت کے آبگینہ کو چکنا چور کر دیں، لیکن دیکھو! بیابانوں میں انسانوں سے جدا ہو کر رہنے والا پیغمبرِ اَمن ﷺ آتا دکھائی دیتا ہے تو سب بیساختہ بول اُٹھے: ''امین آگئے، اَمن و امان کے پیکر اور امانت و دیانت کے حامل آگئے۔'' (۷۸) یوں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے مکہ میں اَمن و امان کی فضا قائم کر دی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے ٹھیک کہا تھا کہ:

''ہمارا معبود بے عیب ہے، اور محمد ﷺ نے ساری زمین خوشی سے بھر دی ہے۔'' (۷۹) نیز فرمایا: ''وہ مظلوم و مصیبت زدہ کو طاقت ور و ظالم سے نجات دلائے گا، بے یار و مددگار اور کمزور کو بچائے گا، مسکینوں اور ضعیفوں پر مہربانی کرے گا، اور ہر وقت ان کے حق میں رحمت اور برکت کی دعا کرے گا۔'' (۸۰)

اسلوبِ اَمن کی تلاش...... غارِ حرا:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب چالیس برس کے قریب ہو چلی تو آپؐ کو تنہائی محبوب ہو گئی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے کوئی دو میل دور کوہِ حراء کے ایک غار میں جا رہتے، کائنات کے مشاہد اور اس کے پیچھے کارفرما قدرتِ نادرہ پر غور فرماتے، آپ صلی اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کو اپنی قوم کے لچر پوچ شرکیہ عقائد اور واہیات تصوّرات پر بالکل اطمینان نہ تھا، لیکن ابھی تلک آپؐ کے سامنے کوئی واضح راستہ نہ تھا۔ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِطمینان و انشراحِ قلب کے ساتھ رواں دواں ہو سکتے۔ (۸۱)

پیامِ اَمن آ گیا:

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر قمری حساب سے چالیس سال چھ مہینے بارہ دن اور شمسی حساب سے 39 سال تین مہینے 22 دن ہوئی تو جبرئیلِ اَمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ''کتابِ اَمن'' کی چند آیات لے کر تشریف لائے۔ (۸۲) تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اطمینان اور انشراحِ قلب کے ساتھ رواں دواں ہو سکتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک واضح راستہ، معیّن طریقہ آ گیا تھا۔ وہ چند آیات یہ ہیں:

﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝﴾ (سورۃ علق ۹۶/ ۱ تا ۵)

''اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ جانتا نہیں تھا۔'' (۸۳)

اِقْرَأْ کی یہ آواز پوری اسلامی دعوت کی ابتدا تھی۔ آپ ﷺ اس پیغام کو لے کر قُمْ فَاَنْذِرْ کی بجا آوری کیلئے اُٹھے اور اُٹھے ہی رہے، ہمارا موضوع آپ ﷺ کی میدان تبلیغ میں تگ و تاز بیان کرنا نہیں، بلکہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو ''پیغمبرِ اَمن'' کی حیثیت سے بیان کرنا ہے۔

اَمن کا فارمولہ......فرد کی اصلاح:

لیکن ذرا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ تیرہ سالہ تبلیغی دور (مکی زندگی بعد از بعثت)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قیامِ اَمن کے حوالہ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی تیرہ سالوں میں فرد کی اصلاح کی، تعمیرِ فرد سے ہی ایک جدید انسانی تہذیب کی ابتداء ہوتی ہے جو پھر تعمیرِ حکومت اور تعمیرِ تہذیب وتمدّن کی راہیں ہموار کرتی ہے، یہی پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل کارنامہ ہے۔ چونکہ آپ دنیا میں اَمن وسکون کے علمبردار ہوکر تشریف لائے تھے تو پیغمبرِ اَمنؐ کی حیثیت سے آپ کی نظر اس چیز پر پڑی کہ یہ کام نہ تنہا کسی حکومت وسلطنت سے ہوسکتا ہے، نہ صرف قانون اور قانونی مشینری سے، ہاں جب انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنادیا جائے تو تب ہی عالمِ اِنسانیت ظلم وجور، قتل وغارت گری، بے حیائی وبدمعاشی سے پاک ہوگا، اس لیے مکی دور کے پورے تیرہ سال اسی افراد سازی کے کام پر صرف کیے گئے جس میں پیغمبرِ اَمن ﷺ نے پیغمبرانہ حکمت ودانائی کے ساتھ کچھ انسانوں کو انسانِ کامل بنایا۔ (۸۴)

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی طرح کسی خاص قوم، خاص خطۂ ملک یا خاص زمانے کے رسول بن کرنہیں آئے تھے بلکہ " وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِلنَّاسِ " (سباء ۳۴/۲۸) کے مصداق پوری دنیا کے جن وانس کیلئے اور تا قیامت پیدا ہونے والی نسلوں کے بھی رسول ہیں، اور فرضِ منصبی آپ کو یہ سپرد تھا کہ پورے عالَم کی اصلاح کرکے عالَمِ انسانیت کو اَمن وسکون اور عزت وعافیت کی زندگی عطا کریں اور ان کو اس قابل بنائیں کہ آخرت میں اپنے رب کے سامنے سرخرو ہوکر وہاں کی دائمی راحت کے وارث بنیں۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلا کام پیغمبرِ اَمن کے سامنے کچھ انسانوں کا ایک مثالی معاشرہ پیدا کرنا تھا جو اس عظیم مقصد میں آپؐ کے دست وبازو بنیں اور آئندہ اس بارِ گراں کو خود سنبھالنے کے قابل ہوں، افراد سازی کا یہ عظیم الشان کام جو دارِ ارقم کے گمنام گوشے میں شروع ہوا تھا اس کا مختصر عنوان تو انسان کو انسانِ کامل بنانا ہے اور اس کی تفصیل و تشریح وہ پورا قرآن ہے جو مکی زندگی کے دورِ نبوت میں نازل ہوا، جس کی ہدایات وتعلیمات کا تجزیہ کرنے سے چند چیزیں نمایاں ہوکر سامنے آجاتی ہیں جن کو انسانِ کامل بنانے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص دخل ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

۱. اللہ تعالیٰ کی عظمت و محبت۔

۲. فکرِ آخرت اور دنیا کی چند روزہ زندگی کی راحت و کلفت کی حقیقت کا انکشاف۔

۳. مخلوقات کے ساتھ معاملے میں ان کے حقوق کی پوری ادائیگی اور اپنے حقوق سے چشم پوشی، ان کی ایذاؤں پر عفو و درگذر اور اپنی طرف سے ہر حال میں ان کی خیر خواہی اور ہمدردی۔

مکی دور اور امنِ عالم کیلئے افراد سازی:

مکی دورِ نبوت کی تمام سورتوں کا بغور مطالعہ کیجئے تو ان میں انہیں اصولوں کی تعلیم و تلقین اور معجزانہ انداز سے انسان کے ذہن ان کے لئے تیار کرنے کا انتظام پایا جائے گا۔

پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت سے جو مقدس گروہ پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''حزب اللہ'' رکھ کر ان کی فلاحِ دنیا و آخرت کی ضمانت دے دی:

﴿ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾

(مجادلة ۲۲/۵۸)

''یہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے، خوب سن لو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔''

اس حزب اللہ کی صفات اور خصوصیات قرآنِ کریم نے مختلف سورتوں میں مختلف عنوانات سے بیان فرمائی ہیں، چند نمونے ملاحظہ فرمائیں:

سورۃ البقرۃ (۲/۱۷۷) میں ارشاد فرمایا:

''ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، اور تنگدستی، دُکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔" (۸۵)

سورۂ مومنون (۲۳/۱-۱۱) میں ارشاد فرمایا:

"یقیناً ایمان داروں نے نجات حاصل کرلی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے، یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں، اس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں۔ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی وارث ہیں، جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔" (۸۶)

سورۂ نور (۲۴/۳۷) میں ان کی یہ صفت بیان فرمائی:

"ایسے لوگ (حزب اللہ) ہیں جنھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، جو اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔" (۸۷)

اور سورۂ فرقان (۲۵/۶۳-۷۴) میں اس گروہ کی خصوصیات یہ بیان فرمائیں:

"رحمٰن کے بندے (حزب اللہ) وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔ اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا عذاب پَرے ہی پَرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے، وہ جائے قرار اور مقام دونوں کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔ اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ اِسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان مُعتدل راہ ہوتی ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے۔ نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا، اُسے قیامت کے دن دُوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربانی کرنیوالا ہے، اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔ اور (حزب اللہ وہ ہیں) جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور جب کسی لغویت پر ان کا گذر ہوتا ہے تو بزرگانہ طور پر گذر جاتے ہیں۔ اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے، اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اَولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔'' (۸۸)

اور سورۂ فتح (۲۹/۴۸) کے آخر میں ارشاد فرمایا:

'' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو انھیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔'' (۸۹)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس گروہ ''حزبُ اللہ'' کی خصوصیات اور صفات پر مشتمل قرآنِ کریم کی آیات بے شمار ہیں، ان کا احاطہ کرنا اس جگہ مقصود نہیں، کیونکہ ان آیات سے بھی اس گروہ کی خصوصیات کا ایک خاکہ سامنے آجاتا ہے، جس سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی تعلیم و تربیت کس نصاب اور کن خطوط پر فرمائی تھی، اور آج کوئی شخص یا جماعت اگر اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر صحیح انسان اور اچھے افراد پیدا کرنا چاہے تو ان کو یہ کام کس طرح اور کن اصول پر انجام دینا چاہیے۔

حزبُ اللہ کی صفات و خصوصیات:

مذکورہ صدر آیات سے ''حزبُ اللہ'' کی خصوصیات کا جو خاکہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے:

(آیاتِ سورۂ بقرہ سے)

❶ اللہ تعالیٰ، روزِ آخرت، ملائکہ، قرآن اور تمام انبیاء پر کامل ایمان۔ ❷ اپنے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں کی امداد اور غلاموں کی رہائی پر اپنا محبوب مال خرچ کرنا۔ ❸ نماز قائم کرنا (نماز کے آداب و شرائط کے موافق ادا کرنا۔) ❹ مال کی زکوٰۃ واجبہ ادا کرنا۔ ❺ کسی سے جو معاہدہ ہو جائے اس کو پورا کرنا۔ ❻ مصیبت اور فقر و فاقے میں، اور دشمنِ دین سے جنگ کے وقت ثابت قدم رہنا۔

(سورۂ مومنوں کی آیات سے)

❼ نماز میں خشوع (غیر ضروری حرکات سے سکون، خواہ وہ حرکت جسمانی ہو یا ذہنی و فکری۔) ❽ لغو سے اعراض و پرہیز۔ (لغو سے مراد ہر وہ کام، کلام اور مجلس ہے جس میں دین یا دنیا کا کوئی فائدہ نہ ہو۔) ❾ باطنی پاکیزگی کا اہتمام، (یعنی عقایدِ فاسدہ اور اخلاقِ مذمومہ سے اپنے قلب و دماغ کو پاک رکھنا۔) ❿ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت۔ ⓫ اپنے ہر عہد و پیمان پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ ⓬ نمازوں کی پابندی اور اہتمام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سورۂ نور کی آیات سے)

⑬ اللہ کی یاد۔ نماز، روزے اور زکوٰۃ کا ایسا اہتمام جو دنیا کی ساری فکروں پر غالب ہو اور دنیا کے ہر کاروبار کے ساتھ قائم رہے۔ ⑭ روز قیامت اور اس کے حساب کا خوف۔ ⑮ اپنی چال ڈھال میں تواضع، عجز اور بندگی کو سامنے رکھنا، تفاخر اور تکبر سے مکمل پرہیز کرنا۔ ⑯ لڑنے جھگڑنے والوں کے ساتھ سلامت روی کا معاملہ کرنا۔ ⑰ رات کے اکثر حصوں کو رکوع، سجدے اور عبادت میں گذارنا۔ ⑱ عذابِ جہنم سے پناہ مانگنا۔ ⑲ خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لینا، کہ نہ اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کریں اور نہ کنجوسی و بخیلی سے کام لیں۔ ⑳ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک یا برابر نہ ٹھہرانا۔ ㉑ ناحق کسی کو قتل نہ کرنا۔ ㉒ زنا اور بدکاری سے مکمل پرہیز کرنا۔ ㉓ جھوٹ اور گناہ کی مجالس میں شریک نہ ہونا۔ ㉔ کسی بیہودہ کام یا مجلس سے سابقہ پڑ جائے تو شریفانہ انداز سے گذر جانا۔ ㉕ اللہ تعالیٰ کے احکام و آیات کو صحیح سمجھنے کی فکر کرنا، ان پر اندھا دھند عمل کرنے سے بچنا۔ ㉖ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے اہل وعیال کی اصلاح کیلئے کوشش اور دعا کرنا۔

(سورۂ فتح کی آیات سے)

㉗ کفر و کافر کے مقابلہ میں سخت اور دلیر ہونا، اسلام اور مسلمانوں کے معاملہ میں رحیم وکریم ہونا۔ ㉘ عام اوقات کا (جو ضرورت سے فارغ ہوں) مشغلہ ہی نماز اور رکوع وسجدہ ہونا۔ ㉙ ان کے چہروں میں نماز کے آثار وعلامات موجود ہونا۔ ㉚ تمام معاملات میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا اہتمام کرنا۔

یہ ہیں وہ اوصاف وخصوصیات جو پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن اَن پڑھ لوگوں میں پیدا کئے جن کی اعتقادی، عملی، علمی، اخلاقی یا تمدنی کوئی کل سیدھی نہ تھی۔ افراد سازی کی ابتدا پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے دارِ اَرقم سے کی، اور اسی میں اس قدوسی گروہ (حزب اللہ) پر صبغۃ اللہ (اللہ کا رنگ) چڑھا جو کسی رنگ سے مغلوب نہیں ہوتا، یہی پیغمبرِ امن صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا پہلا کارنامہ اور اسلام کا پہلا سرمایہ اور اصلی طاقت ہے جس نے برقی رفتار سے دنیا کو اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ (۹۰)

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد سازی کی اس مہم میں کیسی کیسی مشقتیں اور تکلیفیں اُٹھائیں یہ ہمارا موضوع بحث نہیں اور نہ ہی مقالہ کے صفحات اس کی اجازت دیتے ہیں، بہرحال آپ ﷺ نے سب سے اہم کام جو مشکل ترین بھی تھا، ہجرت سے قبل کی پوری مکی زندگی میں کرلیا، جس کیلئے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹینک اور ہوائی جہاز بنائے، نہ قلعہ شکن توپیں اور نہ ایٹم بم وہائیڈروجن بم، بلکہ یہ سارا کا سارا کام ایک چھوٹے سے گھر ''دارِ ارقم'' میں خفیہ طور پر کیا گیا۔

اور نورِ اَمن پھیلتا گیا......:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خفیہ تعلیم و تربیت اور اعلانیہ دعوت کے نتیجہ میں ۴۰ یا ۵۰ (۹۱) افراد کا مجموعہ تیار ہوگیا تو دن بدن ان صالح افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا، تب آپ ﷺ نے اپنی دعوت بیرونِ مکہ تک وسیع کرنے کا سوچا، کیونکہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو مہم تھی وہ صرف مکہ والوں ہی کی اصلاح کی نہ تھی بلکہ پوری دنیا کے اطراف و اکناف میں بسنے والوں اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی عام تھی، اور یہ ظاھر ہے کہ جتنے افراد اس وقت تک تیار ہوئے تھے وہ پورے عالم کی ہمہ گیر اصلاح کا کام پورا نہیں کرسکتے تھے۔ اس لئے اب دوسرا قدم اس صبغۃ اللہ (اللہ کا رنگ) کو عام کرنے اور حزب اللہ (اللہ کی جماعت) کے افراد کو بڑھانے اور پھیلانے کی طرف اُٹھایا گیا۔

پیغمبرِ اَمن ﷺ طائف میں:

چنانچہ آپ ﷺ شوال سنہ ۱۰ نبوت (آواخر مئی یا اوائل جون سنہ 619ء میں طائف تشریف لے گئے۔ (۹۲) اور قبیلۂ ثقیف کے تین سرداروں (عبدِ یالیل، مسعود اور حبیب) کو اپنی دعوت پیش فرمائی، پھر ذی قعدہ سنہ ۱۰ نبوت (آواخر جون یا اوائل جولائی 619ء میں طائف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے واپس ہو کر مختلف قبائل و افراد کو دعوت دی، غرض یہ تھی کہ شاید ان لوگوں میں چند خام ذہن افراد ایسے مل جائیں جن کو انسان کامل بنا کر تربیت یافتہ افراد کا معاشرہ قائم کیا جائے۔

مختلف قبائل و افراد کو دعوتِ امن:

جن قبائل و افراد کو دعوت دی ان میں سے چند قابل ذکر یہ ہیں:

بنو عامر بن صَعصَعہ، محارب بن خَصفہ، بنو فزارہ، غسان، بنو مرہ، بنو حنیفہ، سلیم، عبس، بنو نصر، بنو البکاء، کلب، حارث بن کعب، عذرہ، حضارمہ وغیرہ۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ (۹۳)

موسم حج اور درسِ امن:

البتہ اس سال موسمِ حج میں اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد بھی آپ ﷺ کی دعوت و تبلیغ پر کئی افراد نے اسلام قبول کرلیا، ان میں سے کچھ یثربی (مدینہ) باشندے بھی تھے (جیسے سوید بن صامت، ایاس بن معاذ، ابوذر غفاری، طفیل بن عمرو دوسی، ضماد ازدی وغیرہ)۔

یثرب کی چھ سعادت مند روحیں امن کی شاہراہ پر:

پھر گیارہویں سن نبوت کے موسم حج (جولائی ۶۲۰ء) میں پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کو چند کار آمد بیج (یثرب کی چھ سعادت مند روحیں)(۹۴) میسر آئے، جو دیکھتے دیکھتے سرو قامت درختوں میں تبدیل ہو گئے اور ان کی لطیف اور گھنی چھاؤں میں بیٹھ کر مسلمانوں نے برسوں تک ظلم و ستم کی تپش سے راحت و نجات پائی۔ یہ چھ کے چھ یثرب کے قبیلہ خزرج سے تعلق رکھنے والے عقلاء الرجال تھے انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو مدینہ واپس ہوتے ہوئے اپنے ساتھ اسلام کا پیغام بھی لے گئے، چنانچہ وہاں کے گھر گھر میں پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا پھیل گیا۔ (۹۵) اور آئندہ سال ذی الحجہ سنہ ۱۲ نبوی (جولائی ۶۲۱ء) میں یثرب سے بارہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت اسلام کی۔ (۹۶) پھر آئندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موسم حج میں نبوت کے تیرہویں سال (جون ۶۲۲ء) میں یثرب کے ستر ۷۰ سے زیادہ لوگ آئے اور بیعت عقبہ ثانیہ کی۔ (۹۷) بیعت مکمل ہو چکی تو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر بارہ نقیب (۹۸) مقرر ہوئے، نو خزرج سے منتخب کئے گئے اور تین اَوس سے مقرر کیے گئے۔ یہی عقبہ کی دوسری بیعت ہے جسے بیعتِ عَقَبۂ کُبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ بیعت ایک ایسی فضا میں زیرِ عمل آئی جس پر محبت و وفاداری، منتشر اہلِ ایمان کے تعاون و تناصر، باہمی اعتماد، اور جاں سپاری وشجاعت کے جذبات چھائے ہوئے تھے۔ چنانچہ یثربی اہلِ ایمان کے دل اپنے کمزور مکی بھائیوں کی شفقت سے لبریز تھے، ان کے اندر ان بھائیوں کی حمایت کا جوش تھا اور اِن پر ظلم کرنے والوں کے خلاف غم وغصہ تھا۔ ان کے سینے اپنے ان بھائیوں کی محبت سے سرشار تھے جنہیں دیکھے بغیر محض للہ فی اللہ اپنے بھائی قرار دے لیا تھا۔ (۹۹)

مکہ سے مدینہ کی طرف:

اب وقت آ گیا تھا کہ اسلام کفر وشرک اور جہالت کے لق و دق صحرا میں اپنے ایک وطن کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور یہ سب سے اہم کامیابی تھی جو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت کے آغاز سے اب تک حاصل کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اپنے اس نئے وطن کی طرف ہجرت کر جائیں۔ اس لئے اب دوسرا قدم اس ''حزب اللہ'' کے افراد کو تیزی سے بڑھانے، پھیلانے اور ''صبغۃ اللہ'' کو عام کرنے کے لئے اٹھایا تا کہ عالَمِ انسانیت جلد سے جلد اَمن و امان اور سکون و اطمینان کا گہوارہ بن جائے۔ اب اس قدوسی گروہ کے ہر تربیت یافتہ شخص پر فرض کر دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ماحول کو اپنے رنگ کے مطابق بنانے میں اپنی کوشش اور پوری توانائی خرچ کرے، اور اس راہ میں تن من اور جان بدن کی بازی لگا دے۔

اَمن کا فارمولہ......سوسائٹی کی اصلاح:

تجربہ شاھد ہے کہ کسی فرد یا قوم کے بننے اور بگڑنے کا اصل مدار اس کے ماحول اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوسائٹی پر ہی ہوتا ہے، انسان فطرتاً اس سے متأثر ہوکر غیر شعوری طور پر بھی اس کا رنگ اختیار کرلیتا ہے، جب تک انسان کا ماحول درست نہ ہوتو کوئی تعلیم وتربیت کام نہیں دیتی، اسی لئے پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص پر یہ ذمہ داری عائد کردی کہ وہ جس طرح اپنے عمل کی اصلاح کی فکر کرے اپنے اہل وعیال اور خاص احباب کی اصلاح کے لئے بھی ایسی ہی کوشش کرے۔ قرآنِ کریم نے فرمایا: ﴿ قُوٓا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا ﴾ (التحریم: ٦٦/٦) اور پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.)) (۱۰۰)

یثرب کی طرف اس قدوسی گروہ کی ہجرت اور اس پر کفار قریش کی رکاوٹیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت، غار کے واقعات، مدینہ کی راہ میں پیش آنیوالے معجزہ نما حالات، قباء اور مدینہ میں تشریف آوری، استقبال وغیرہ کے حالات و واقعات چونکہ ہمارے موضوع میں داخل نہیں، اس لئے ہم ان کو قلم انداز کرتے ہوئے مدینہ میں پیغمبرِ امن ﷺ کی قیامِ امن کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہیں جو کہ دعوتِ اسلامیہ اور رسالتِ محمدیہ ﷺ کا مقصود بھی تھا، اور ہمارا موضوعِ سخن بھی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب سوم:

پیغمبرِ اَمن ﷺ مدینہ منورہ میں

مدینہ میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کو تین طرح کی قوموں سے سابقہ درپیش تھا جن میں سے ہر ایک کے حالات دوسرے سے بالکل جداگانہ تھے یہ تینوں اقوام حسب ذیل تھیں:

۱۔ آپ ﷺ کے پاکباز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی منتخب اور ممتاز جماعت۔

۲۔ مدینے کے قدیم اور اصلی قبائل سے تعلق رکھنے والے مشرکین، جو اب تک ایمان نہیں لائے تھے ان میں قبیلۂ اَوس اور خزرج مشہور و معروف ہیں۔

۳۔ یہود: یہ لوگ اَشوری اور رومی ظلم و جبر سے بھاگ کر حجاز میں پناہ گزین ہو کر وہیں کے ہو کر رہ گئے تھے اور ان کی وضع قطع، زبان اور تہذیب وغیرہ بالکل عربی رنگ میں رنگ گئی تھی لیکن اس کے باوجود ان کی نسلی عصبیت برقرار تھی اور وہ عربوں میں مُدغم نہ ہوئے بلکہ اپنی اِسرائیلی ...... یہودی ......قومیت پر فخر کرتے تھے۔ مدینہ میں ان یہود کے تین مشہور قبیلے تھے۔

(۱) بنو قینقاع۔ (۲) بنو نضیر۔ (۳) بنو قریظہ۔ (۱۰۱)

- مسلمانوں کی جماعت میں دو طرح کے لوگ تھے ایک وہ جو خود اپنی زمین، اپنے مکان اور اپنے اموال کے اندر رہ رہے تھے۔ اور دوسرے وہ مہاجرین جوان ساری سہولتوں سے محروم تھے اور لٹ پٹ کر کسی نہ کسی طرح تنِ تقدیر مدینے پہنچ گئے تھے۔

- دوسری قوم مدینے کے اصل مشرک باشندے، ان کا حال یہ تھا کہ انہیں مسلمانوں پر کوئی بالا دستی حاصل نہ تھی۔ کچھ مشرکین شک و شبہ میں مبتلا تھے اور اپنے آبائی دین کو چھوڑنے میں تردّد محسوس کر رہے تھے لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی عداوت اور داؤ گھات نہیں رکھتے تھے اس طرح کے لوگ تھوڑے ہی عرصہ بعد مسلمان بلکہ خالص اور پکے مسلمان ہوگئے۔ اس کے بر خلاف کچھ مشرکین ایسے تھے جو اپنے سینے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سخت کینہ اور عداوت چھپائے ہوئے تھے، لیکن انہیں مدّ مقابل آنے کی جرأت نہ تھی بلکہ حالات کے پیشِ نظر آپ ﷺ سے محبت واخلاص کے اظہار پر مجبور تھے، ان میں سرفہرست عبداللہ بن اُبی ابن سلول تھا۔ (۱۰۲) جو اپنی تمام تر سازشوں کے ساتھ بظاہر مسلمان اور در پردہ کافر تھا۔

- تیسری قوم یہود تھی ...... جیسا کہ گذر چکا ہے کہ ...... یہ لوگ رومیوں کے ظلم و جبر سے بھاگ کر حجاز میں پناہ گزین ہوگئے تھے یہ اپنی قومیت پر فخر کرتے اور عربوں کو اُمّی کہتے تھے جس کا مطلب ان کے نزدیک یہ تھا کہ وہ بدھو، وحشی، رذیل، پسماندہ اور اچھوت ہیں۔ ان کا عقیدہ تھا کہ عربوں کا مال ان کے لئے مباح ہے، جیسے چاہیں کھائیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ...... قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ ﴾

(آل عمران ۳/ ۷۵)

''انہوں نے کہا کہ ہم پر اُمّیوں کے معاملہ میں کوئی راہ نہیں۔''

یعنی اُمّیوں کا مال کھانے میں ہماری کوئی پکڑ نہیں، ان یہودیوں میں اپنے دین کی اشاعت کے لئے کوئی سرگرمی نہیں پائی جاتی تھی، لے دے کر ان کے پاس دین کی جو پونجی رہ گئی تھی وہ تھی مال گیری، جادو، اور جھاڑ پھونک وغیرہ۔ اِنہیں چیزوں کی بدولت وہ اپنے آپ کو صاحب علم وفضل اور روحانی پیشوا سمجھتے تھے۔ یہ لوگ دسیسہ کاریوں، سازشوں اور جنگ وفساد کی آگ بھڑکانے میں بڑے ماہر تھے ایک مدّت سے یہی لوگ اَوس اور خزرج کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکا رہے تھے۔ (۱۰۳)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں پیغمبرِ اَمن ﷺ کی مساعیٔ اَمن

پہلا اقدام: تعمیرِ مسجد:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات میں مدینہ میں پیغمبرانہ کردار اور قائدانہ رول ادا کیا اور نئے معاشرہ کی تشکیل فرمائی، جس کا پہلا قدم یہ تھا کہ آپؐ نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی، یہ مسجد محض ادائے نماز ہی کیلئے نہ تھی بلکہ یہ ایک یونیورسٹی تھی جس میں مسلمان اسلامی تعلیمات و ہدایات کا درس حاصل کرتے تھے، ایک محفل تھی جس میں مدتوں سے جاہلی کشاکش ونفرت اور باھمی لڑائیوں سے دوچار رہنے والے قبائل کے افراد اب میل ومحبت سے مل جل رہے تھے، نیز یہ ایک مرکز تھا جہاں سے اس ننھی ریاست کا سارا نظام چلایا جاتا تھا، علاوہ ازیں اس کی حیثیت ایک پارلیمنٹ کی بھی تھی، جس میں مجلسِ شوریٰ اور مجلسِ انتظامیہ کے اجلاس منعقد ہوا کرتے تھے۔

دوسرا اقدام......''مؤاخات'' تاریخ انسانی کا اوّلین معاہدۂ اَمن:

مدینہ میں قیامِ اَمن کیلئے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تابناک کارنامہ انجام دیا جسے ''مؤاخات'' کہا جاتا ہے یہ تاریخِ انسانی کا اوّلین معاہدۂ اَمن تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ جاہلی عصبیتیں تحلیل ہو جائیں، حمیت وغیرت جو کچھ ہو وہ اسلام کیلئے ہو، رنگ، نسل اور وطن کے امتیازات مٹ جائیں۔ بلندی وپستی کا معیار انسانیت وتقویٰ کے علاوہ کچھ اور نہ ہو۔

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بھائی چارے کو محض کھوکھلے الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا تھا بلکہ اسے ایک ایسا نافذ العمل عہد و پیمان قرار دیا تھا جو خون اور مال سے مربوط تھا، یہ خالی خولی سلامی اور مبارکباد نہ تھی کہ زبان پر روانی کے ساتھ جاری رہے مگر نتیجہ کچھ نہ ہو، بلکہ اس بھائی چارے کے ساتھ ایثار وغمگساری اور مؤانست کے جذبات بھی مخلوط تھے اور اسی لئے اُس نے نئے معاشرہ کو بڑے نادر اور تابناک کارناموں سے پُر کر دیا تھا۔ (۱۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا اقدام......اسلامی ریاست میں پہلا دستوری عہد و پیمان:

قیامِ اَمن کیلئے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور عہد و پیمان کرایا جس کے ذریعے ساری جاہلی کشاکش اور قبائلی کشمکش کی بنیاد ڈھادی، اور دورِ جاہلیت کے رسم و رواج کیلئے کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔ یہ اسلامی ریاست میں پہلا دستوری پیمان تھا جس نے نہ صرف مدینۃ الرسول ﷺ (یثرب) میں اَمن و امان کی فضا قائم کردی بلکہ اس کے اثرات اسلامی قلمرو کے تحت آنیوالے تمام علاقوں پر بھی مرتب ہوئے، دوسرے لفظوں میں یہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور تھا جس نے مختلف المذاھب قبائل و جماعات کو ایک نظام کے تحت انسانیت کے بہترین مقاصد کے لئے متحد کردیا، اس میں ہر گروہ کے تمام جائز حقوق کی حفاظت کے ساتھ سب کو اجتماعی اَمن وسکون اور تعمیر وترقی کی راہ پر لگانے کا بیان ہے، دنیائے قدیم وجدید کا کوئی مقنن اس طرح کا نقشۂ حقوق پیش نہیں کرسکتا، معروف محقق ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے اسے بالکل بجا طور پر دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور قرار دیا ہے۔ (۱۰۶) آج بھی اقوامِ عالَم ایسے ہی نظام کے تحت متحد ہوکر عالمی اَمن کے خواب کی تعمیر کیلئے مؤثر ترین کوشش کرسکتی ہیں۔

پہلے عہد و پیمان کی دفعات:

ابو محمد عبدالملک بن ھشام نے اس کی ترپین (۵۳) دفعات ذکر کی ہیں۔ (۱۰۷) جنہیں دورِ حاضر کے عظیم مذھبی سکالر اور سیرۃ نبویؐ پر دنیا بھر میں اول انعام یافتہ کتاب کے مصنف مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری نے مختصر کرکے سولہ (۱۶) دفعات میں بیان کیا ہے۔ (۱۰۸) ہم انہیں کے الفاظ میں ان دفعات کو ذکر کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

"یہ تحریر ہے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قریشی، یثربی اور ان کے تابع ہوکر ان کے ساتھ لاحق ہونے اور جہاد کرنے والے مؤمنین اور مسلمانوں کے درمیان کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ یہ سب اپنے ماسوا انسانوں سے الگ ایک امت ہیں۔

۲۔ مہاجرین قریش اپنی سابقہ حالت کے مطابق باھم دیت کی ادائیگی کریں گے اور مؤمنین کے درمیان معروف اور انصاف کے ساتھ اپنے قیدی کا فدیہ دیں گے اور انصار کے تمام قبیلے اپنی سابقہ حالت کے مطابق باہم دیت کی ادائیگی کریں گے اور ان کا ہر گروہ معروف طریقے پر اور اھل ایمان کے درمیان انصاف کے ساتھ اپنے قیدی کا فدیہ ادا کرے گا۔

۳۔ اہل ایمان اپنے درمیان کسی بے کس کو فدیہ یا دیت کے معاملے میں معروف طریقے کے مطابق عطا و نوازش سے محروم نہ رکھیں گے۔

۴۔ سارے راست باز مؤمنین اس کے خلاف ہوں گے جو ان پر زیادتی کرے گا یا اہل ایمان کے درمیان ظلم، گناہ، زیادتی اور فساد کا جویا ہو گا۔

۵۔ ان سب کے ہاتھ اس شخص کے خلاف ہوں گے، خواہ وہ ان میں سے کسی کا لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔

۶۔ کوئی مومن کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے قتل نہ کرے گا۔

۷۔ اور اللہ کا ذمہ (عہد) ایک ہوگا ایک معمولی آدمی کا دیا ہوا ذمہ بھی سارے مسلمانوں پر لاگو ہوگا۔

۸۔ جو یہود ہمارے پیروکار ہو جائیں ان کی مدد کی جائے گی، اور وہ دوسرے مسلمانوں کی مثل ہوں گے نہ ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ ان کے خلاف تعاون کیا جائے گا۔

۹۔ مسلمانوں کی صلح ایک ہوگی۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو چھوڑ کر قتال فی سبیل اللہ کے سلسلے میں مصالحت نہیں کرے گا بلکہ سب کے سب برابری اور عدل کی بنیاد پر کوئی عہد و پیمان کریں گے۔

۱۰۔ مسلمان اس خون میں مساوی ہوں گے جسے کوئی فی سبیل اللہ بہائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ کوئی مشرک قریش کی کسی جان یا مال کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اور نہ کسی مومن کے آگے اس کی حفاظت کے لئے رکاوٹ بن سکتا ہے۔

۱۲۔ جو شخص کسی مومن کو قتل کرے گا اور ثبوت موجود ہوگا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

۱۳۔ یہ کہ سارے مومنین اس کے خلاف ہوں گے ان کیلئے اس کے سوا کچھ حلال نہ ہوگا کہ اس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔

۱۴، ۱۵۔ کسی مومن کے لیے حلال نہ ہوگا کہ کسی ہنگامہ برپا کرنے والے (یا بدعتی) کی مدد کرے اور اسے پناہ دے، اور جو اس کی مدد کرے گا یا اس کو پناہ دے گا اس پر قیامت کے دن اللہ کی لعنت ہوگی، اور اس کا غضب ہوگا، اور اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔

۱۶۔ تمہارے درمیان جو بھی اختلاف رونما ہوگا اسے اللہ عزوجل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹایا جائے گا۔''

اَمن واَمان کا پیکر معاشرہ:

ان دستوری دفعات کے ذریعے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئے معاشرے کی بنیادیں استوار کیں، جسے بلاشبہ ''اَمن واَمان کا پیکر معاشرہ'' قرار دیا جاسکتا ہے، پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ اَمن کیلئے اس عہد و پیمان اور دستوری دفعات کے علاوہ بھی معاشرہ کی تعلیم و تربیت، تزکیۂ نفس، اور مکارمِ اخلاق کی ترغیب میں مسلسل کوشاں رہتے اور اہلِ عالم کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً محبت و بھائی چارگی، مجد و شرف اور عبادت و اطاعت کے آداب سکھاتے اور بتاتے رہتے تھے۔ آپ کی تعلیماتِ اَمن میں ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ تفصیلات ملتی ہیں۔ جن کے بیان کیلئے علیحدہ طور پر کئی دفتر درکار ہیں۔

چوتھا اِقدام...... میثاقِ مدینہ:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی اسلامی ریاست کی بنیادیں استوار کرلیں تو غیر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اقوام و مِلَل سے اَمن و امان کے معاہدات کیے۔ اس سے آپ ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ ساری انسانیت اَمن و سلامتی کی سعادتوں اور برکتوں سے بہرہ ور ہو جائے۔ چنانچہ ابتداءً آپ ﷺ نے یہودِ مدینہ کے تینوں قبائل (بنو قَیْنُقاع، بنو نضیر، بنو قریظہ) کے ساتھ ایک معاہدۂ اَمن طے کیا، جس میں انہیں دین و مذھب اور جان و مال کی مطلق آزادی دی گئی تھی اور جلاوطنی، ضبطیٔ جائداد یا جھگڑے کی سیاست کا کوئی رخ اختیار نہیں کیا گیا تھا۔

یہ معاہدۂ اَمن اسی معاہدے کے ضمن میں ہوا تھا جسے ہم گزشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں۔

میثاقِ مدینہ کی دفعات:

اس معاہدے کو "میثاقِ مدینہ" (۱۰۹) کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ بنو عوف کے یہود مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک ہی اُمت ہوں گے، یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر، خود ان کا بھی یہی حق ہوگا اور ان کے غلاموں اور متعلقین کا بھی، اور بنو عوف کے علاوہ دوسرے یہود کے بھی یہی حقوق ہونگے۔

۲۔ یہود اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔

۳۔ اور جو طاقت اس معاہدے کے کسی فریق سے جنگ کریگی سب اس کے خلاف آپس میں تعاون کریں گے۔

۴۔ اور اس معاہدے کے شرکاء کے باہمی تعلقات خیر خواہی، خیر اَندیشی اور فائدہ رسانی کی بنیاد پر ہوں گے، گناہ پر نہیں۔

۵۔ کوئی آدمی اپنے حلیف کی وجہ سے مجرم نہیں ٹھہرے گا۔

۶۔ مظلوم کی مدد کی جائے گی۔

۷۔ جب تک جنگ برپا رہے گی یہود بھی مسلمانوں کے ساتھ خرچ برداشت کریں گے۔

۸۔ اس معاھدے کے سارے شرکاء پر مدینہ میں ہنگامہ آرائی اور کشت وخون حرام ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ اس معاھدے کے فریقوں میں کوئی نئی بات یا جھگڑا پیدا ہو جائے جس میں فساد کا اندیشہ ہو، تو اس کا فیصلہ اللہ عزوجل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔

۱۰۔ کفارِ قریش اور ان کے مددگاروں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

۱۱۔ جو کوئی یثرب پر دھاوا بول دے، اس سے لڑنے کیلئے سب باہم تعاون کریں گے اور ہر فریق اپنے اپنے اطراف کا دفاع کرے گا۔

۱۲۔ یہ معاھدہ کسی ظالم یا مجرم کیلئے آڑ نہ بنے گا۔ (۱۱۰)

''میثاقِ مدینہ'' پوری دنیا کا دستورِ اَمن بن گیا:

'' میثاقِ مدینہ'' پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی بصیرت اور حسن تدبر کا مثالی شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ رواداری، اَمن و سلامتی، آزادی اور عدل و انصاف کے ہر جوھر سے مزین ہے، یاد رہے یہ وہ تاریخی معاہدہ ہے جو چودہ سو پچیس سال پہلے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کیا۔ اور اس میں بقول ڈاکٹر حمید اللہ باون (۵۲) جملے یا قانونی زبانی میں '' دفعات'' شامل ہیں۔ (۱۱۱) اس کی اہمیت اسلامی مؤرخوں کی طرح یورپی عیسائیوں نے بھی بڑی شدت سے محسوس کی ،اسی لئے اس دستور کا کافی حصہ بلکہ مکمل متن ،شاہِ کانریڈ دوم (CONRAD II) کے دستور (منعقدہ ۱۰۳۷ء)، شاہ الفانسونہم (ALFONSO IX) کے قانون حبسِ بے جا (منعقدہ ۱۱۸۸ء)، اور میگنا کارٹا (MAGNA CARTA) کے منشورِ اعظم (منعقدہ ۱۲۱۵ء) برطانوی پارلیمنٹ کے قانون چارہ جوئی (منعقدہ ۱۳۵۵ء)، برطانوی پارلیمنٹ کے قانون حبسِ بے جا (منعقدہ ۱۶۷۹ء)، امریکہ کے اعلان آزادی (منعقدہ ۱۷۷۶ء)، فرانس کے منشور انسانی حقوق (منعقدہ ۱۷۸۹ء)، تھامس پین کے حقوق انسانی (منعقدہ و منشورہ ۱۷۹۲ء)، منشورِ اوقیانوس (منعقدہ ۱۹۴۱ء)، اقوامِ متحدہ کے حقوق انسانی کے منشور (منعقدہ ۱۹۴۸ء) میں بکھرا ہوا ملتا ہے کوئی مقنن و ریفارمر پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دستوری دفعات سے بے اعتنائی اختیار نہیں کر سکا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۲) ''میثاقِ مدینہ'' طے ہوجانے سے مدینہ اور اس کے اطراف و اکناف ایک وفاقی حکومت بن گئے، جس کا دارالحکومت ''مدینہ منورہ'' اور جس کے سربراہ ''پیغمبرِ اَمن'' صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کا کلمہ ''پیامِ اَمن'' تھا۔

قبیلہ جُہینہ سے معاہدۂ اَمن:

اَمن واَمان اور سکون وسلامتی کے دائرے کو مزید وسعت دینے کیلئے پیغمبرِ اَمن ﷺ نے دوسرے قبائل سے بھی حالات کے مطابق اسی طرح کے معاہدے کئے۔ جن میں سے ایک معاہدہ قبیلہ جُہینہ کے ساتھ کیا۔ (۱۱۳) ان کی آبادی مدینہ سے تین مرحلے پر (۴۵ یا ۵۰ میل کے فاصلہ پر) واقع تھی۔

بنوضمرہ سے معاہدۂ اَمن:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معاہدۂ اَمن غزوۂ اَبواء (ودّان) (۱۱۴) صفر سنہ ۲ھ میں طے کیا۔ اس مہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ستر مہاجرین کے ہمراہ بہ نفس نفیس تشریف لے گئے تھے اس غزوہ میں آپ ﷺ نے بنوضمرہ کے سردار عمرو بن مخشی الضمری سے حلیفانہ معاہدہ کیا۔ (۱۱۵) جس کی عبارت یہ تھی:

> ''یہ بنوضمرہ کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر ہے، یہ لوگ اپنے جان اور مال کے بارے میں مامون رہیں گے، اور جو ان پر یورش کرے گا اس کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی، اِلاَّ کہ یہ خود اللہ کے دین کے خلاف جنگ کریں۔ (یہ معاہدہ اس وقت تک کے لئے ہے) جب تک سمندر اُن کو تر کرے (یعنی ہمیشہ کیلئے ہے)، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مدد کیلئے انہیں آواز دیں گے تو انہیں آنا ہوگا۔'' (۱۱۶)

بنومُدلج سے معاہدۂ اَمن:

ایک معاہدہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذی العُشَیرۃ جمادی الاولیٰ یا جمادی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الآخرہ سنہ ۲ ھ میں بنو مُدلج اور ان کے حلیف بنو ضمرہ سے کیا، جس میں یہ طے پایا کہ ہم باہمی طور پر اَمن وسکون سے رہیں گے، جنگ نہیں کریں، اس سفر میں آپؐ کے ساتھ ڈیڑھ یا دوسو مہاجرین تھے۔ (۱۱۷)

قریش سے معاہدۂ اَمن "صلح حدیبیہ"

اَمن وآشتی اور صلح کا ایک تاریخی معاہدہ "صلح حدیبیہ" تھا جس میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عزیز ترین اصحاب کے اضطراب وقلق کے باوجود اَمن وامان کا پرچم بلند کیا، اور انتشار واختلاف کی فضا کو ختم کرنے کیلئے بارہا اپنی بات منوانے پر اصرار کے بجائے قریش کے نمائندہ کی بات تسلیم کی۔ ذرا دیکھئے:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح نامہ کی تحریر لکھواتے ہوئے فرمایا: "لکھو!" "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔"

نمائندہ قریش: میں اس کو نہیں جانتا، باسمك اللھم لکھیے۔

پیغمبر اَمن ﷺ: ٹھیک ہے لکھ دیں"

پھر فرمایا: "لکھو! یہ وہ صلح نامہ ہے جس کو محمد رسول ﷺ اللہ نے سہیل بن عمرو سے طے کیا ہے۔

نمائندہ قریش: نہیں، محمد بن عبداللہ لکھو، کیونکہ اگر میں شہادت دیتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو میں آپ سے کبھی نہ لڑتا۔

پیغمبر اَمن ﷺ: "اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، گو تم نے مجھے جھٹلایا ہے، اچھا محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔" (۱۱۸)

صلح حدیبیہ کی دفعات:

بہر حال صُلح نامہ لکھا گیا جس کی دفعات یہ تھی:

۱۔ دس سال تک لڑائی بندرہے گی، اَمن وسکون سے زندگی بسر کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢۔ مسلمان اس سال لوٹ جائیں، آئندہ سال آئیں اور تین دن مکہ میں رہ کر زیارت و طواف کرلیں۔ شرط یہ ہے کہ وہ صرف تلواریں لے کر آئیں، جو میانوں میں ہوں اور میانیں تھیلوں میں رہیں۔

٣۔ قریش کا کوئی آدمی ولی کی اجازت کے بغیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پہنچ جائے گا تو اسے قریش کی طلب پر واپس کردیا جائے گا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی آدمی قریش کے پاس آجائے گا تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔

٤۔ قریش اور مسلمان ایک دوسرے سے بدعہدی یا خیانت نہ کریں گے، دلوں کی کدورتیں ظاہر نہ کی جائیں گی۔

٥۔ جو فرد یا قبیلہ چاہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے، اور جو چاہے قریش سے معاہدہ کرکے ان کا حلیف بن سکتا ہے، گویا وہ لوگ فریقین کی طرف سے شامل معاہدہ سمجھے جائیں گے، لہٰذا ایسے کسی قبیلے پر زیادتی ہوئی تو خود اس فریق پر زیادتی متصور ہوگی۔ (١٢٠)

مسلمانوں کا اضطراب اور پیغمبرِ اَمن ﷺ کی تلقین:

بظاہر یہ شرائط مسلمانوں کیلئے سود مند نظر نہیں آتیں تھی بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں! عرض کیا: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں! عرض کیا: پھر ہم اپنے دین کے بارے میں یہ ذلت آمیز شرائط کیوں مانتے ہیں؟ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس کی نافرمانی نہیں کرتا، اور وہ ضرور میری مدد فرمائے گا۔ (١٢١)

مذکورہ بالا مکالمہ مسلمانوں کے اس صلح پر عدمِ اطمینان کا آئینہ دار ہے، لیکن پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ اَمن کی خاطر اپنے جانثار ساتھیوں کو صبر کی تلقین کی اور صلح کے معاہدہ کو منظور کرلیا۔ کیا دنیا میں کوئی مصلح و ریفارمر ایسا بھی ہے؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ قطعی طور پر ایسا اَمن کا پیامبر اور صُلح جُو نہ آج کوئی ہے نہ اُس سے پہلے تھا اور نہ ہی مستقبل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے: ؎

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهِ وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهِ

تیماء کے یہودیوں سے معاہدۂ اَمن:

اسی طرح پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے تیماء کے یہودیوں سے صلح قبول کر لی، تیماء کے یہودیوں کو جب خیبر، فدک اور وادی القریٰ کے باشندوں کے سپر انداز ہونے کی اطلاع ملی تو انہوں نے از خود آدمی بھیج کر صلح کی پیشکش کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشکش بلا چون و چرا قبول فرمالی، اور ان کے متعلق ایک تحریری اَمن نامہ رہتی دنیا تک کیلئے لکھ دیا، جو یہ تھا:

> ''یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو عادیا کی طرف کہ ان کے لئے ذمہ ہے اور ان پر جزیہ ہے، نہ ان پر زیادتی ہوگی نہ انہیں جلاوطن کیا جائے گا۔ رات معاون ہوگی اور دن پختگی (یعنی یہ معاہدہ دائمی ہوگا)۔ اور یہ تحریر خالد بن سعید نے لکھی۔''(۱۲۲)

آج کی مہذب دنیا میں اس طرح کی کوئی مثال مل سکتی ہے؟ کہ دشمن اور وہ بھی یہود جیسا، جو اُس وقت اپنی دسیسہ کاریوں اور فتنہ بازیوں کے لحاظ سے نا قابلِ معافی تھا۔ امان طلب کرے، صلح کی پیشکش کرے اور اسے بلا چون و چرا قبول کر لیا جائے؟ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ.

خطبۂ فتح مکہ......اَمن واَمان کا بحرِ ذخار:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ اَمن کے لئے جو تگ و تاز اور جدوجہد کی، اس میں انسانیت کے تحفظ اور ''انسانی حقوق'' کے حوالہ سے آپ ﷺ کے خطبۂ فتح مکہ (رمضان سنہ ۸ ھ) کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، فتح مکہ کا واقعہ حکومتِ اَمن کی تاسیس، اَمن، آزادی، رواداری، عدل و انصاف اور انسانی مساوات کی حقیقی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے، نیز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرِ اَمن ہونے کا واضح ثبوت دیتا ہے۔ آیئے اس کی تفصیلات پڑھتے ہیں کہ آپ ﷺ کس طرح رحم و کرم، جود وسخا، لطف و احسان، عفو و درگذر اور رفق و ملاطفت کا انداز اپناتے ہیں آپ ﷺ کے بنیادی ''انسانی حقوق'' کے اس اولین تاریخی چارٹر ''خطبۂ فتح مکہ'' کی اہم دفعات درج ذیل ہیں۔

(۱) اعلانِ اَمن۔ (۲) اعلانِ آزادی۔ (۳) اعلانِ مساواتِ انسانی۔

قریش کی بدعہدی:

قریش مکہ نے جس طرح ظلم و تعدی میں کمی نہیں کی، اسی طرح بدعہدی و پیمان شکنی میں بھی اپنی مثال چھوڑ گئے، آخری معاہدۂ صلح ''حدیبیہ'' کا معاہدہ تھا اس میں ایک طرف مسلمان اور ان کے حلیف بنوخزاعہ، دوسری طرف قریشِ مکہ اور ان کے حلیف بنوبکر تھے۔ صلح کی بنیادی شرط یہ تھی کہ دس برس تک دونوں فریق صلح وامن پر قائم رہیں گے لیکن ابھی دو برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بنوبکر نے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور قریش نے ان کی مدد کی، حتی کہ خود سہیل بن عمرو حملے میں شریک ہوا جس نے معاہدۂ اَمن پر دستخط کئے تھے بنوخزاعہ نے بیت اللہ الحرام میں پناہ لی اور اللہ کے نام پر اَمان مانگی، اس پر بھی بے دریغ قتل کیے گئے، چالیس آدمی بچ کر مدینہ پہنچے اور پیغمبرِ اَمن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حال زار سنایا۔ اب معاہدہ کی رُو سے آپ ﷺ کا فرض ہوگیا کہ قریش کی عہد شکنی برداشت نہ کریں۔ چنانچہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ ﷺ نے کوچ کیا۔ اور بغیر کسی قابلِ ذکر خونریزی کے مکہ کی فتح ظہور میں آ گئی۔ (۱۲۳)

اِظہارِ اَمن کا پہلا قطرہ (حاطب رضی اللہ عنہ بن ابی بلتعہ کا خط):

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے سفرِ مکہ کی تیاریاں شروع کیں تو حسنِ اتفاق سے پہلی ہی منزل پر بطورِ فالِ رحمت رفق و ملاطفت کے اظہار کا موقع پیش آ گیا۔ حاطب بن ابی بلتعہؓ ایک بدری صحابی تھے۔ (۱۲۴) جنھوں نے خفیہ طور پر قریش کو ایک خط لکھا تھا اور اسلامی لشکر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیاریوں کی خبر دے دی تھی۔ ان کا خط راستے ہی میں پکڑ لیا گیا، پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: واللہ مجھے سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے۔ اصل واقعہ سن لیجیے۔ میں قبیلۂ قریش سے کوئی خاندانی تعلق نہیں رکھتا، صرف ان کا حلیف ہوں، اور مہاجرین تو ان کے ساتھ خاندانی تعلقات بھی رکھتے ہیں جن کی وجہ سے اپنے بال بچوں کی حفاظت کر سکتے ہیں، میں نے چاہا کہ قریش پر ایک احسان کر دوں، جس کے صلے میں شاید میں بھی اسی قسم کی محافظت کا مستحق ہو جاؤں میرا قصور صرف اتنا ہے، ورنہ میں مرتد نہیں ہوا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر اس قدر برہم ہوئے کہ آپ ﷺ سے ان کی گردن اڑا دینے کی اجازت چاہی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکتِ بدر کی فضیلت کی بنا پر انھیں بالکل معاف کر دیا۔ (١٢٥)

اس اولین واقعہ ہی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک ان لوگوں کے ساتھ کیسا تھا، جن کی وجہ سے آپ ﷺ کے مقاصد کو سخت سے سخت نقصانات پہنچ سکتے تھے۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے یقیناً بغیر کسی مخالفانہ مقصد کے یہ کارروائی کی، لیکن نیت کی صفائی اس نقصانِ عظیم کی کیا تلافی کر سکتی تھی جو اس خط پہنچنے سے اسلامی فوج پر وارد ہو سکتا تھا، جنگ کی حالت میں آج بڑی سے بڑی متمدن قومیں بھی جو کچھ کر رہی ہیں وہ ہمارے سامنے ہے، فوجی رازوں کا افشاء اور جنگ کی حالت میں دشمن سے خط و کتابت ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا موت کے سوا اور کچھ نہیں مگر ایں ہمہ پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت و رافت لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے ان کے آگے انسانی جرائم و معاصی کے بڑے بڑے سمندر بھی چند قطرہ ہائے آب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے تھے۔ اس کے نظائر اگر سننا، دیکھنا اور پڑھنا چاہیں تو ساری عمر محض اسی تذکرے میں بسر ہو سکتی ہے اور حاطب بن ابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلتعہؓ کی معافی تو اس بحرِ رحمت کا ایک ذرّہ کرم ہے ؎

دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر
ماہم چناں در اول وصف تو ماندہ ایم

ابوسفیان کی مرعوبیت اور پیغمبرِ اَمن ﷺ:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سفر میں جب مقام ''مرّ الظہران'' سے گذر رہے تھے تو ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گذرا، اس نے حضرت عباسؓ سے پوچھا: یہ کون سا قبیلہ ہے؟ انھوں نے غِفار کا نام لیا تو ابوسفیان نے کہا: ''مجھے ان سے کچھ مطلب نہیں'' اسی طرح جُہینہ، سعد بن ہذیم اور سلیم وغیرہ کے قبائل سامنے سے گذرے، لیکن وہ بالکل مرعوب نہ ہوا، اس کے بعد ایک عظیم فوج سامنے آئی جس میں بالکل نئے لوگ اور نئے انداز سے چلنے والے مجاہدین تھے، ابوسفیان پر پہلی مرتبہ تعجب اور دہشت طاری ہوئی اور حضرت عباسؓ سے پوچھا کہ یہ لوگ کہاں کے ہیں؟ اور کس قبیلے سے آئے ہیں؟ حضرت عباسؓ نے جواب دیا: یہ مدینہ کے انصار ہیں۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ
سعد بن عبادہؓ (جن کے ہاتھ میں انصار کا علم تھا) نے ابوسفیان کی مرعوبیت دیکھ کر کہا:

الیوم یوم الملحمۃ　　　الیوم تستحل الکعبۃ

''آج گھمسان کا دن ہے، آج کعبہ حلال کر دیا جائے گا۔

یہ محض ایک تعریض تھی جس سے ایک پرجوش مجاہد، قدیم دشمن کو دیکھ کر باز نہ رہ سکا۔
وہاں سے جب پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو ابوسفیان نے سعد بن عبادہؓ کے دل شکن فقرے آپ ﷺ کو سنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سعد نے بالکل غلط کہا، آج تو خانۂ کعبہ کی چھنی ہوئی عزت از سرِ نو واپس دلائی جائے گی، آج اس پر غلاف چڑھایا جائے گا، آج کا دن لٹے ہوئے کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اَمن دلانے کا دن ہے۔''

یہ بھی مذکور ہے کہ علم سعد رضی اللہ عنہ سے لے کر اس کے فرزند قیسؓ کے حوالے کر دیا گیا۔

ابوسفیان کی مایوسی وحسرت اور پیغمبرِ اَمن ﷺ کا دریائے کرم:

یہ کہہ کر آپ ﷺ سورۂ فتح پڑھتے ہوئے آگے بڑھے اور مقام حجون میں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا، مکّہ کا چاروں طرف سے محاصرہ کر لیا گیا تھا، خالد بن ولیدؓ دائیں طرف سے، زبیر بن عوامؓ بائیں طرف سے، ابوعبیدہؓ پیادہ فوج کو لے کر، اور خود پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم بھی حجون کی طرف سے اقدام کرتے ہیں۔ اب مکّہ ہر طرف سے گھرا ہوا تھا اور مجاہدین کے سامنے آنے کی کسی میں تاب نہ تھی، یہاں تک کہ ابوسفیان چیخ اُٹھا:

''ہائے آج قریش کا سرسبز باغ بالکل اُجاڑ دیا جائے گا، آج قریش کا خاتمہ ہے۔''

اس پُرحسرت اور مایوسانہ فقرے پر (جو پیغمبرِ اَمن ﷺ کے سب سے بڑے معزز دشمن کی نامراد زبان سے نکلا تھا) رحمتِ کونین ﷺ کے دریائے کرم نے جوش مارا اور فرمایا:

((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ أَلْقَی السِّلَاحَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَھُوَ اٰمِنٌ.))

''جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اس کے لئے امان ہے، جو شخص ہتھیار ڈال دے اس کیلئے اَمان ہے، جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اس کیلئے اَمان ہے۔''

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَیْهِ دَارَهُ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَھُوَ اٰمِنٌ.))

''جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اس کیلئے اَمن ہے، اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے اس کے لئے اَمن ہے، اور جو شخص مسجد (مسجد الحرام) میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پناہ لے اس کیلئے بھی اَمن ہے۔"

چنانچہ اس اعلانِ اَمن سے اہلِ مکّہ نے پورا فائدہ اُٹھایا:

((فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلٰى دُوْرِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ.))

"جب رن پڑا تو لوگ پناہ لینے کیلئے مسجد (مسجد الحرام)، اور اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے۔"

تمام سردارانِ قریش نے خانۂ کعبہ کے دامن میں پناہ لی تھی۔

اُمّ ھانیؓ کے پناہ گزین اور پیغمبرِ اَمن ﷺ:

حضرت اُمّ ہانیؓ نے ایک مشرک کو پناہ دی اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، تو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کی تخصیص نہیں، تم نے جس کو بھی پناہ دی ہے وہ ہمارے امان میں داخل ہوگیا۔ غرض آپ ﷺ کے عفو و کرم نے پورے مکّہ کو اپنے دامن میں چھپالیا اور عین حالتِ جنگ میں بھی کسی نے کسی کے مال و اسباب کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

مساواتِ انسانی پیغمبرِ اَمن ﷺ کی زبانی:

قریش صحنِ مسجد میں صفیں باندھے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، آپ ﷺ نے بابِ بیت اللہ کے دونوں بازو پکڑ کر جو تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا اس میں قریش کو مخاطب کرتے ہوئے انسانی مساوات کے خلاف ان کے وضع کردہ قوانین اور طبقاتی و نسبی امتیازات کے خاتمہ کا تاریخ ساز اعلان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ...... يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ.))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یگانہ و یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور تمام مخالف جتھوں کو تنہا توڑ ڈالا ...... اے قریش! جاھلیت کا غرور اور نسب کا افتخار اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا، تمام لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے مزید وضاحت کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جاھلیت کے گھمنڈ کو، اور باپ دادوں کے نام پر ایک دوسرے کو بڑا جتانے کو تم سے دور کر دیا ہے۔ پس آدمی تو دو ہی طرح کے ہیں: اللہ سے ڈرنے والے باعزت وکرم، یا بدکار، جو بدبختی کے مارے ہوں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وقعت ہیں۔ سارے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ ﴾

(حجرات ۱۳/۴۹)

''لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد وعورت سے پیدا کیا ہے۔ اور ہم نے تمہارے قبیلے اور خاندان بنائے، تاکہ تم ایک دوسرے سے پہچان لئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت کا مستحق وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ دانا اور باخبر ہے۔''

دیکھئے! ''الناس کلھم من آدم وآدم من تراب'' انسانی مساوات کے درس کیلئے کل سات الفاظ ہیں، لیکن ان میں وہ سب کچھ آ گیا جو مساوات کے باب میں کہا جا سکتا ہے، اور مساوات کی بنیادی دلیل بھی پیش کر دی، جس سے اختلاف کی جرأت کسی کو نہیں ہو سکتی۔ یعنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جب تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں تو وہ کالے ہوں یا گورے، شرقی ہو یا غربی، سب بھائی بھائی ہیں، اور بھائیوں میں اُونچ نیچ کا مطلب کیا؟ انسانی عظمت کا انحصار نہ رنگ پر ہے، نہ نسل و خاندان پر، نہ دولت پر، اس کا انحصار صرف تقویٰ اور حسنِ عمل پر ہے، باقی ہر معاملے میں مسابقت رقابت و حسد کا باعث ہوتی ہے لیکن تقویٰ میں ایسی کوئی چیز آ ہی نہیں سکتی۔

عفوِ عام کا اعلان:

پھر پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: تمھارا کیا خیال ہے کہ میں آج تم سے کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ سب نے کہا: آپؐ کریم ہیں، کریم کی اولاد ہیں، آپؐ سے صرف بھلائی اور خیر کی امید ہے۔ فرمایا: میں آج وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ. (آج میری طرف سے تم پر کوئی سرزنش نہیں۔) اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ (جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔)

پیغمبرِ امن ﷺ کی رحیمی و کریمی:

مکہ مکرمہ میں اسی موقع پر ایک واقعہ پیش آیا جو اس بنا پر بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے کہ اس سے پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیمی اور کریمی کی شان بوجہ احسن آشکار ہوتی ہے۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کرنے کیلئے آیا، سامنے پہنچا تو ہیبتِ نبوت سے اس پر لرزہ طاری ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا:

((هَوِّنْ عَلَيْكَ، فَإِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ، إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ قُرَيْشٍ، تَأْكُلُ الْقَدِيْدَ.))

"کچھ پرواہ نہ کرو، میں بادشاہ نہیں، قریش کی ایک غریب خاتون کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔" (۱۲۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی آپ ﷺ سا ہو تو سامنے آئے:

تاریخِ عالم کے اوراق کھنگال ڈالئے، اس کمال حسنِ سلوک کی کوئی مثال نہیں مل سکے گی۔ یہ عفوِ عام ان لوگوں کیلئے تھا جو اکیس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے جانثاروں کے خلاف اذیتوں، دکھوں اور مصیبتوں کے وہ تمام طوفان برابر برپا کرتے رہے تھے جو ان کے بس میں تھے۔ ان کی تلواریں، ان کی برچھیاں، ان کے تیر مسلسل آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر برستے رہے تھے۔ کیا خوب فرمایا مولانا آزاد مرحوم و مغفور نے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہ: ''مظلومی میں صبر، مقابلے میں عزم، معاملے میں راست بازی اور طاقت و اختیار میں درگذر، تاریخِ انسانیت کے وہ نوادر ہیں جو کسی ایک زندگی کے اندر اس طرح کبھی جمع نہیں ہوئے۔'' (۱۲۷)

یہی اسوۂ حسنہ قیامت تک ہر انسان کے لئے دنیا و آخرت میں فوز و فلاح کی اَبدی دستاویز ہے۔

اور کوئی ہوتا ہو......:

کیا قریش کی تاریخِ ظلم و جنگ کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ان سے یہ سلوک کیا جائے گا، کوئی اور ہوتا تو آج اکڑ کر مکّے میں داخل ہوتا اور ایک ایک واقعہ کا انتقام لیتا، چُن چُن کے ان افراد کو تلوار کا لقمہ بناتا جنھوں نے ذرا بھی کوئی زیادتی کی ہوتی، مفتوح شہر میں قتلِ عام کرا دیتا، لوگوں کے مال اور عورتوں کی عصمتیں نیلام پر چڑھ گئی ہوتیں۔ لیکن فاتح چونکہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم تھے اس لئے آپ ﷺ نے زمین پر قبضہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہا۔ یہاں تک کہ مہاجرین سے کہا کہ وہ اپنے اپنے مکانوں اور املاک سے دست بردار ہو جائیں۔ (۱۲۸)

اَمن و امان کے مظاہرے:

اَمن و امان کا اس سے بڑا مظاہرہ کیا ہوگا کہ کعبہ کی کنجی قیامت تک کیلئے انہی عثمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن طلحہ کو تفویض فرمائی جن سے ایک بار دَرِ کعبہ کھلوانے کی خواہش حضور ﷺ نے دعوت کے ابتدائی دور میں کی تو اس نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے مستقبل پر نگاہ جماتے ہوئے عثمان سے فرمایا: ''ایک دن آئے گا کہ یہ کنجی میرے اختیار میں ہوگی اور میں جسے چاہوں گا تفویض کروں گا۔'' عثمان کی نگاہ اتنی دوررس کیسے ہوتی۔ اس نے کہا: ''شاید اس روز تمام افرادِ قریش ہلاک ہو چکے ہوں گے۔'' فرمایا: ''نہیں! وہ تو قریش کی سچی عزت کا دن ہوگا۔'' اس مکالمہ کو ذہن میں تازہ کر لیجئے۔ تو تصور یہی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی بھی ہوتا تو اپنا اختیار دکھانے کے لئے لازماً کنجی عثمان سے لے کر کسی اور کو دے دیتا۔ لیکن پیغمبرِ اَمن ﷺ کلیدِ کعبہ حاصل کرنے کیلئے بنی ھاشم کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰؓ جیسے جگری عزیز تک کی درخواست سے صرفِ نظر کر لیتے ہیں اور کلیدِ کعبہ ہمیشہ کے لئے سابق ہاتھوں میں رہنے دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے کنجی دیتے ہوئے جب عثمان بن طلحہ کو برسوں پہلے کی وہ بات بطورِ لطیفہ یاد دلائی تو وہ پکار اُٹھے کہ ''بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کا دن نیکی اور وفا کا دن ہے۔'' (۱۲۹)

☆ قیامِ مکہ ہی کے زمانہ میں ایک بار پیغمبرِ اَمن ﷺ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ فُضالہ بن عُمیر چھپ کر ارادۂ قتل سے آیا۔ آپ ﷺ خود ہی پاس جا پہنچے، اور اس کے دل کی بات بتادی۔ فُضالہ اس گرفت پر شرمسار ہوا۔ آپ ﷺ نے استغفار کے لئے کہا اور اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا۔ معاً اس کے دل کی دنیا بدل گئی۔ اِرادۂ قتل کے مجرم سے یہ سلوک اور کس سے متوقع ہو سکتا ہے؟ (۱۳۰)

☆ عورتوں میں سب سے بڑی مجرمہ ھند بنت عُتبہ تھی۔ جس نے سرگرمی سے مخالفتیں کی تھیں اور حضرت حمزہؓ کا مُثلہ کیا تھا، بلکہ ان کا کلیجہ چبا گئی تھی، اور فتح مکہ کے موقع پر ہی جب ابوسفیان نے قریش کو مقابلہ نہ کرنے کا مشورہ دیا تو ان کی مونچھ پکڑ لی اور کہا: بنوکنانہ! اس کم بخت کو قتل کردو'' آج چہرہ چھپانے کیلئے نقاب پہن کر حاضرِ خدمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ حالات سے مجبور ہو کر یہ اسلام قبول کرنے آئی، لیکن اس لمحے بھی ڈھٹائی سے عجیب عجیب ٹیڑھی باتیں پیغمبرِ اَمن ﷺ سے کیں، مکالمہ یوں ہوا:

ھند: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ﷺ ہم سے کن باتوں کا اقرار لیتے ہیں؟

پیغمبرِ اَمن ﷺ: "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔"

ھند: یہ اقرار آپ ﷺ نے مَردوں سے تو نہیں لیا۔ مگر خیر۔ ہمیں یہ بھی منظور ہے۔

پیغمبرِ اَمن ﷺ: "چوری نہ کرو۔"

ھند: میں اپنے شوہر ابوسفیان کے مال سے کچھ درہم کبھی کبھار نکال لیتی ہوں۔ معلوم نہیں کہ یہ بھی جائز ہے کہ ناجائز؟

پیغمبرِ اَمن ﷺ: "اولادوں کو قتل نہ کرو۔"

ھند: ہم نے تو ان کو پال کر جوان کیا، بڑے ہوئے تو (جنگِ بدر میں) آپ ﷺ نے ہی ان کو قتل کر دیا۔ اب آپ ﷺ جانیں اور وہ!

جیسا کہ قبولِ اسلام یہ تھا، ظاہر ہے۔ پھر یہ گستاخانہ اندازِ تکلم، کوئی دوسرا ہوتا تو اِسے گوارا نہ کرتا۔ حضور ﷺ کا بے پایاں حلم تھا جس سے ناجائز فائدہ اٹھایا جارہا تھا۔ (۱۳۱)

☆ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم جب مھم لے کر مکّہ کو چلے تو شروع ہی سے ایسی تدابیر اختیار کیں کہ خون ریزی نہ ہونے پائے۔ اپنے اِرادہ کو اِخفاء میں رکھ کر سفر کیا اور قریش کو کسی تیاری اور ... ن پاس سے کوئی مدد حاصل کرنے کا موقع دیئے بغیر مکّہ کے دروازے پر یکا یک جا پہنچے۔ اس طرح مخالف طاقت جو پہلے ہی حد درجہ کمزور ہو چکی تھی بالکل مبہوت رہ گئی۔ پھر ابوسفیان جس کی ذہنی شکست کا آغاز بہت قبل ہو چکا تھا اسے مناسب تدابیر سے بالکل مرعوب کر دیا گیا، ابوسفیان کے جھک جانے کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی موقع نہ رہا کہ اہلِ مکہ مزاحمت کریں، یہی مقصد تھا جس کے تحت آپ ﷺ نے ایک فوجی اَفسر (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کو محض ایک سخت نعرہ لگانے کی بنا پر دستے کی کمان سے الگ کر دیا اور اہل مکہ کو اطمینان دلایا کہ آج کا دن کعبہ کی حرمت کا دن ہے۔ (۱۴۲)

پیغمبرِ اَمن ﷺ نے اسلام کے کٹر دشمنوں اور خود اپنی ذات پر اور اپنے محبوب ساتھیوں پر بیس اکیس سال تک مظالم ڈھانے والوں، تمسخر کرنیوالوں، غلاظت پھینکنے والوں، راستے میں کانٹے ڈالنے والوں، قید کرنیوالوں، قتل کی سازش کرنے والوں، وطن سے نکالنے والوں، پھر تلوار لے کر میدانِ جنگ میں اترنے والوں کے گندے اور سنگین جرائم بالکل بھلا دیئے اور عام معافی کا اعلان کر دیا۔ آپ ﷺ پیغمبرِ اَمن تھے ایک دُنیوی فاتح نہ تھے کہ جبر وقوّت سے کچھ لوگوں کو محکوم بنالینا اور ڈنڈے کے زور سے ڈرا دھمکا کر ان کو اپنے احکام کا پابند بنالینا کافی ہوتا۔ آپ ﷺ کے مقصد کیلئے ایسے مفتوحین بیکار تھے، جنہیں مارے باندھے اطاعت میں لیا گیا ہو، آپ ﷺ کو دلوں کی تبدیلی درکار تھی اور دلوں کی تبدیلی ہمیشہ نرمی اور احسان وعفو کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ آپ ﷺ کا مدعا جبھی پورا ہوسکتا تھا کہ اہلِ مکہ شرمسار اور نادم ہو کر نیا دور شروع کریں۔ ایک نظریۂ حق اور تعمیری نصب العین رکھنے والی ہستی کیلئے کوئی دوسری فاتحانہ پالیسی قابل عمل نہ تھی۔

حنین کی تیاری اور پیغمبر اَمن ﷺ کا قرضہ:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ میں اَمن واَمان کا پھریرا لہرا رہے تھے کہ قبیلۂ بنو ہَوازن کی تیاریوں کا حال معلوم ہوا، مصدّقہ معلومات عبداللہ بن اَبی حدرد رضی اللہ عنہ نے حاصل کیں تو سفر کی تیاری شروع ہوئی، جنگی ضروریات کیلئے پیغمبرِ اَمن ﷺ نے عبداللہ بن ربیعہ سے تین ہزار درھم کی رقم قرض لی، اور صفوان بن اُمیّہ۔ رئیس مکہ۔ سے اسلحۂ جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خصوصاً ۱۰۰ زرہیں) مستعار لیا۔ کتنا نادر واقعہ ہے کہ ایک فاتح جس نے ملکی طور پر قریش کو زیر کرلیا تھا اور جو اِن سے مال اور اسلحہ بالجبر وصول کرسکتا تھا، اسے اس مقام عظمت پر ہوتے ہوئے بھی اخلاقی قدروں اور اصولوں کا کتنا پاس تھا کہ جو کچھ لیا قرض اور مستعار لیا۔ پیغمبرِ اَمن ﷺ کی یہی شان ہوتی ہے۔

حنین کے مال غنیمت کی تقسیم اور پیغمبر اَمن ﷺ کی انسانیت نوازی:

۶ رشوال سنہ ۸ ھ میں بارہ ہزار کا اسلامی لشکر مکہ سے مارچ کرتا ہے، منگل اور بدھ کی درمیانی رات ۱۰ شوال کو حنین پہنچتا ہے جہاں دشمن کے جنرل کمانڈر مالک بن عوف نے پہلے ہی پہنچ کر اپنی فوج راستوں، گذرگاہوں، گھاٹیوں، پوشیدہ جگہوں اور درّوں میں پھیلائی ہوئی ہے جس سے مسلمان قطعی طور بے خبر تھے، انہیں مطلق علم نہ تھا کہ اس وادی کے تنگ درّوں کے اندر ثقیف و ہَوازن کے جیالے گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ اس لئے وہ پورے اطمینان کے ساتھ وادی میں اتر رہے تھے کہ اچانک ان پر تیروں کی بارش ہوگئی، پھر فوراً ہی ان پر دشمن کے پَرے کے پَرے یک دم اکٹھے ٹوٹ پڑے، اس اچانک حملے سے مسلمان سنبھل نہ سکے اور ان میں ایسی بھگدڑ مچی کہ کوئی کسی کی طرف دیکھ نہ رہا تھا۔

﴿ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

(سورة التوبه ۹/۲۶)

مطلع صاف ہوا تو پتہ چلا کہ صحابۂ کرام مال غنیمت اکٹھا فرما رہے ہیں اور دشمن شکست کھانے کے بعد طائف و اوطاس کا رخ کر رہا ہے، اب مال غنیمت کے ڈھیر اور قیدیوں کا انبوہ کثیر ہے۔ ۲۴ ہزار اونٹ، ۴۰ ہزار بکریاں، ۴ ہزار اوقیہ چاندی (یعنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم جس کی مقدار چھ کوئنٹل سے چند کلو ہی کم ہوتی ہے)، اور چھ ہزار قیدی، پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم مال تقسیم کئے بغیر طائف گئے وہاں محاصرہ طول پکڑ گیا، پھر محاصرہ ختم کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس جعرانہ آئے تو کئی روز تک مالِ غنیمت تقسیم کئے بغیر ٹھہرے رہے۔اس تاخیر کا مقصد یہ تھا کہ ھوازن کا کوئی وفد آئے اور اس نے جو کچھ کھویا ہے سب لے جائے، لیکن تاخیر کے باوجود جب آپ ﷺ کے پاس کوئی نہ آیا تو آپ ﷺ نے مال کی تقسیم شروع کر دی۔ اس میں سے قرآنی قانون کے مطابق تالیفِ قلب کی جو مدّ رکھی گئی ہے اس کے تحت پیغمبرِ اَمن ﷺ نے مکہ کے باشندوں اور ان کے لیڈروں کو دل کھول کر بہت سا مال دیا۔ مقصود یہ تھا کہ ان کے زخموں پر مرہم رکھا جا سکے۔ان سے زیادہ حرمان نصیب اس وقت آسمان کے نیچے کون ہوگا جن کی قیادتوں کے تخت اُلٹ گئے تھے، اور جن کیلئے تاریخ کی ساری فضا ہی نے رنگ بدل لیا تھا، ان کے احساسات کا عالم کیا ہوا ہوگا جب وہ پیغمبرِ اَمن ﷺ کے قرابت دار ہوتے ہوئے پچھلی صفوں میں کھڑے تھے، اور انصار و مہاجرین حضور ﷺ کے دست و بازو بنے ہوئے تھے، چنانچہ ان کے زخموں پر اگر احسان کا مرہم نہ رکھا جاتا تو ان کی ٹیسیں بار بار دبی دبی انتقامی رُو پیدا کرتی رہتیں اور وہ بادلِ ناخواستہ مطیع رہ کر اسلامی ریاست کے مقاصد کو اندر ہی اندر غارت کرنے کا موجب ہوتے۔کیسا عجیب سماں ہوگا کہ ابو سفیان، حکیم بن حزام، نضر بن حارث، صفوان بن اُمیہ، اَقرع بن حابس اور ان جیسے دوسرے اکابر اسی شخص کے ہاتھوں سے آج عطیات حاصل کر رہے تھے جسے انہوں نے برسوں گالیاں دی تھیں، جھوٹا کہا تھا، مذاق اور طنز کا نشانہ بنایا تھا، بدنی اذیتیں دی تھیں، قید میں ڈالا تھا، قتل کے منصوبے بنائے تھے، گھر سے نکالا تھا اور جس کے خلاف تلوار اُٹھا کر اسے اَمن وچین کا ایک لمحہ بسر کرنے کا موقع نہ دیا تھا۔انسان نوازی کی ایسی کتنی مثالیں تاریخ کے بے پایاں دفتروں میں ملتی ہیں؟

پرانے دشمنوں سے حسنِ سلوک:

ذرا دیکھو تو سہی! کہ ابوسفیان بن حرب کو چالیس اُوقیہ (کچھ کم چھ کیلو چاندی) اور ایک سو اونٹ عطا کیے گئے۔اس نے کہا: میرا بیٹا یزید؟ آپ ﷺ نے اتنا ہی یزید کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔اس نے کہا: اور میرا بیٹا معاویہ؟ آپ ﷺ نے اتنا ہی معاویہ کو بھی دیا۔(یعنی تنہا ابوسفیان کو اس کے بیٹوں سمیت تقریباً 18 کیلو چاندی اور تین سو اونٹ حاصل ہو گئے)۔حکیم بن حزام کو ایک سو اونٹ دیئے گئے،اس نے مزید سو اونٹوں کا سوال کیا تو اسے پھر ایک سو اونٹ دیئے گئے۔اسی طرح صفوان بن اُمیہ کو سو اونٹ، پھر سو اونٹ اور پھر سو اونٹ (یعنی تین سو اونٹ) دیئے گئے۔حارث بن کلدہ کو بھی سو اونٹ دیئے گئے۔اور کچھ مزید قریشی وغیر قریشی رؤساء کو سو سو اونٹ دیئے گئے۔کچھ دوسرے لوگوں کو پچاس پچاس اور چالیس چالیس اونٹ دیئے گئے، یہاں تک کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بے دریغ عطیہ دیتے ہیں کہ انہیں فقر کا اندیشہ ہی نہیں۔ذیل کا شعر اسی واقعہ سے متعلق ہے۔

هُوَ الَّذِی لَا یَتَّقِی فَقْراً إِذَا
یُعْطِی وَلَوْ کَثُرَ الْأَنَامُ وَدَامُوْا

یہ وہ ہستی ہے جو عطاء و بخشش پہ آتی ہے تو اسے تہی دست ہو جانے کا اندیشہ نہیں ہوتا،خواہ اس کے سامنے کتنی ہی مخلوق سائل بن کر کیوں نہ آ جائے اور متواتر آتی رہے۔(۱۳۳)

غزوۂ حنین کے اسیرانِ جنگ اور پیغمبرِ امن ﷺ:

ادھر ۶ ہزار اسیرانِ جنگ قسمت کے فیصلے کے منتظر تھے۔پیغمبر امن ﷺ دو ہفتے منتظر رہے کہ شاید کوئی ان کے بارے میں آ کر بات چیت کرے۔مالِ غنیمت کی تقسیم بھی اسی لیے روکے رکھی تھی مگر جب کوئی نہ آیا تو تقسیم عمل میں آ گئی، تقسیم کے بعد حلیمہ سعدیہ (حضور ﷺ کی رضاعی والدہ) کے قبیلے سے معززین کا وفد زُہَیر بن صُرَد کی سرداری میں قیدیوں کے متعلق بات چیت کرنے حاضر ہوا، زُہَیر نے حضور ﷺ کو مخاطب بنا کر بڑی مؤثر تقریر کی اور کہا:

''جو عورتیں چھپروں میں محبوس ہیں ان میں تیری پھوپھیاں، مائیں، بہنیں اور خالائیں ہیں (ان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں، خالائیں، پھوپھیاں اور بہنیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔) اللہ کی قسم! اگر سلاطینِ عرب میں سے کسی نے ہمارے خاندان میں دودھ پیا ہوتا تو ان سے بہت کچھ امیدیں ہوتیں، آپ ﷺ سے تو ہمیں اور بھی زیادہ توقعات ہیں۔''

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ میں تو خود منتظر تھا کہ کوئی آئے، مجبوراً تقسیم کردی گئی۔ اب جو قیدی بنو ہاشم کے حصے میں آئے ہیں ان کو میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ باقیوں کے لیے مسلمانوں کے مجمع عام میں نماز کے بعد بات کرنا، نماز کے بعد زُہَیر کے اپنی درخواست دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے صرف اپنے خاندان پر اختیار ہے، البتہ میں تمام مسلمانوں سے سفارش کرتا ہوں۔ فوراً مہاجرین وانصار بول اُٹھے کہ ہمارا حصہ بھی حاضر ہے۔ صرف بنوسُلَیم اور بنوفزارہ کے لیے یہ تجربہ انوکھا تھا کہ لڑکر مفتوح ہونے والوں کے قیدی مفت میں رہا کردیئے جائیں۔ آخر پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چھ اُونٹ فی قیدی دے کر بقیہ کو بھی رہا کرا دیا۔ پورے ۶ ہزار قیدی آزاد ہوگئے۔ اور ہر قیدی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبطی چادر عطا فرما کر واپس کردیا۔ (۱۳۴)

آپ ﷺ فاتح یا پیغمبرِ اَمن ﷺ؟

غزوۂ حُنین وطائف سے فارغ ہوکر پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ ہی سے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ ادا کیا، بعدازاں عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو مکہ کا والی بنا کر آپ ﷺ مدینہ روانہ ہوگئے۔ مدینہ واپسی ۲۴ ذی قعدہ ۸ ھ کو ہوئی۔ (۱۳۵) اب آپ ﷺ مدینہ منورہ میں ایک فاتح کی حیثیت سے...... نہیں نہیں...... فاتح نہیں ''بلکہ پیغمبرِ اَمن'' ﷺ کی حیثیت سے داخل ہوئے، کیونکہ فاتح اور پیغمبر میں نمایاں فرق ہے اور پھر آپ ﷺ تو محض پیغمبر ہی نہیں، بلکہ پیغمبرِ اَمن وسلامتی تھے۔

❀ ایک فاتح جب ملک گیری کے ارادہ سے میدان جنگ کا رخ کرتا ہے تو طبل وڈھل کے غلغلے اور قرناء وبوق کے ترانے خیر مقدم بجالاتے ہیں، سر پر پرچم لہراتا ہے، چترِ شاہی آفتاب کی شعاعوں کو بھی اس کی طرف نگاہِ کرم سے دیکھنے نہیں دیتا، جاہ وجلال

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کا یہ دیوتا میدان جنگ میں ایک مجسمہ کی طرح کھڑا کر دیا جاتا ہے اور تمام فوج اسی مرصع بت کے گرد طواف کرنے لگتی ہے، عظمت وجبروت کا یہ منظر دنیا کو دفعۃً مرعوب کر دیتا ہے اور اس رعب وداب کے احساس سے اس دنیوی فاتح کا سر بادۂ کبر ونخوت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خاک وخون میں مل کر بھی یہ نشہ نہیں اترتا، اگر کوئی اس سرِ پُرغرور کو ٹھکرا دیتا ہے تو اس سے مغرورانہ صدا بلند ہوتی ہے۔

❀ فاتح جب فوج کو روانہ کرتا ہے تو اسے غرور وطاقت کی یاد دلاتا ہے، اس کے جوش کو دو آتشہ کرتا ہے، قدیم کارنامہ ہائے شجاعت کا تذکرہ کر کے اس کے دل کو گرماتا ہے۔

❀ فاتح جب منزل پر اُترتا ہے تو فرش وبساطِ شاہانہ سے زمین آراستہ وپیراستہ کی جاتی ہے، خیموں کا شہر آباد کیا جاتا ہے، وہ جنگ سے واپس آتا ہے تو اس کے سامنے شادیانے بجائے جاتے ہیں، جشنِ شاہانہ کی تیاریاں کی جاتی ہیں، عیش وطرب کے گانے گائے جاتے ہیں...... غرض قصہ مختصر کہ ایک فاتح میدانِ جنگ میں سرِ پُرغرور ہوتا ہے، زبانِ خودستا ہوتا ہے، غیظ وغضب کا آتش کدہ ہوتا ہے۔ جب کہ پیغمبر اور پھر پیغمبرِ امن ﷺ!

❀ وہ گھر سے جب نکلتا ہے تو اگرچہ مخلصین ومؤمنین اور جاں نثاروں کی ایک جماعت ساتھ ہوتی ہے لیکن وہ اپنا رفیقِ سفر صرف اللہ کو بناتا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ))(۱۳۶)

❀ وہ سواری کی پشت پر قدم رکھتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے:

((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ))(۱۳۷)

❀ وہ سفر سے پلٹتا ہے تو راہ میں اللہ کی حمد کا ترانہ گاتا ہوا چلتا ہے:

((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ))(۱۳۸)

❀ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھتا ہے تو غلغلۂ تکبیر (اللہ اکبر) بلند کرتا ہے، نیچے اُترتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ترنم ریز تسبیح و تہلیل ہوتا ہے۔

❀ فوج کو روانہ کرتا ہے تو نہ اُسے غرور و طاقت کی یاد دلاتا ہے، نہ اس کے جوش کو دو آتشہ کرتا ہے، نہ قدیم کارنامہ ہائے شجاعت کا تذکرہ کر کے اس کے دل کو گرماتا ہے، بلکہ اس کے دین امانت اور تمام نتائجِ اعمال کو اللہ کے سپرد کر کے رخصت کرتا ہے:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ))(۱۳۹)

❀ وہ منزل پر اترتا ہے تو نہ سلاطین کی طرح اس کے خیمے قائم کیے جاتے ہیں، نہ فرش دبساطِ شاہانہ سے زمین آراستہ کی جاتی ہے اور نہ میدان کا نشیب و فراز ہموار کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ کا نام لے فرشِ خاک پر لیٹ جاتا ہے اور اس نام کی عظمت کے سہارے پر زمین ہی کو اپنی حفاظت کی خدمت سپرد کر دیتا ہے:

((يَا أَرْضُ، رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ))(۱۴۰)

❀ وہ سفر جہاد سے واپس گھر پہنچتا ہے تو سب سے پہلے اسے اللہ تعالیٰ کا گھر یاد آتا ہے۔ اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔

❀ جب اسے فتح و ظفر کی خبر ملتی ہے تو نہ اس کے سامنے شادیانے بجائے جاتے ہیں، نہ جشن شاہانہ کی تیاریاں کی جاتی ہیں، نہ عیش و طرب کے گانے گائے جاتے ہیں، وہ صرف اپنے اللہ کے آگے سر بہ سجود ہو جاتا ہے اور سجدۂ شکر بجالاتا ہے۔

❀ اسے جب مشیتِ ایزدی سے شکست ہوتی ہے تو وہ فوج کو بالکل جوش و غیرت نہیں دلاتا، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی غیرت کی سلسلہ جنبانی کرتا ہے، کیونکہ وہ اپنی فوج کو اللہ کی فوج یقین کرتا ہے:

((كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاءْ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ ......))(۱۴۱)

❀ وہ اپنی فوج کی قلت اور دشمن کے لشکر کی کثرت دیکھتا ہے تو صرف رحمتِ الٰہی ہی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدد طلب کرتا ہے اور کسی دنیوی طاقت کے آگے دستِ سوال نہیں پھیلاتا:

((لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ مَدَّيَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ. فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ. فَأَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ.))(۱۴۲)

❀ میدان جنگ میں اسے شدید زخم لگتا ہے، تو اس حالت میں صرف یہ کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.))(۱۴۳)

لیکن جب کبھی اس کے ہاتھ سے جہاد کا اصل مقصد (عبادتِ الٰہی) فوت ہو جاتا ہے تو وہ ازفرق تابقدم غضبِ الٰہی اور قہرِ خداوندی کا پیکرِ جلال و جبروت بن جاتا ہے:

((مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا قَدْ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى.))(۱۴۴)

فاتح میدانِ جنگ میں ''سرِ پُر غرور'' مگر ایک پیغمبر ''جبین نیاز'' ہوتا ہے۔ ایک بادشاہ میدانِ جنگ میں ''زبانِ خودستا'' مگر ایک داعیٔ حق ''زبان شکر سنج'' ہوتا ہے، ایک جنگجو میدانِ کارزار میں ''غیظ وغضب کا آتش کدہ'' مگر ایک منادِ توحید ''رحم وکرم کا سرچشمہ'' ہوتا ہے۔

دونوں کا انجام:

ان دونوں متضاد حالتوں کا انجام بھی نہایت مختلف اور عبرت خیز ہے۔ بادشاہوں کے سرِ پُر غرور بارہا ٹھکرا دیے گئے، لیکن کسی مؤید من اللہ کی جبینِ نیاز خاکِ مذلت سے آلودہ نہ ہوئی۔ بادشاہوں کی زبانِ خودستا بارہا ذلت کے ساتھ خاموش کر دی گئی، لیکن کسی داعیٔ الٰہی کا نغمۂ حمد وشکر کبھی بھی چپ نہ ہوا۔ بادشاہوں کے غیض وغضب کے شعلے بارہا بجھا دیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے، مگر پیغمبر کے دریائے کرم کو دنیا کے خس وخاشاک نہ روک سکے۔

﴿ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ○ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ○ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴾ (الصافات۳۸/۱۷۱۔۱۷۳)

مدینہ میں واپسی اور وفودِ عرب وعجم کا استقبال:

یہ جملۂ معترضہ بڑا طویل ہو گیا، بتایا جا رہا تھا کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ پہنچے تو وہاں بھی اَمن وسلامتی کے وہ سلسبیل وکوثر جاری فرمائے کہ وفودِ عرب حیران رہ گئے اور پیچھے رہنے والوں کے لیے بھی پیامِ اَمن لے گئے، پھر تو وفود کا سیلاب اُتر آیا۔ عوام وخواص خود آگے بڑھنے لگے اور اسلام کے دروازے پر خود دستک دینے لگے کہ ہم اندر آنا چاہتے ہیں، ہمیں جتنا اَمن واَمان، اور احترامِ انسانیت پیغمبرِ اَمن ﷺ کے ہاں سے نظر آتا ہے وہ کسی قانون ودستور، اور منشور ودیوان میں نہیں ملا۔ یہ دور دورِ توسیع ہوتا ہے، اور جب یہ آ چکتا ہے تو پھر تمام مزاحمتیں ختم ہو جاتی ہیں، منفی رجحانات میدان چھوڑ دیتے ہیں، مگر اس دور تک پہنچنے کے لیے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے بڑے بڑے وار اپنے بدنِ ناتواں پر سہے، خون پسینہ ایک کر دیا۔

- ایک طرف فکری دعوت کے میدان میں ثابت کر دیا کہ دلیل کی قوت ہمارے ساتھ ہے۔
- دوسری طرف اخلاقی دائرے میں دھاک بٹھا دی کہ پیغمبرِ اَمن ﷺ کا لایا ہوا نظام اور آپ ﷺ کا تربیت یافتہ انسان بہترین نمونۂ انسانیت ہے۔
- تیسری طرف سیاسی بصیرت کے لحاظ سے اپنا سکہ جما دیا کہ ہم لوگ معاملات کی گرہوں کو کھولنا باندھنا جانتے ہیں۔
- اور چوتھی طرف میدانِ کارزار میں اپنا لوہا منوایا کہ ہم مزاحمتوں سے نمٹ سکتے ہیں اور ظلم وجور کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں۔

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے دماغوں کو متاثر کیا، دلوں کو جھنجوڑا، جذبات واحساسات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ساتھ لیا، سعادت مند روحوں کو متفق بنا کر گلے لگایا، تب کہیں جا کر وہ وقت آیا کہ اَمن کے متلاشی چہار جانب سے نئے مرکزِ اَمن، مرکزِ اُمید، مدینہ منورہ کی طرف گامزن ہوئے آتے گئے اور پیامِ اَمن لیتے گئے، اتنے وفود آئے کہ سیرتِ طیّبہ میں اس سال کا نام ''عام الوفود'' پڑ گیا۔ سیرت و تاریخ کی قدیم کتابوں میں مدینہ میں آنے والے وفود کی تعداد کم سے کم ۱۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۴ چار ملتی ہے، لیکن ملک کی وسعت، قبیلوں اور ان کی ضمنی وذیلی شاخوں کی کثرت کے پیشِ نظر ایک سو چار کی تعداد بھی بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ خیال بھی نہیں ہوسکتا کہ جن قبیلوں یا ان کی ذیلی شاخوں کے وفود کا ذکر روایتوں میں آ چکا ہے، ان کے علاوہ جتنے قبیلے یا گروہ ہوں گے، وہ سب قلبِ عرب کی مرکزی قوت سے بے نیاز ہو کر اپنی سابقہ روش پر قائم رہے ہوں گے یا عالمِ انسانیت کے اس حیرت انگیز انقلاب کا اثر ان پر بالکل نہیں پڑا ہوگا۔ جس کی عملی شہادتیں ایک سو چار وفود دے رہے ہیں۔ ظنِ غالب یہی ہے کہ باقی قبیلوں اور گروہوں کے قبولِ اسلام کا یا تو کسی وجہ سے ذکر نہ آیا، یا ان کی طرف داعی بھیجے گئے اور قبولِ اسلام کے بعد وہ قبیلے اور گروہ چپ چاپ ان اہم اسلامی مہمات میں شریک ہو گئے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وسیع پیمانے پر شروع ہو گئی تھیں۔ (۱۴۵)

ان وفود کی آمد اس کثرت سے اور اتنی پے در پے ہوئی کہ صحیح معنوں میں ﴿ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً ﴾ کا مفہوم سامنے آ جاتا ہے۔ درحقیقت انسانی فطرت خود اَمن و امان اور سکون و راحت کی طرف جھکاؤ رکھتی ہے اور پھر پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کے استدلالی زور اور دل گداز اسلوبِ بیان کے ساتھ اَمن و سکون کو پیش کیا، اور اپنی مقدس سیرت اور عملی زندگی سے اس کا ایسا کامل مظاہرہ کیا تھا کہ انسانیت رام ہوئے بغیر نہ رہ سکی، عوام کے راستے میں رکاوٹ تھی تو سابق جاہلی قیادت کی بداَمنی تھی۔ ظلم و ستم کے تودے تھے، اور جب ان کو یہ اطمینان ہو گیا کہ مدینہ کی اسلامی ریاست میں بداَمنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں، بلکہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں خیر، اَمن، رحمت، عفوو درگزر، اور شفقت ہی شفقت ہے تو پھر ان کے سینے اَمن وسکون کے پیام کے لیے پوری طرح کھل گئے، اَمن واَمان کے ساغر بھر بھر کر پیے، اور پھر جا کر اپنے اپنے علاقوں اور قبیلوں میں خُم کے خُم لنڈھا دیئے۔ یوں اَمن وامان کا اجالا پھیلتا گیا، اور وہ ''حزب اللہ'' جو دارِ اَرقم میں ۴۰ یا ۵۰ نفوسِ قدسیہ پر مشتمل تھی بدر میں تین سو سے کچھ اوپر، اُحد میں سات سو تک، خندق میں تین ہزار، فتح مکہ میں دس ہزار، حنین میں بارہ ہزار، تبوک میں تیس ہزار تک جا پہنچی اور جب پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی حقوق وفرائض کا عالمی اور دائمی منشور (خطبۂ حجۃ الوداع) پیش کیا اس وقت ''حزب اللہ'' کی عددی قوت ایک لاکھ چوالیس ہزار ہو چکی تھی۔

اَمنِ عالَم کا اَبدی اور عالمی چارٹر (خطبۂ حجۃ الوداع):

اب ہم اَمنِ عالَم کا اَبدی چارٹر پیش کرنے جا رہے ہیں جو اَمن واَمان کی معراج، انسانی حقوق کے تحفظ کا دائمی نشان ہے، جسے اس کی قدامت واُخرویت، کاملیت وعمومیت اور فصاحت وبلاغت کے باعث ''حجۃ الاسلام'' ''حجۃ البلاغ'' ''حجۃ التمام'' ''حجۃ الکمال'' اور ''حجۃ الوداع'' کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۱۴۶)

انسانیت کے محسنِ اعظم، سید عرب وعجم، پیغمبرِ اَمن وسلامتی، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ کا انسانیت کے نام منشورِ اعظم ''خطبہ حجۃ الوداع'' کے بارے میں یہ کہنا بجا ہے کہ یہ اَمن واَمان کے لیے انسانیت کا سب سے پہلا منشورِ انسانی حقوق "Declaration of The Rights of Man" اور ظلمت کدۂ عالَم سے انسان دشمنی، بداَمنی، ناانصافی، جبر وتشدد، اور استحصال واستبداد کے خاتمہ پر مبنی فلاحی نظام ہے۔

مغربی دستورِ اَمن اور پیغمبرِ اَمن ﷺ کا دستور:

عہدِ حاضر میں مغربی علمبرداروں اور اَمن واَمان کے نام نہاد ترجمانوں کی جدوجہد اور تحریک کا آغاز خود ان کی اپنی زبانی، اپنی تاریخ کی روشنی میں میگنا کارٹا کے منشور (مجریہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۵ جون ۱۲۱۵ء) سے ہوا ہے۔ مغربی دنیا کی اس تحریک کا نکتۂ اختتام اور منتہائے ارتقاء اقوام متحدہ کے منشور انسانی حقوق (مجریہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء) کو قرار دیا جاتا ہے، جب کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا پیامِ اَمن ان سے کئی صدیاں پہلے ۱۰ھ کو نافذ العمل ہوا تھا، اس لحاظ سے اس پیامِ اَمن کو تاریخ عالَم کے تمام انسانی حقوق کے منشوروں پر تاریخی اولیت وتقدم اور ابدی فوقیت کا حامل قرار دینا بالکل بجا ہے۔

مغربی دنیا کے خود ساختہ، ناپائیدار دستور میں تغیرّ وتبدّل، اضافہ وتنسیخ کا عمل وقتی تقاضوں اور مصلحتوں کی وجہ سے جاری رہتا ہے اور یہی اس کے نقص کی دلیل ہے جس کی بنا پر وہ تمام بنی نوع انسان کے لیے قابلِ عمل نہیں ہوسکتا، اَمنِ عالَم کے ان مغربی علم برداروں کے قول وفعل کا تضاد ہے کہ جس کی وجہ سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں آج ہر جگہ آدمیت کی قدر ومنزلت پامال اور شرف انسانیت کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ انسانیت کے ان نام نہاد علمبرداروں نے اَمنِ عالَم، عدل وانصاف اور خاتمۂ دہشت گردی کے نام پر جو کردار ادا کیا ہے اسے جنگ عظیم اول ودوم، جنگ خلیج، بوسنیا، روانڈا، عراق، افغانستان کی جنگوں کی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ ان ممالک میں انہوں نے انسانیت اور اَمنِ عالم کے خلاف ایسے سنگین جرائم سے تاریخ رقم کی، جس کی مثال تاریخ عالم کے تاریک سے تاریک دور میں بھی ملنا مشکل ہے، یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جو قومیں عہدِ حاضر میں اَمنِ عالَم اور خاتمۂ دہشت گردی کے پُر فریب اور بلند وبانگ دعوے کر رہی ہیں وہی انسانیت کا خون چوسنے، دہشت گردی پھیلانے اور دہشت گردی کرنے میں پیش پیش ہیں۔

آج اسلام، اسلامی دنیا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو انسانی حقوق، اَمن وامان اور مساوات کے حوالہ سے ہدف تنقید بنانے والے درحقیقت تاریخی صداقت اور ناقابل تردید اَبدی حقیقت کو جھٹلا کر انسانیت کے خلاف اپنے سیاہ کارناموں اور تاریخِ مظالم کے سفاکانہ جرائم سے توجہ ہٹا کر اس پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ پیغمبرِ اَمن صلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے ''خطبۂ حجۃ الوداع'' کی صورت میں ''اَمنِ عالَم'' کا ''منشورِ اعظم'' اُس تاریخی دور میں عطا فرمایا جب عہدِ حاضر کی ترقی یافتہ اقوام تہذیب وتمدّن سے بہت دور تھیں جس میں مغربی دنیا اَمن واماں تو درکنار انسانی حقوق کے نام بلکہ انسانیت کے نام سے بھی واقف نہیں تھی بلکہ انسانیت اور انسانیت نوازی سے حد درجہ دور تھی۔ اس حقیقت کا اظہار واعتراف کرتے ہوئے یورپ کا نامور دانشور اور مؤرخ رابرٹ بریفالٹ (Robert Briffault) لکھتا ہے

''پانچویں صدی عیسوی کے آغاز سے دسویں صدی عیسوی کے اختتام تک یورپ پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی، اس دور میں وحشت ودہشت زمانۂ قدیم کی درندگی سے حد تک زیادہ بڑھ چکی تھی......'' (۱۴۷)

ایک اور مغربی دانشور جے۔ ایچ ڈینی سن (J.H. Deneson) لکھتا ہے:

''پانچویں صدی عیسوی اور چھٹی صدی عیسوی میں مغرب کی مہذب دنیا افراتفری کے دہانہ پر کھڑی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چار ہزار سال کی مدت میں جس تہذیب نے بال وپر نکالے تھے وہ منتشر ہونے والی ہے، اور انسان پھر درندگی کی جانب لوٹنے والا ہے جس میں ہر قبیلہ اور فرقہ ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرا ہو جائے اور اَمن واماں معدوم ہو جائے۔'' (۱۴۸)

علامہ سید ابوالحسن علی ندوی (Thilly) کی کتاب (History of Phylosophy) کے حوالہ سے ''نبی رحمت'' میں لکھتے ہیں:

''یورپین قومیں جو شمال مغرب کے اندر دور تک آباد تھیں، جہالت وناخواندگی کے مہیب سایہ میں تھیں، اور خونریز جنگوں میں مشغول، وہ تمدنِ انسانی کے کارواں سے بہت پیچھے اور علوم وفنون کی دنیا سے بہت دور تھیں، نہ بیرونی دنیا کو ان سے کوئی سروکار تھا نہ ان کو بیرونی دنیا سے کوئی مطلب، ان کے جسم گندے اور دماغ اوہام وخرافات سے بھرے ہوئے تھے۔'' (۱۴۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تاریک دور میں انسان کو انسانیت نوازی کا عملی درس دیا، انہیں حقوق وفرائض سے آگاہ کیا، اَمن واَمان کے منشورِ اعظم ''خطبۂ حجۃ الوداع'' کو نافذ العمل بنا کر دستورِ حیات کا لازمی عنصر اور جزو لاینفک بنا دیا۔ رومانیہ کا مشہور غیر مسلم ادیب وسیرت نگار گونستن ویٹرریل جارج ''خطبۂ حجۃ الوداع'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''جب ہم یہ خطبہ پڑھتے ہیں تو باوجود یہ کہ ہم یورپی ہیں اور پیغمبرِ اَمن (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز ہم نے نہیں سنی، اور نہ ہم اس مقام پر اس مجمع میں موجود تھے پھر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام میں اس خطبہ کا بہت اثر رہا ہے اور آج بھی ہے۔''(۱۵۰)

پیغمبرِ اَمن ﷺ کے خطبۂ حجۃ الوداع کی آفاقیت اور دفعات:

خطبۂ حجۃ الوداع'' کو اگر دفعات کی شکل میں دیکھا جائے تو کم از کم اس میں ۴۰ دفعات ہیں۔ اس میں تمام تر دفعات مثبت اقدامات پر مبنی، تعمیری افکار پر مشتمل ہیں۔ یہ تمام دنیائے انسانیت کی اصلاح وفلاح کی ضامن، اَمن وامان کی داعی اور سکون وراحت کی پیامبر ہیں، اس میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ذاتی غرض، کوئی نسلی، قومی، جماعتی مفاد، کسی گروہ کی حمایت، کسی قسم کے منصب واقتدار، جاہ وحشمت اور تفاخر کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ منشورِ اَمن کی یہ دفعات دفعاتِ محض، خالی خولی منصوبہ، کاغذی دستاویز، غیر فطری اور ناقابلِ عمل چارٹر، تخیلاتی وتصوراتی پروگرام، یا صرف تجاویز، سفارشات پر مبنی نہیں تھیں، بلکہ پوری انسانی دنیا کی اصلاح وفلاح، حقوق وفرائض، اَمن وامان اور سکون وراحت کی سرمدی، حتمی اور عملی دفعات تھیں جو حقیقتاً مظلوم، سسکتی اور دم توڑتی، طبقاتی اور نسلی ونسبی عصبیتوں کی غیر انسانی اور ظالمانہ تقسیم کا شکار مظلوم انسانیت کے نام تاریخی اور انقلابی فرمان اور مژدۂ جانفزا تھی۔

❀ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی بقا کے لیے سب سے پہلے جان، مال،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عزت، خاندان کے تحفظ کا حق اور اجتماعی طور پر پورے انسانی معاشروں کے تحفظ کے حقوق کا نہ صرف رسمی اعلان کیا بلکہ یقینی طور پر اس کے عملی نفاذ کی ضمانت فراہم کر کے جبر واستبداد اور استحصالی طرزِ زندگی کا ناطقہ بند کر دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔))(۱۵۱)

''یقیناً تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو (تا قیامت) اسی طرح محترم ہے جس طرح یہ دن، اس مہینہ میں اور اس شہر میں محترم ہے۔''

دنیا میں عدل وانصاف اور ظلم وجور کا محور صرف تین چیزیں ہیں۔ جان، مال اور آبرو۔ غالباً جہاں کہیں بھی بدامنی کی فضا قائم ہوئی لازمی طور پر ان چیزوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے ہوئی۔ اور عرب میں تو جان ومال کی کچھ قیمت نہ تھی جو شخص جسے چاہتا قتل کر دیتا تھا۔ اور جس کا مال چاہتا چھین لیتا تھا، جس کی عزت پر چاہا ڈاکہ مارا، آج اَمن وسلامتی کے پیغمبر ﷺ نے تمام عالم کو ''اَمنِ عالم'' کا دستور دیتے ہوئے مذکورہ بالا اعلان فرما دیا:

❀ جاہلیت کے بے ہودہ اور لچر کلچر میں بے شمار قسم کی خرافات تھیں، عجیب وغریب دستور تھے۔ جنہوں نے انسانیت کو یرغمال بنا کر رکھا ہوا تھا۔ اور ان کی وجہ سے اَمن وامان تو کجا؟ بدامنی ووحشت بھی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ۔))(۱۵۲)

''(لوگو! یاد رکھو) جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے رسوا ہیں۔''

❀ اَمن وامان کی منزل میں سب سے بڑا سنگِ گراں طبقاتی نظام تھا جو دنیا کی تمام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قوموں کے تمام مذاہب نے تمام ممالک میں مختلف صورتوں میں قائم کر رکھا تھا، سلاطین و بادشاہ سایۂ یزدانی سمجھے جاتے تھے جن کے آگے کسی کو چون و چرا کی مجال نہ تھی، ائمہ مذاہب کے ساتھ کوئی شخص مسائل مذہبی میں گفتگو کا مجاز نہ تھا، شرفاء رذیلوں سے ایک بالاتر مخلوق سمجھی جاتی تھی، غلام آقا کے ہمسر ہونے کا تصور ہی نہیں کر سکتے تھے۔ آج پیغمبرِ امن ﷺ کی زبانِ اطہر سے یہ تمام فرقے، یہ تمام امتیازات، یہ تمام طبقات اور حد بندیاں توڑنے کا اعلان ہو رہا تھا۔ فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ، وَلَأَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلٰى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوٰى.)) (۱۵۳)

''لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ بھی ایک ہے، یاد رکھو! کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ فام پر اور سیاہ فام کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں، ہاں جس میں تقویٰ (زیادہ ہوا) وہ زیادہ عزت والا ہے۔''

یہ اعلان اس وقت کیا گیا جب مختلف قوموں اور خاندانوں کے مافوق البشر ہونے کا عقیدہ قائم تھا، اور بہت سی نسلوں اور خاندانوں کا نسب نامہ اللہ تعالیٰ سے اور سورج اور چاند سے ملایا جا رہا تھا، قرآن کریم نے یہودیوں اور عیسائیوں کا قول نقل کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی چہیتی اور لاڈلی اولاد ہیں۔

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾

(المائدۃ: ۵/۱۸)

فراعنۂ مصر اپنے آپ کو سورج دیوتا کا اوتار، چینی اپنے شہنشاہ کو آسمان کا بیٹا، شاہانِ ایران اپنے آپ کو مقدس آسمانی مخلوق سمجھتے تھے، ہندوستان میں سورج بنسی اور چند بنسی خاندان موجود تھے، عربوں کا نظریہ یہ تھا کہ ہم کعبہ کے نگہبان اور متولی ہیں لہٰذا بنی نوع انسان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں ہمارا اہم مرتبہ ومقام ہے اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں اور کسی کو حاصل نہیں۔(۱۵۴)

❀ آقا وغلام کی طبقاتی کشمکش نے معاشرے کا اَمن وتباہ کیا ہوا تھا، اور یہ عدم مساوات ایک بڑی بداَمنی کو جنم دے رہی تھی، دولت وحشمت کے سبب بھائی بھائی کا اور دوست دوست کا دشمن تھا، پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے مساوات کا درس دیا اور بھائی چارے کی فضا قائم کی۔ فرمایا:

((اِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ أُخُوا الْمُسْلِمِ، وَاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اِخْوَةٌ، اَرِقَّاءُكُمْ اَرِقَّاءُكُمْ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ.))(۱۵۵)

”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، اپنے غلاموں کا خیال رکھو، اپنے غلاموں کو اپنے سمجھو (غیر نہ سمجھو)، جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود زیب تن کرو وہی انہیں پہناؤ۔“

❀ عرب میں کسی خاندان کا کوئی شخص کسی کے ہاتھوں قتل ہو جاتا تو اس کا انتقام لینا خاندانی ذمہ داری بن جاتا، یہاں تک کہ سینکڑوں برس گذرنے پر بھی یہ فرض باقی رہتا تھا، اور اسی بنا پر لڑائیوں، قتل وغارت گری اور جنگ وجدل کا ایک لامتناہی وغیر منقطع سلسلہ شروع ہو جاتا جو قبیلوں کے قبیلے اور خاندان کے خاندان میدانِ کارزار میں لے آتا، اور عرب کی زمین ہمیشہ خون سے رنگین رہتی۔ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم آج اس رسم بد کا خاتمہ اپنے قبیلے اور خاندان سے شروع کر کے عالَم انسانیت کو اَمن کی راہ دکھلاتے ہیں۔ فرمایا:

((وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ كُلُّهَا مَوْضُوْعَةٌ، وَاَنَّ اَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ.))(۱۵٦)

”جاہلیت کے تمام خون (انتقامی خون) باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ربیعہ بن الحارث کے بیٹے کا خون باطل قرار دیتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔''

❀ تمام عرب میں سودی کاروبار کا ایک جال پھیلا ہوا تھا، جس میں غرباء کا ریشہ ریشہ جکڑا ہوا تھا اور وہ ہمیشہ کے لیے اپنے قرض خواہوں اور مہاجنوں کے غلام بن کر اُن کے لیے بداَمنی کی من مانی کارروائیاں کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے، جو انکار کرتا اسے چوری، ڈاکہ، رہزنی اور لوٹ کھسوٹ کے مال سے سود کی قسطیں ادا کرنا پڑتیں۔ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے بداَمنی کی اس راہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا اور اس کے لیے بھی معلّم حق سب سے پہلے اپنے خاندان کو پیش کرتے ہیں۔ فرمایا:

((وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ كُلُّهُ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.))(۱۵۷)

''جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود، عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔''

❀ عرب کے ہاں عورتوں کے معاشی، معاشرتی، عائلی، آئینی حقوق کا کہیں ذکر نہیں، عرب ہی نہیں، دنیا کے تمام مذاہب اور تمام تہذیبیں اس باب میں بہیمیت کی حد سے تجاوز کر چکی تھیں، اسے نہایت نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھا جاتا، عہد جاہلیت میں تو جب کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر دی جاتی تو اس کے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جاتا، اور وہ اسے بہت بُری خبر خیال کرتا، اور اس کی وجہ سے دوسروں کے سامنے آنے سے شرم محسوس کرتا، (۱۵۸) بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دی جاتی کہ یہ حالت جنگ میں قبیلے کی مدافعت کریں گے۔ جب کہ لڑکیاں تو اپنی مدافعت کے لیے بھی بھائیوں کی محتاج تھیں، مالی میراث کے حقدار صرف اور صرف مرد تھے اس لیے کہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اسلحہ اُٹھا کر جنگ کرتا ہے جب کہ عورتیں ان صفات سے محروم ہیں، لہٰذا وہ وارث یا ورثہ کی حقدار نہیں ہو سکتیں۔ (۱۵۹) عورت کا مقصد صرف ترقیِ نسل اور مردوں کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خدمت تھا۔ (۱۶۰) اور دختر کشی کا انداز ایسا کہ

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسے نفرت سے کرتی تھی خالی — جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی (۱۶۱)

حضرت قیس بن عاصم تمیمی رضی اللہ عنہ اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے بارہ یا تیرہ بیٹیوں کو زندہ دفن کیا۔ (۱۶۲) یہ زندہ درگور کرنا کبھی غیرت کے نام پر ہوتا، کبھی غربت و افلاس کے نام پر اور کبھی نحوست کی بنا پر (۱۶۳) یہ تو عرب معاشرہ تھا عورت کے ساتھ زیادتی، ظلم و ستم اور بہیمیت کی تاریخ بڑی اندوہناک ہے۔ عورت یونانی تہذیب، رومن تہذیب، قدیم انگلستانی تہذیب، قدیم روسی تہذیب، میسوپوٹیمی تہذیب، قدیم مصری تہذیب، قدیم ایرانی تہذیب، ہندوستانی تہذیب، قدیم چینی تہذیب میں عربوں سے زیادہ مظلوم و مقہور ہے، جس کی تفصیل ان کی کتابوں میں مل سکتی ہے۔ (۱۶۴)

غرضیکہ عورت مظالم کا شکار تھی، اسے مجسم گناہ، گناہوں کا محل، ہزار مکاریوں کا مخزن، امرت ملا ہوا زہر، زہریلی ناگن، جہنم کا دروازہ اور بدی کا منبع سمجھا جاتا تھا وہ مظلوم و مقہور، محکوم و مجبور، مردوں کے طرح طرح کے مظالم کا تختۂ مشق بنی ہوئی تھی، وہ دل ہی دل میں اس ذلت و رسوائی کے سیاہ بادلوں کے خاتمہ کے لیے دست بہ دعا تھی کہ رحمت ربانی جوش میں آئی اور عورت کی دنیا پر چھائی ہوئی تاریکی کے مہیب بادل چھٹ گئے، اس کی شامِ غم صبح عید سے بدل گئی، کیونکہ پیغمبرِ اَمن و راحت، طبقۂ نسواں کے محسنِ اعظم، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ بروز جمعہ مارچ ۶۳۲ء کو میدان عرفات میں ایک لاکھ چوالیس ہزار نفوسِ قدسیہ میں خطاب کرتے ہوئے ''خطبۂ حجۃ الوداع'' کے موقع پر فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ لِنِسَاءِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ تَكْرَهُونَهُ، وَلَا يُدْخِلَنَّ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ بُيُوتَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِكُمْ، وَلَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ بَيِّنَةٍ، وَلَا يَعْصِينَ فِي مَعْرُوفٍ فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَعِظُوهُنَّ وَتَعْضِلُوهُنَّ وَتَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنِ انْتَهَيْنَ وَأَطَعْنَكُمْ فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَإِنَّمَا النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا وَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوا بِهِنَّ خَيْرًا.))(۱۶۵)

''اے لوگو! تمہاری بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا فرش تمہارے غیر سے نہ رندوائیں، بالخصوص جن کو تم برا سمجھتے ہو (یہ قید اضافی ہے)، اور کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں جس کو تم ناگوار سمجھتے ہو، الا یہ کہ تمہاری اجازت ہو، اور وہ کوئی کھلی بے حیائی کی بات نہ کریں اور کسی امرِ خیر میں نافرمانی نہ کریں، پس اگر تمہیں ان کی طرف سے سرکشی کا خوف ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان کو نصیحت کرو، اور ان کو (اطاعت پر) مجبور کرو۔ اور (پھر بھی نہ اطاعت کریں تو) ان کی خوابگاہوں سے علیحدہ رہو اور انہیں مارو، ایسی مار جو شدید نہ ہو کہ جس سے نشان پڑ جائے، پھر اگر وہ (کسی مرحلہ میں) باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تو وہ شرعی قاعدہ کے مطابق نان ونفقہ کی حقدار ہیں، بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس بایں طور مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لیے کسی چیز پر قادر نہیں (محکوم ہیں) اور بلاشبہ تم نے ان کو بامان اللہ حاصل کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے (یعنی حق تعالیٰ کا ان سے عہد امان ہے) اور ان کو اپنے اوپر اللہ کے کلمات (احکام نکاح) کے ساتھ حلال کیا ہے، لہٰذا عورتوں کے بارے میں اسی اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کو قبول کرو۔ (یعنی ان سے حسنِ سلوک کرو)۔''

❀ عرب کی بدامنی اور نظامِ ملک کی بے ترتیبی کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ ہر شخص اپنی خداوندی کا آپ مدعی تھا، اور دوسرے کی ماتحتی اور فرمانبرداری کو اپنے لیے ننگ و عار جانتا تھا، عرب ہی نہیں بلکہ عجم بھی اس عادتِ بد میں مبتلا ہو کر عالم انسانیت کا اَمن و امان تباہ کر رہا تھا۔ اَمن کے داعی، پیغمبر اَمن ﷺ وراحت کا ارشاد ہوتا ہے:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوْا، وَأَطِيْعُوْا، وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ أَقَامَ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ .))(۱۶۶)

''اے لوگو! (اپنے امیر کی) بات سنو، اور (اس کی) اطاعت کرو، اگر چہ تم پر کسی حبشی غلام کو جو مقطوع الانف (ناک کٹا ہوا) ہو، امیر بنا دیا جائے جب کہ وہ تمہارے معاملات میں اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) کو نافذ کرے۔''

❀ قیامِ اَمن کے لیے اسلام سے پہلے بڑے مذاہب ونظریات دنیا میں پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں اور صحیفے بھی عطا کیے جن میں واقعی اَمن وامان کا درس تھا، لیکن اُمتوں نے ان کی بنیاد خود صاحب شریعت کے تحریری اصول پر نہ رکھی تھی۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ہدایتیں ملی تھیں، بندوں کی ہوس پرستیوں نے ان کی حقیقت گم کر دی تھی جس کی وجہ سے معاشروں میں اَمن واَمان کے بجائے بداَمنی، اور راحت وسکون کے بجائے ظلم وجور کی جڑیں مضبوط ہو چکیں تھی۔ پیغمبر اَمن ﷺ ابدی اَمن کا دستور اپنی زندگی میں ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی امت کو سپرد کرتے ہیں۔ فرمایا:

((اِعْقِلُوْا أَيُّهَا النَّاسُ! وَاسْمَعُوْا قَوْلِيْ فَإِنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيْكُمْ اَمْرًا بَيِّنًا مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا. كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ فَاعْمَلُوْا بِهٖ.))(۱۶۷)

''اے لوگو! سمجھ داری سے کام لو! اور میری بات (غور سے) سنو۔ میں نے تم لوگوں تک (حق تعالیٰ کا پیغام اَمن) پہنچا دیا ہے، اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ اور وہ (پیغام اَمن) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، پس تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔''

❀ ازدواجی زندگی میں ناکامی، بیویوں کا شوہر پر عدم اعتماد، شوہر کا بیوی سے بدظن ہونا، بیویوں کا خاوندوں کے مالوں سے چوری کرنا، یہ سب اعمال معاشرتی زندگی کے وہ ناسور ہیں جو اَمن وامان کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور معاشرہ میں عجیب قسم کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدامنی کو دفعتاً ختم کرنے کے اصول بتائے اور فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ فَاِنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ وَاعْقِلُوْهُ تَعْلَمُنَّ اَنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ اَخُوا الْمُسْلِمِ، وَاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اِخْوَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالَ اَخِيْهِ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ، فَلَا تَظْلِمُنَّ اَنْفُسَكُمْ، اَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ.))(۱۶۸)

''لوگو! میری بات سنو، بلاشبہ میں نے پیغام رسانی کا فرض ادا کر دیا، اسے سمجھو اور یاد رکھو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال کھانا حلال نہیں ہے اِلا یہ کہ وہ خوش دلی سے اس کو کچھ دیدے۔ خبردار! کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دیدے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ تو بھی گواہ رہ۔"

❀ قوموں کی تباہی و بربادی ہمیشہ آپس کے جنگ وجدال اور باہمی خونریزیوں کا نتیجہ رہی ہے، خانہ جنگی بسا اوقات اتنی تباہی مچاتی ہے کہ شاید دشمن قوتیں اتنا نقصان کریں، گھر کا بھیدی اگر گھر والوں سے محاذ آرائی شروع کر دے تو بیگانے آتشِ اختلاف کو اور بھڑکاتے بلکہ مزید ایندھن دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی جلانے میں مصروف ہو جاتے ہیں، اَمنِ عامہ کو بدامنی میں تبدیل کرنے کا اس سے بڑا اور مؤثر فارمولہ اور کوئی نہیں۔ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے آواز بلند فرمایا:

((اَلَا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِیْ ضَلاَلًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ.))(۱۶۸)

"خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ خود ہی ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو، تم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کرے گا۔"

عرب میں بدامنی اور ظلم وستم کا ایک پہلو یہ تھا کہ اگر خاندان میں کسی ایک شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تو اس خاندان کا ہر شخص اس جرم کا قانونی مجرم سمجھا جاتا، اور اکثر اصلی مجرم کے روپوش یا فرار ہونے کی صورت میں مذکورہ خاندان میں سے جس پر قابو چلتا، اسے پکڑ کر سزا دی جاتی۔ باپ کے جرم میں بیٹے کو سزا دی جاتی، اور بیٹے کے جرم کا خمیازہ باپ کو بھگتنا پڑتا، یہ سخت ظالمانہ قانون تھا جو مدت سے ان لوگوں میں نافذ تھا اگرچہ قرآنِ کریم نے ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ کے وسیع قانون کی رو سے اس ظلم کی ہمیشہ کے لیے بیخ کنی کر دی تھی، لیکن اس وقت کہ جب دنیا کے آخری نبی ﷺ ایک نیا نظامِ اَمن امت کو دے رہے تھے اس اصول کو فراموش نہ کر سکے، چنانچہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَا لَا یَجْنِی جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ، اَلَا لَا یُجْنٰی جَانٍ عَلٰی وَلَدِہٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ.))(۱۶۹)

''خبردار! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے، خبردار! باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں، اور بیٹے کے جرم کا جواب دہ باپ نہیں ہے۔''

❀ حجۃ الوداع کے موقع پر پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کی ادائیگی، ملکیت کا تحفظ اور قرض کی واپسی جیسے انسانی حقوق کو بھی بیان فرمایا تاکہ معاشرہ کے کسی گوشہ میں بدامنی کا کوئی پہلو باقی نہ رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَهٗ عَلَيْهَا، اَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ.))(۱۷۰)

''جس کے پاس کسی کی امانت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے، عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، اور دودھ کے لیے ہدیہ لی ہوئی اونٹنی دودھ سے استفادہ کے بعد واپس لوٹائی جائے، اور ضامن ضمانت کا ذمہ دار ہے۔''

❀ جان کے تحفظ اور قصاص و دیت کے مسئلہ میں قانونی انصاف و مساوات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر جھگڑے طول پکڑتے اور خاندانوں کے خاندانی ملیامیٹ ہو جاتے اور پھر اس بارے میں ہر ایک طبقہ کے لیے الگ الگ رعایات تھیں جن کی تقسیم ظالمانہ تھی، پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امن و امان کی راہ کا سنگِ گراں سمجھتے ہوئے یہ سارے طبقات ختم فرمائے اور قصاص و دیت کے معاملے میں ایک واضح اصول دے دیا۔ چنانچہ فرمایا:

((وَالْعَمَدُ قَوَدٌ، وَشِبْهُ الْعَمَدِ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ وَفِيْهِ مِأَةُ بَعِيْرٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.))(۱۷۱)

''اور قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) پر قصاص ہے، اور شبہ عمد جو لاٹھی یا پتھر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل کیا جائے اس میں سو اونٹ کی دیت ہے، پس جس نے اس سے زیادہ لیا (زیادتی رقصاص و دیت میں عدم مساوات) وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔''

چنانچہ اس میں بادشاہ وفقیر، وزیر واَمیر، دولت مند وحاجت مند، غنی وگدا، شہر یار وشاہ سوار، تاجدار وچوبدار، فرمان روا وبے نوا، قوم وقبیلہ، خاندان، رنگ ونسل، اَمیر وغریب، حاکم ومحکوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ بقول علامہ اقبال ؎

خون شہ رنگین تر از معمار نیست

بادشاہ کا خون معمار کے خون سے زیادہ رنگین تو نہیں ہوتا۔

❀ سب سے آخر میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی معاشرے میں قیامِ اَمن کے وہ اصول وضوابط بیان فرمائے جن کو اسلام کی بنیادیں اور اَمن کی ضمانت قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو فرد کی اصلاح اور سوسائٹی کی اصلاح میں دنیوی اور اُخروی طور پر نمایاں کردار ادا کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! أُعْبُدُوا رَبَّكُمْ، فَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.))(۱۷۲)

''محترم قارئین! ان دستوری دفعات کے ذریعے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئے معاشرے کی بنیادیں استوار کیں، پھر قیامِ اَمن کے لیے ان دستوری دفعات کے علاوہ بھی اپنے قول وفعل سے معاشرہ کی تربیت کی، انہیں تزکیۂ نفس کا سبق دیا، مکارمِ اخلاق کی ترغیب دی، رذائلِ اخلاق سے نفرت دلائی، چنانچہ آپ ﷺ کی تعلیماتِ اَمن میں ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ ہدایات وارشادات ملتے ہیں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف اخلاقی نظام ہی پڑھ لیا جائے، بلکہ اس کی فہرست ہی ملاحظہ کر لی جائے تو آپ ﷺ کی تعلیماتِ اَمن کی آفاقیت، ہمہ گیریت اور اوّلیت کا ثبوت مل جاتا ہے۔ ذیل میں ہم پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کا ایک مختصر خاکہ رنقشہ پیش کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبرِ اَمن ﷺ کی اخلاقی تعلیمات:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔حقوق وفرائض:

ایک انسان پر دوسرے انسان کے متعلق جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ادا کرنے والے کی نسبت سے انہیں فرائض اور جس کے متعلق وہ ادا کیے جائیں اس کی نسبت سے انہیں حقوق کہا جاتا ہے۔انہیں حقوق وفرائض کو ''حقوق العباد'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

۲۔آداب:

رہنے سہنے،اٹھنے بیٹھنے،چلنے پھرنے ،بولنے چالنے ،کھانے پینے ،سونے جاگنے اور نہانے دھونے سے متعلقہ مفید اصول وضوابط کو آداب کہا جاتا ہے،انہی آداب کی پابندی اور عدم پابندی سے انسان کے مہذب اور غیر مہذب ہونے کی نشان دہی ہوتی ہے۔

۳۔فضائلِ اخلاق ورذائلِ اخلاق:

انسان کے ذاتی کردار کی اچھائیوں کو فضائلِ اخلاق اور برائیوں کو رذائل اخلاق کہا جاتا ہے،فضائل کو اپنانا ضروری ہوتا ہے اور رذائل سے بچنا۔

ذیل میں ان حقوق وفرائض،آداب اور فضائل ورذائل کی ایک مختصر سی فہرست پیش کی جارہی ہے،تاکہ انسان وقتاً فوقتاً ان پر نظر ڈالتا رہے اور اس کی لوحِ ذہن ودماغ پر ان کا نقشہ اچھی طرح ثبت ہوجائے۔

حقوق وفرائض ایک نظر میں:

❶ حقوق الوالدین،(ماں باپ کے حقوق) ❷ حقوق الاولاد(بال بچوں کے حقوق) ❸ حقوق الزوجین (میاں بیوی کے حقوق) ❹ اہل قرابت کے حقوق (عزیز رشتہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دار، دوست واحباب اور سسرال وغیرہ کے حقوق) ❺ اساتذہ کے حقوق ❻ تلامذہ کے حقوق ❼ ہمسایہ کے حقوق ❽ یتیموں کے حقوق ❾ بیوہ کے حقوق ❿ حاجت مندوں کے حقوق ⓫ غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق۔ ⓬ خادموں اور ملازموں کے حقوق ⓭ مہمان کے حقوق ⓮ عام مسلمانوں کے حقوق ⓯ عام انسانوں کے حقوق (مسلم اور غیر مسلم) ⓰ جانوروں کے حقوق۔

آداب ایک نظر میں:

❶ طہارت کے آداب ❷ کھانے پینے کے آداب ❸ مجلس کے آداب ❹ ملاقات کے آداب ❺ گفتگو کے آداب ❻ باہر نکلنے اور چلنے پھرنے کے آداب ❼ سفر کے آداب ❽ سونے کے آداب ❾ لباس کے آداب ❿ خوشی کے آداب ⓫ ماتم کے آداب

فضائل اخلاق ایک نظر میں:

❶ اتحاد واتفاق ❷ احسان وسلوک ❸ اخوت ومحبت ❹ استغناء وبے نیازی ❺ اعتدال ومیانہ روی ❻ امانت ودیانت ❼ انصاف وعدل ❽ ایثار وکرم ❾ ایفائے عہد ❿ برائی کا بدلہ بھلائی ⓫ بردباری وتحمل ⓬ بہبود وفلاح ⓭ تواضع وخاکساری ⓮ حسنِ معاملہ ⓯ حق گوئی وبیباکی ⓰ حوصلہ مندی ⓱ حیاء شرم ⓲ خشیتِ الٰہی ⓳ خوش خلقی وخوش مزاجی ⓴ رحم وترحم ㉑ رفق ولطف ㉒ زہد وقناعت ㉓ سادگی ㉔ سخاوت وفیاضی ㉕ شفقت ورأفت ㉖ شیریں کلامی ㉗ صبر وثبات ㉘ صدق وراستی (سچائی، زبان کی سچائی، دل کی سچائی، عمل کی سچائی) ㉙ عفت وپاکبازی ㉚ عفو ودرگذر ㉛ غریب پروری ㉜ مساوات پسندی ㉝ نرم خوئی ㉞ ہمسایہ سے حسن سلوک ㉟ یتیم نوازی ㊱ خودداری وعزتِ نفس ㊲ شجاعت وبہادری ㊳ استقامت۔

رذائل اَخلاق ایک نظر میں:

❶ استہزاء وتمسخر (مذاق بازی) ❷ اِسراف (حد سے بڑھ کر خرچ کرنا) ❸ افشائے راز ❹ اقتدار کی حرص ❺ بخل ❻ بددیانتی ❼ بدکاری ❽ بدگمانی ❾ بدگوئی ❿ بغض وکینہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑪ بہتان طرازی وافتراء بازی ⑫ بے حیائی ⑬ بے صبری وتکلف پسندی ⑭ تباہی وبربادی ⑮ تبذیر (فضول خرچی) ⑯ تجارت میں فسق وفجور ⑰ تعصّب جاہلی ⑱ تفرقہ بازی ⑲ جاسوسی ⑳ جدل وبے جا بحث ㉑ جھگڑے اور تنازعات ㉒ جھوٹ ㉓ جھوٹی گواہی ㉔ چغل خوری ㉕ چوری ㉖ حب دنیا ㉗ حسد ㉘ خوشامد ومداحی ㉙ خیانت (آنکھ، دل اور عمل کی خیانت) ㉚ دجل ودھوکہ ㉛ دغابازی ㉜ دہشت گردی ㉝ دورنگی ودورخاپن ㉞ ذخیرہ اندوزی ㉟ رشوت ㊱ رہبانیت ㊲ ریاکاری ㊳ زناکاری ㊴ زیادتی ㊵ سودی خوری ㊶ شراب خوری ㊷ طعنہ زنی ㊸ طمع ولالچ ㊹ ظالم کو نہ روکنا ㊺ ظلم وستم ㊻ عریانیت ㊼ عناد ㊽ عورتوں سے مشابہت ㊾ عیب جوئی ㊿ غاصبانہ قبضہ 51 غدر وغداری 52 غصہ واشتعال بازی 53 غلول (مال غنیمت سے تقسیم سے پہلے خفیہ طور پر اُٹھا لینا) 54 غیض وغضب 55 فحاشی وفحش گوئی 56 فخر وغرور اور گھمنڈ 57 کبر وتکبر 58 گالی گلوچ 59 قتل وغارت گری 60 قطع تعلقی 61 لعنت کرنا 62 مال کی حرص 63 ناانصافی 64 ناپ تول میں کمی وبیشی 65 نسل پرستی 66 نفاقِ عملی 67 نفرت وبیزار 68 وعدہ خلافی 69 ہوس وحرص۔

اخلاقیات کے موضوع پر کتب:

مذکورہ بالا فرائض وحقوق، آداب، فضائلِ اخلاق اور رذائل اخلاق کی فہرست میں نے جن کتابوں سے ترتیب دی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں اگرچہ صرف اسی ایک موضوع (اخلاقیات وآداب) پر ایک ضخیم مکتبہ موجود ہے۔

۱۔ محاسن اخلاق، اُردو، از مولوی ذکاء اللہ

۲۔ جوامع الآداب، عربی، للقاسمی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تہذیب الاخلاق، عربی للندوی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ کیمیائے سعادت، اُردو، فارسی از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ احیاء علوم الدین، عربی، از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۶ مخزنِ اخلاق، اُردو
۷ محاسنِ اسلام، از عبدالرحمٰن بن ناصر بن سعدی رحمۃ اللہ علیہ
۸ سیرۃ النبی ﷺ، جلد نمبر ۶، از سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ
۸ مداواۃ النفوس، لابن حزم رحمۃ اللہ علیہ، عربی
۹ اسلام کی اخلاقی تعلیمات، از محمد ایوب اصلاحی
۱۰ اسلامی اخلاق و آداب، از منشی عبدالرحمٰن خان
۱۱ اسلام میں بنیادی حقوق، از شیخ محمد بن صالح عثیمین
۱۲ اسلام کا اخلاقی نظام از مولانا قاری محمد طیب صاحب
۱۳ ہمسائیگی کے حقوق، از ام محمود الاشمونی
۱۴ آداب زندگی، از مولانا محمد یوسف اصلاحی
۱۵ ریاض الصالحین، از امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶ ہمارے رسول پاک ﷺ، از طالب ہاشمی
۱۷ اخلاق پیمبری ﷺ، از طالب ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸ اخلاق رسول ﷺ نمبر (سیارہ ڈائجسٹ) نوواں ایڈیشن جون ۲۰۰۴ء

اس قدر تنوع، تفصیل، ہمہ گیریت اور آفاقیت دنیا کے کسی اور مصلح، ریفارمر اور مقنن کے پاس نہیں ہے، یہ امتیاز صرف اور صرف پیغمبرِ اَمن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جن کی امت سے ہونے کا شرف ہمیں حاصل ہے۔ فالحمد للہ علی ذلك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم:

قیامِ اَمن اور پیغمبرِ اَمن ﷺ

قیامِ اَمن اور پیغمبرِ اَمن ﷺ:

قیامِ اَمن کے لیے جو مساعی آج تک دیکھنے، سننے اور پڑھنے میں آئیں ہیں ان کی بنیاد لازمی طور پر کسی نہ کسی نظریے اور نظام کی مرہونِ منت ہے، نظریہ سے مراد وہ عقیدہ ہے جس کو انسان صحیح اور حق سمجھتا ہے اور مقصودِ زندگی کو اس کے تابع چلاتا ہے، اور نظام سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس کے ذریعے کسی مقصد کو حاصل کیا جا سکے، انہیں دونوں چیزوں کے بگاڑ اور سنوار پر دنیا کی پوری قوموں کا بگاڑ اور سنوار موقوف ہے جس کا نظریہ اور عقیدہ ہی غلط ہو وہ نظامِ کار خواہ کتنا ہی مستحکم اور معقول کیوں نہ رکھتا ہو وہ کبھی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا، اور جس کا نظریہ اور عقیدہ تو درست ہو مگر نظامِ کار غلط یا ناہموار ہو تو وہ اس نتیجے کو حاصل نہیں کر سکتا جو صحیح عقیدہ اور نظریہ سے حاصل ہوتا ہے۔

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم انسانیت کو عقیدہ و نظریہ بھی وہ دیا جو عقل و فطرت کی رو سے بالکل صحیح و حق ہے اور نظام بھی وہ دیا جو ہر شعبۂ زندگی میں نہایت معتدل آسان، فطری اور کامیاب ہے۔

توحید کا صاف اور واضح عقیدہ:

قیامِ اَمن کے لیے پیغمبرِ امن ﷺ کا سب سے پہلا کارنامہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انسانیت کو توحید خالص کا صاف اور واضح عقیدہ دیا جو انقلابی، معجزنما، قوت و زندگی سے لبریز، کایا پلٹ کر دینے والا اور معبودانِ باطل کا تختہ الٹ دینے والا ایسا عقیدہ ہے کہ نہ انسانیت نے اس سے پہلے کوئی ایسا عقیدہ پایا تھا، اور نہ قیامت تک پا سکے گی، اس عقیدے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفہوم یہ ہے کہ یہ دنیا بلا حاکم ومالک کے یا کئی حاکموں کی مشترکہ ملکیت نہیں بلکہ اس کا ایک ہی بادشاہ ہے، جو اس کا خالق ومالک صانع اور حاکم ومدبّر ہے خلق وامر کا اختیار اسی کو ہے۔ (۱۷۳) اسی طرح یہ کائنات اپنی تخلیق ووجود میں اس کے ماتحت اور تابع فرمان ہے۔ (۱۷۴) اس لیے ان تمام مخلوقات کو جو ارادہ واختیار رکھتی ہیں اس کا فرماں بردار ہونا چاہیے۔ (۱۷۵)

وحدتِ انسانی کا تصور (مساواتِ انسانی)

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ اَمن کے لیے دوسرا کارنامہ یہ سرانجام دیا کہ وحدتِ انسانی کا تصور قائم کیا۔ اس سے پہلے انسان قبائل واقوام کے اونچے نیچے طبقات اور دائروں میں بٹا ہوا تھا، اور ان طبقات کا باہمی فرق ایسا اور اتنا تھا جتنا انسان وحیوان، آزاد وغلام اور عابد ومعبود کا فرق ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے وحدت ومساوات انسانی کا تصور خواب وخیال بن چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں کی طویل خاموشی او رچھائے ہوئے اندھیرے میں یہ انقلابی، قلوب واذہان کو جھنجوڑ دینے والا اور حالات کے رخ موڑ دینے والا اعلان فرمایا کہ:

((اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ، كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ، وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى اَعْجَمِيٍّ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوٰى.))

''اے لوگوں تمہارا رب ایک اور تمہارا باپ ایک، تم سب آدم کے (بیٹے) ہو اور آدم مٹی سے (پیدا کیے گئے) تھے، تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے شریف سب سے زیادہ متقی انسان ہے، اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقوی ہی کے سبب سے۔''

یہ فرمان دو اعلانوں پر مشتمل ہے جو اَمن وسلامتی کے قیام کے لیے دو ستونوں کی حیثیت رکھتے ہیں (وحدۃ الرّب، وحدۃ الأب) جن پر ہر جگہ اور ہر زمانہ میں اَمن وامان کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عمارت قائم ہوئی۔ اس طرح ایک انسان دوسرے انسان کا دو رشتوں سے بھائی ہوتا ہے ایک رشتہ جو بنیادی ہے وہ یہ کہ دونوں کا رب ایک ہے، دوسرا رشتہ جو ثانوی ہے وہ یہ کہ دونوں کے باپ (مورثِ اعلیٰ) ایک ہی ہیں۔ چنانچہ دین اسلام میں کوئی نسل کسی نسل پر اور کوئی قبیلہ کسی قبیلے پر فوقیت نہیں رکھتا اصل معیارِ فضیلت تقویٰ ہے۔ (۱۷۷) جو فرد کے شوق وطلب، محنت ولیاقت اور جہاد واجتہاد میں تفوق کا باعث بنتا ہے۔

انسان کی شرافت وعظمت کا اعلان:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اَمن کے لیے تیسرا کام یہ کیا کہ انسان کی شرافت وعظمت اور اس کے علوِ منزلت کا اعلان کیا تا کہ فتنہ وفساد میں اس کا خون ارزاں قیمت پر نہ بہے۔ آپ ﷺ سے پہلے انسان ذلت ونکبت کی پستی میں گر چکا تھا اور روئے زمین پر اس سے زیادہ ذلیل وحقیر کوئی چیز نہیں رہ گئی تھی، پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو اس کی شرافت وعظمت واپس کی اور اس کا کھویا ہوا وقار واعتبار بحال کیا اور یہ اعلان کیا کہ انسان اس کائنات کا سب سے قیمتی وجود اور گرانقدر جوہر ہے اور دنیا میں اس سے زیادہ باعظمت اور محبت وحفاظت کی مستحق اور کوئی شئے نہیں۔ آپ ﷺ نے انسان کا درجہ اتنا بلند بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نائب وخلیفہ قرار پایا جس کے لیے اس نے دنیا پیدا کی (۱۷۸) چنانچہ قرآنِ کریم نے اسے اشرف المخلوقات اور صدرِ کائنات بتایا۔ (۱۷۹) اور اس ارشاد نبوی سے زیادہ انسان کی عزت وعظمت کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ:

((اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلٰى عِيَالِهِ)) (۱۸۰)

ترجمہ: ''اللہ کی مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔''

جب کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک ایک فرد کی مرضی پر ہزاروں انسانوں کی زندگیاں موقوف رہتی تھی، کوئی بادشاہ اُٹھتا اور ملکوں کے ملک، قوموں، کھیتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آبادیوں کو پامال کرتا چلا جاتا، اور راج ہٹ یا سیاسی تفوق کی خاطر خشک و تر کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا۔ آپ ﷺ نے آدم زادوں (انسانوں) پر رحم کرنے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کی شرط لازم بتایا۔ (۱۸۱)

عورت کی حیثیت عُرفی کی بحالی:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامِ اَمن کے لیے معاشرے کے ایک اہم جزء ''عورت'' کی حیثیت عرفی کی بحالی فرمائی، اور اجر وثواب کے معاملہ میں مساوات مرد وزن کا تصور اجاگر کیا جس سے وہ تمام تر فساد ختم ہوگیا جو عورت کے حوالہ سے مختلف قوموں، ملکوں، اور طبقات میں برپا تھا، آپ ﷺ نے ایسی تعلیماتِ اَمن عالمِ انسانیت کو عطا فرمائیں جنہوں نے عورت کے وقار واعتبار کی بحالی، انسانی سماج میں اسے مناسب مقام دلانے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ قرآن کریم اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر ایک سرسری نظر بھی عورت کے بارے میں جاہلی نقطۂ نظر اور اسلامی زاویۂ نگاہ کے کھلے فرق کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ (۱۸۲) آپ ﷺ نے عورتوں کو ملکیت ومیراث کا حق، خرید وفروخت کا حق، شوہر سے علیٰحدگی (خلع) کا حق (اگر ضروری ہو) منگنی ختم کرنے کا حق (اگر وہ اس سے راضی نہ ہو) عیدین، جمعہ اور جماعت کی نمازوں میں شرکت کا حق اور اس کے علاوہ متعدد حقوق عطا کیے۔ یہ سب باتیں عورتوں میں ہمت، خودداری، خوداعتمادی پیدا کرتی ہیں۔ اور جدید اصطلاح میں انہیں احساس کمتری (Inferiority Complex) سے دور رکھنے کے لیے بہت کافی ہیں۔ انہی تعلیمات کے نتیجے میں پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے عصر حاضر تک مشاہیر خواتینِ اسلام میں معلّمات، مربیات، مجاہدات، ادیب ومصنف، حافظاتِ قرآن، احادیث کی راویات اور عابدات وزاہدات کی ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے جو معیاری اور مثالی معاشرہ قائم کرنے اور قائم رکھنے میں اہم کردار کی حامل ہیں۔ جب کہ اسلام سے پہلے عورت کی یہ حیثیت عرفی کسی بھی نظریے اور نظام میں نہیں پائی جاتی۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دین ودنیا کا اجتماع:

قیامِ اَمن کے لیے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کارنامہ یہ سرانجام دیا کہ انسانی زندگی میں دین ودنیا کا اجتماع پیدا کیا دین جب کہ قدیم مذاہب اور خاص طور پر مسیحیت نے انسانی زندگی کو دوحصوں میں بانٹ رکھا تھا۔جس میں ایک دین کے لیے اور دوسرا دنیا کے لیے مخصوص تھا،اسی طرح اس کرۂ ارضی کو بھی دوکیمپوں میں تقسیم کردیا گیا تھا۔ ایک کیمپ دینی لوگوں کا تھا اور دوسرا دنیاداروں کا تھا اور یہ دونوں کیمپ صرف الگ ہی نہ تھے بلکہ ان کے درمیان ایک بڑی خلیج حائل تھی،دونوں کے درمیان ایک آہنی دیوار کھڑی تھی اور دونوں میں پنجہ آزمائی اور رسہ کشی جاری تھی،کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق انسان دوکشتیوں میں بیک وقت سوار نہیں ہوسکتا ہے اور معاشی جدّ وجہد اور خوشحالی دارِ آخرت اور خالقِ کائنات سے غفلت برتے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی،اس طرح حکومت وسلطنت کو دینی واخلاقی تعلیمات اور اللہ کے خوف سے الگ رکھ کر ہی باقی رکھا جاسکتا ہے،اور دوسری طرف مذہبی زندگی رہبانیت اور دنیا ومافیہا سے قطع تعلق کے بغیر نہیں گذاری جاسکتی۔پھر اس صورت حال کو مسیحی انتہا پسندوں نے اور ابتر کردیا جو فطری بشریت کو روحانی تزکیہ اور قربِ الٰہی کی راہ میں سے سے بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے۔اور جنہوں نے اسے گمراہ کرنے اور سخت ترین احکام وظالمانہ تعلیمات کے ذریعہ اسے سزادینے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی تھی۔انہوں نے دین کو ایسی وحشت ناک اور نفرت انگیز شکل میں پیش کیا تھا کہ جس سے اس کے ماننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے۔اس کے نتیجہ میں آخرکار دین کا حلقۂ اثر بُری طرح سمٹنے لگا۔اور نفسانیت وہویٰ پرستی (اپنے وسیع معنوں میں) اپنے عروج پر پہنچ گئی،اور دنیا دو متضاد پہلوؤں کے درمیان ڈولنے لگی پھر (دینی احساس کی کمزوری کے سبب) لادینیت اور عمومی اخلاقی انتشار کے عمیق گڑھے میں گرتی چلی گئی۔

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ودنیا کے مابین اس وسیع خلیج کو پاٹ دیا اور ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنوں متحارب کیمپوں کو (جو ایک زمانہ سے ایک دوسرے سے برسر پیکار اور کھلی دشمنی اور مسلسل نفرت کا شکار تھے)، صلح وصفائی اور محبت کے ساتھ آپس میں ملا دیا، اور امن واتحاد کے ساتھ جینا سکھا دیا۔ اپنے اس کارنامے کی روشنی میں پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم ''رسول وحدت'' اور بیک وقت ''بشیر ونذیر'' نظر آتے ہیں، آپ ﷺ نے نوع انسانی کو دو جنگ آزما محاذوں سے اٹھا کر ایمان واحتساب، انسان نوازی، اور اللہ کی رضا جوئی کے محاذ پر لگا دیا اور ہمیں یہ جامع معجز نما اور وسیع المعنی دعا سکھا دی۔

﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. ﴾ (البقرة: ۲/۲۰۱)

''ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخش، اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

اس طرح پیغمبرِ امن صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ودنیا کی علیحدگی کے نظریہ کو حرف غلط بنا کر پوری زندگی کو عبادت اور ساری روئے زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا، اور انسان کو متحارب ومتصادم چھاونیوں سے نکل کر ایک متحد محاذ پر لا کھڑا کیا، جہاں کے بادشاہ آپ کو فقیروں کی گدڑی میں، عابد وزاہد ملوک وامراء کی پوشاک میں نظر آئیں گے، جو حلم وبرداشت کے پہاڑ، علم وحکمت کے سرچشمے، رات کے عبادت گذار اور دن کے شہسوار ہوں گے اور ان کی شخصیت میں کوئی تضاد اور بے اعتدالی نظر نہ آئے گی۔ (۱۸۳)

حدود اور تعزیری قوانین کا نفاذ:

قیامِ امن کے لیے پیغمبرِ امن ﷺ نے ایک کارنامہ یہ سرانجام دیا کہ حدود وتعزیرات کا نفاذ فرمایا جو کہ انسان کی اجتماعی زندگی کو پورے امن وعافیت کے ساتھ بسر کرنے کا ذریعہ ہے، ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ سوسائٹی میں برائیاں رواج نہ پائیں، بدچلنی روکی جائے اور معاشرت میں بدنظمی وبے راہ روی پیدا نہ ہونے پائے، یہی وجہ ہے کہ ان برائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جرائم کی سزا سخت رکھی گئی جن کا بُرا اثر نہ صرف اصل مجرم ہی تک محدود رہتا ہو، بلکہ اس سے پورے سماج اور معاشرت کی فضا متاثر ہوتی ہو اور دوسرے بے شمار انسانوں میں دیکھا دیکھی معصیت کے رجحانات اور جذبات پیدا ہوتے ہوں، حتی کہ رفتہ رفتہ اس کثرت سے یہ جرائم ہونے لگیں کہ ان کی اصلاح اور روک تھام دشوار ہو جائے۔ پس اس وقت تک کوئی نظام اُمن و اُمان کا نظام نہیں کہلا سکتا جب تک اس طرح کے جرائم کے سدِّ باب کے لیے معمولی سزاؤں اور محض ترغیب و ترہیب پر اکتفا کیا جائے گا، بلکہ اس کے لیے عین مصلحت اندیشی اور حکمت عملی یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی ایسے جرم ارتکاب کرے، جو نظامِ اُمن کے لیے کسی طرح مہلک ثابت ہوتا ہو تو اسے ایسی سخت اور عبرتناک سزا دی جائے جس سے نہ صرف وہ خود اس کے اعادہ سے باز آ جائے بلکہ وہ تمام لوگ بھی جو اس جرم کی طرف کوئی طبعی میلان رکھتے ہوں لرز جائیں اور ارتکابِ جرم کی ہمت و جرأت نہ کر سکیں۔ اسلامی حدود تعزیرات میں اسی اصل الاصول کو پیش نظر رکھ کر بعض جرائم کے لیے سخت سزائیں رکھی گئی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے چند مثال کے طور پر درج ذیل ہیں تاکہ اس بات کی پوری وضاحت ہو جائے کہ ان خطرناک جرائم کی سزائیں کسی ظالمانہ اُصول پر مبنی نہیں، بلکہ عادلانہ حکمت اور مصالح اُمن کے عین مطابق ہیں۔

زنا:

جب انسان اپنی حیوانیت سے مغلوب ہو کر اس ممنوع فعل کی طرف اقدام کرتا ہے تو بسا اوقات ایسا ہوتا کہ صنف نازک کا ایک ہی فرد بہت سے انسانوں کی خواہش نفس کا مرکز بن جاتا ہے، اور ہر شخص اس سے اپنی آتشِ نفس بجھانے کا متمنی ہوتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ انساب میں اشتباہ، ہتک عزت، حقوق کی پامالی اور کبھی کبھی خوں ریزی اور باہمی جنگ و پیکار بھی ہوتا ہے۔ اس لیے اجماعی نقطہ نظر سے غور کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ یہ جرم ان جرائم میں سے ایک ہے جن کی مضرتیں انسانی تمدن اور نظامِ اُمن پر حملہ آور ہو کر تہذیب و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشرت کے متاع تاراج کر ڈالتی ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے سزا بھی سخت رکھی گئی کہ اس کا مرتکب اگر شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں۔

قذف:

کسی شریف مرد یا عورت پر زنا کی تہمت اور جھوٹا الزام لگانا، صرف اسی کے لیے رسوائی اور اذیت کا باعث نہیں ہوتا، بلکہ اس سے خاندانی عداوت کا شاخسانہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انتقامی جذبے کی آگ بھڑک کر جنگ و جدل کی نوبت آجاتی ہے، اس کے علاوہ زوجین کے ازدواجی تعلقات بھی ایک بے بنیاد شبہ کی بناء پر ناخوش گوار ہو جاتے ہیں اور اَمن واَمان کی صورت حال تہہ و بالا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کے مرتکب کو ۸۰ کوڑے لگانے کا حکم صادر ہوا۔

چوری:

انسان جب کسب معیشت کا کوئی صحیح ذریعہ نہ پاکر اور کفاف زندگی کا کوئی سہارا باقی نہ دیکھ کر چوری کو ذریعہ معاش بناتا ہے تو نہ صرف اپنے لیے ہی بلکہ بہت سے اور انسانوں کے لیے بھی ہلاکت و تباہی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے لیے سزا بھی سخت ترین تجویز کی گئی کہ ایسے جرم کے مرتکب کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

رہزنی وقزاقی:

تمدنی زندگی پر حملہ کرنے والے جرائم میں قزاقی ایک بڑا جرم اور بدترین معصیت ہے۔ ڈاکوؤں کی اچانک اور ظالمانہ حرکتوں سے اَمن عامہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور کوئی شخص بھی جان و مال اور عصمت کو محفوظ نہیں پاتا، اور ان کی حفاظت کی فوری تدبیر سے بالکل قاصر ومجبور محض ہوتا ہے۔ لہٰذا اس جرم کے مرتکبین کے لیے جلاوطنی وقتل کی سزا رکھی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی:

عقل انسان کا ایک مابہ الامتیاز جوہر ہے جو اُخروی فوز وفلاح اور دنیوی کامیابیوں کا ذریعہ ہے، اسی کی بدولت وہ خیر وشر اور صحیح وغلط میں فرق وتمیز کرتا ہے جبکہ شراب نوشی انسانیت کے اس امتیازی جوہر کو معطل وبے کار اور تعقل وتفکر سے محروم کر دیتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شرابی سے عالمِ بدمستی میں وہ وہ حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جو انسانیت کے لیے ننگ وعار اور اَمن اجتماعی کے لیے مفسدہ عظیم بن جاتی ہیں۔ چنانچہ ایسے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے ۴۰ کوڑے کی سزا متعین کی گئی۔

جرائم کی مذکورہ بالا مثالیں ان بدترین جرائم میں سے چند ہیں جن کے مہلک جراثیم نظامِ اَمن واَمان کو تباہ وبرباد کر ڈالتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ''دینِ اَمن'' اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جرائم کی سزا مقرر کرتے وقت صرف زجر وتوبیخ پر اکتفا نہ کیا، بلکہ ہر جُرم کی تباہ کاریوں کی نوعیت ملحوظ رکھ کر سزائیں متعین کیں، چنانچہ جو جرم نظامِ اَمن کی بربادی کے لیے جتنا زیادہ تباہ کن تھا اس کی سزا بھی ویسی ہی سخت وعبرتناک مقرر کی گئی۔ اور پھر پیغمبرِ اَمن ﷺ کا حکیمانہ اُسلوب وانداز یہ ہے کہ برائی اور جرم کے خاتمہ کے لیے اس کے اسباب وعوامل کو بھی ختم کر دینے کا حکم دیا ہے۔ زنا اور بدکاری سے ہی منع نہیں فرمایا بلکہ غیر محرم کو دیکھنے، تنہائی میں اس کے ساتھ بیٹھنے، سفر کرنے، نرم لہجے میں بات کرنے، بناؤ سنگار اور زیب وزینت اختیار کر کے باہر نکلنے، مٹک مٹک کر چلنے سے بھی منع فرمایا۔ شراب سے منع فرمایا تو اوائل میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جن میں یہ تیار کی جاتی تھی۔ قتل ناحق ہی سے نہیں روکا، بلکہ قتل پر اعانت، اشارۂ قتل، سرِعام ننگی تلواروں اور اسلحہ کی نمائش سے بھی سختی سے ممانعت فرمائی۔ اختلاف وانتشار اور قطع تعلقی ولڑائی جھگڑے ہی سے منع نہیں فرمایا، بلکہ گالی گلوچ، طعن وملامت، تنابز بالالقاب، بغض وحسد اور عناد وغیض و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غضب سے بھی روک دیا جو عموماً لڑائی جھگڑے اور اختلاف وقطع تعلقی کا سبب بنتے ہیں تا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

ظالموں کی ستم ظریفی:

ان تعلیمات اور احسانات کے باوجود آج پیغمبرِ اُمن صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ ''اُمن کے دشمن''، ''جنگ وجدل کے جویا'' اور ''انسانیت کے دشمن'' ہیں تو پھر اور کون سا ایسا ہوگا جس کی تعلیمات اُمن کا درس دیتی ہوں؟ اور انسانیت کی دوست ہوں؟ تلاش کریں، اگر مل جائے تو بتا دیں۔

﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ﴾ (البقرة : ٢ / ٢٤)

''پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز کر بھی نہیں سکتے تو (اسے ہی سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جو (انکار کرنے والے) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (۱۸۴)

کیا پیغمبرِ اُمن ﷺ انسانیت کے دشمن ہیں؟

آج پیغمبرِ اُمن ﷺ کی بابت کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی تلوار اور آپ ﷺ قرآن سے دنیا کو خطرہ ہے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اور قرآن (نعوذ باللہ) دہشت گردی، انسانیت دشمنی، اور انتشار واختلاف کا درس دیتے ہیں۔ یہ بات پہلے بھی 1870ء میں شائع شدہ ایک کتاب ''لائف آف دی محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم میں یو پی۔ بھارت کے گورنر ولیم میور نے لکھی۔ وہ اپنے خبثِ باطن کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے کہ:

''دو چیزیں انسانیت کی سب سے بڑی دشمن ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار، (۱۸۵)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اگر قرآن کریم اور پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو ان دونوں میں سراسر انسانیت کی فلاح و بہبود اور عالَمِ انسانیت کے لیے اَمن و راحت کا پیغام ملتا ہے۔ اور شرف آدمیت کے وہ اصول ملتے ہیں جو دنیا کے کسی دستور میں نہیں ملتے، پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی عظمت واحترام پر حقوق انسانی (Human Rights) کے متعلق وہ دائمی تصور دیا ہے جسے بلا خوف تردید انسانیت نوازی پر مبنی دائمی دستاویز کہا جاسکتا ہے، پھر آپ ﷺ کا ''معاہدۂ حلف الفضول'' تو سراسر مظلوموں کی امداد کا پہلا تاریخی منشور ہے۔ اسی طرح تاریخ انسانی کا اوّلین معاہدۂ اَمن ''مؤاخات'' ہے ، اسی طرح ریاستی حقوق کی پہلی تحریری اور تاریخی دستاویز ''میثاقِ مدینہ'' ہے، اس طرح بنیادی انسانی حقوق کا پہلا منشور ''خطبۂ فتح مکہ'' ہے ، اسی طرح انسانی حقوق کا عالمی اور دائمی منشور ''خطبۂ حجۃ الوداع'' ہے، یہ سب دساتیر ومعاہدات حقوقِ انسانی کے لیے ہی تو ہیں، پھر اس پر مستزاد یہ کہ یہ دساتیر ومعاہدات اور تعلیمات فقط کاغذی، تخیلاتی اور دفعاتِ محض نہیں بلکہ عملی طور پر نافذ العمل بھی ہیں۔ اب اس کے باوجود بھی اگر یہ کہا جائے کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے عالم انسانیت کو خطرہ ہے تو اس سے بڑھ کر تعصب اور ہٹ دھرمی کی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔ کچھ متعصب لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب ان کو کچھ سمجھ نہیں آتا تو یہی کہنے لگے کہ ''اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے'' حالانکہ یہ ایسا جھوٹ ہے کہ شاید اس آسمان کے سائے میں ایسا بڑا جھوٹ کوئی نہ بولا گیا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سفید جھوٹ کی تردید کرنا بھی سچ کی توہین وتحقیر ہے۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریۂ جہاد اور آپ ﷺ کی جنگی پالیسی بیان کردی جائے تاکہ واضح ہو کہ وہ سراسر اَمنِ عالم کی ضمانت ہے۔

پیغمبرِ اَمن ﷺ کی جنگی پالیسی:

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی پالیسی کا اساسی کلیہ یہ تھا کہ مخالف عنصر کا خون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہانے کے بجائے اسے بے بس کر دیا جائے، تا آنکہ یا تو وہ تعاون کرے یا مزاحمت چھوڑ دے، چنانچہ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے ابواب کو جن محققین و مفکرین نے ہمارے سامنے بے نقاب کیا ہے ان میں ارض ہندو پاک کے ایک مایہ ناز فرزند ڈاکٹر حمید اللہ صدیقی ہیں موصوف نے سرورِ عالم ﷺ کی جنگی پالیسی کو یوں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

''اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کو نیست و نابود کرنے کے بجائے مجبور کرنا پسند فرمایا۔''(۱۸۶)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاست قریش کو تباہ و نابود کرنے پر نہیں، بلکہ بالکل محفوظ رکھ کر بے بس اور مغلوب کر دینے پر مشتمل تھی۔''(۱۸۷)

اپنے اس نظریہ کو فاضل محقق نے حضور ﷺ کی اختیار کردہ تدابیر کی تفصیل دے کر اور سلسلۂ واقعات پر تبصرہ کر کے بڑی خوبی سے ثابت کیا ہے۔ (۱۸۸)

دراصل پیغمبرِ اَمن ﷺ کو اگر چہ چارو ناچار میدانِ کارزار میں اترنا پڑا، کیونکہ شہادت کہ الفت کے باہر باہر سے کوئی راہ نصب العین کی طرف نہ جاتی تھی، لیکن آپ ﷺ زمین کے ٹکڑوں کے بجائے روحوں کو فتح کرنا چاہتے تھے، آپ ﷺ تلوار کے زور سے بدنوں کو مطیع بنانے کے بجائے دلیل سے دماغوں کو، اور اخلاق سے دلوں کو مسخر کرنا چاہتے تھے، آپ ﷺ کا اصل معرکہ رائے عام کے میدان میں تھا اور اس میدان میں حریفوں نے زک اُٹھائی اور تیزی سے بازی ہرتے چلے گئے۔ جنگی کارروائی اس تصادم کا بہت چھوٹا جزء ہے جو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کو اَمن دشمنوں سے پیش آیا۔

دیکھیے کہ غزوۂ خیبر کی مہم کے دوران میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلَم خاص عنایت فرماتے ہوئے کیا تاکید کی تھی؟ فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اگر تمہارے ذریعے سے ایک شخص کو بھی ہدایت ہوگئی تو یہ تمہارے لیے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔ (۱۸۹) یعنی اصل مقصود دشمن کا جانی نقصان اور خونریزی نہیں ہے بلکہ فوقیت اسی بات کو ہے کہ زیادہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ افراد کے دل ودماغ میں تبدیلی واقع ہوا اور وہ نظامِ اَمن کو قبول کرلیں، یہ نمایاں جنگی انداز ہم نے محض بطور نمونہ پیش کیا ہے ورنہ ایسے شواہد کی کمی نہیں جن سے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی نقطۂ نظر سامنے آ جاتا ہے۔ جنگ جوئی اور خونریزی کرنے والے لوگ مغلوب الغضب اور جلد باز ہوتے ہیں، بخلاف اس کے ہم آپ ﷺ کو ٹھنڈے عزم اور لمبے حوصلے سے آراستہ پاتے ہیں اور آپ ﷺ کی جنگی پالیسی میں قوت کے استعمال کے بجائے حکمت وزیرکی کام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ حکمت وزیرکی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو گا کہ حضور ﷺ مدینہ میں جاتے ہی مختلف عناصر کو جوڑ جاڑ کر اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھ دیتے ہیں، کسی انقلابی نظریے پر بغیر ایک قطرۂ خون بہائے نظام ریاست کو یوں استوار کر دینے کی مثال ساری تاریخ میں نہ مل سکے گی۔ صحیح معنوں میں غیر خونی (Blood Less) انقلاب ہمیں یہی ایک ملتا ہے جس کی بنیادوں میں انسانی خون کا ایک قطرہ نہ گرا اور جس کی نیو کے پتھروں میں کسی ایک فرزند آدم کا لاشہ شامل نہیں، یہ محیر العقول واقعہ خود پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شان کا ترجمان ہے۔

پیغمبرِ اَمن ﷺ کی جنگوں میں جانی نقصانات کے اعداد وشمار:

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی دہ سالہ جنگی کارروائیوں کی یہ خاص نوعیت جانی نقصان کے اعداد وشمار سامنے رکھنے سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ آپ ﷺ نے ''کم سے کم خونریزی'' کا اُصول سامنے رکھا، اور برائے نام حد تک قلیل جانی نقصان کے ساتھ دس لاکھ مربع میل رقبہ کی سلطنت قائم کر دکھائی۔ آپ ﷺ کی جنگی کارروائیوں میں طرفین سے کام آنے والے افراد کی تعداد درج ذیل ہے:

	نام غزوہ یا سریہ	مسلمانوں کا نقصان	دشمن کا نقصان
		شہید	مقتول
۱	غزوۂ بدر	۲۲	۷۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲	غزوۂ اُحد	۷۰	۳۰
۳	غزوۂ احزاب	۶	۱۰
۴	غزوۂ خیبر	۱۸	۹۳
۵	سریہ موتہ	۱۲	نامعلوم
۶	غزوۂ فتح مکہ	۲	۱۲
۷	غزوۂ حنین و طائف	۶	۷۱
	کل تعداد	۱۳۶	۲۸۶

سات غزوات و سرایا میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد ۴۲۲ ہے۔ عام طور پر مؤرخین اور سیرت نگاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات و سرایا کی تعداد ۸۲ لکھی ہے جو کہ درست نہیں۔ غزوات کی تعداد صرف سات ہے البتہ حیات طیبہ کی تمام چھوٹی بڑی کارروائیوں اور نقل و حرکت کی تعداد ۸۲ ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	کارروائیوں کا مقصد	کارروائیوں کی تعداد	شہدا کی تعداد	تعداد مقتولین دشمن
۱	تبلیغ اسلام اور تکمیل معاہدات	۵	-	-
۲	بت شکنی کی مہمات	۳	-	-
۳	دشمن کی طرف سے ڈاکہ زنی کے بعد مسلمانوں کا تعاقب	۱۰	۱۹	۱۲
۴	ذاتی نوعیت کے واقعاتِ قتل	۵	-	۵
۵	غلط فہمی کی بناء پر پیش آنے والے تصادم	۶	-	۱۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶	سرحدوں کی حفاظت کے لیے کی گئی کارروائیاں	۳۸	۷۳	۱۱
۷	دشمن کی طرف سے دھوکہ دہی اور بغاوت کے واقعات	۸	۸۲	۴۱۰
۸	جنگیں (غزوات وسرایا)	۷	۱۳۶	۲۸۶
	کل تعداد	۸۲	۳۱۰	۸۵۱

۸۲ کارروائیوں میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد ۱۱۶۱ (۱۹۰)

پس پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سالہ مدنی زندگی میں پیش آنے والی ۸۲ کارروائیوں میں طرفین سے کام آنے والے تمام افراد کی کل تعداد ۱۱۶۱ ہے۔

۸۲ کارروائیوں میں کام آنے والے افراد کی یہ محیر العقول تعداد اس زمانے کی ہے جس زمانے میں انتقام در انتقام کی شکل میں ہونے والی طویل جنگوں میں لاکھوں انسانوں کی ہلاکت ایک معمولی بات سمجھی جاتی تھی۔

اَمن پسند ''مہذبوں'' کی اَمن پسندی:

آیئے ایک نظر آج کے نام نہاد مہذب، داعیانِ تہذیب اور اَمن پسند یورپ کی رزم آرائیوں پر ڈالیں اور دیکھیں کہ کس کی تلوار عالمِ انسانیت کی دشمن ہے؟ اور کون انسانیت کا دشمن ہے؟

۱۔ ۳۰ سالہ جنگ (۱۶۱۸ء۔۱۶۴۸ء) اس میں جرمنی، فرانس، آسٹریا، سویڈن وغیرہ نے حصہ لیا، اس میں صرف جرمنی کے ایک کروڑ بیس لاکھ آدمی مارے گئے۔ (۱۹۱)

۲۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادیٔ ہند میں انگریزوں نے ۲۷ ہزار مسلمانوں کو پھانسی دی اور اس کے علاوہ سات دن تک برابر قتلِ عام ہوتا رہا جس کا کوئی حساب وشمار نہیں۔ (۱۹۲)

۳۔ امریکہ خانہ جنگی (۱۸۶۱ء۔۱۸۶۵ء) تک جاری رہی، اس میں ۸ لاکھ افراد مارے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گئے، چوہتر کروڑ پونڈ خرچ ہوئے۔ (۱۹۳)

۴۔ ۱۹۰۷ء کی ہیگ کانفرنس میں غیر مقاتلین کو تحفظ دینے کا معاہدہ ہوا۔ لیکن اس معاہدے کے بعد جب متحدہ ریاست بلقان اور ترکی کے درمیان جنگ ہوئی تو اس میں ۲ لاکھ چالیس ہزار غیر مقاتلین مسلمان تلوار کے گھاٹ اُتار دیے گئے۔ (۱۹۴)

۵۔ (۱۹۱۴ء۔۱۹۱۸ء) جنگ عظیم اوّل میں مجموعی طور پر ۷۵ لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اور ایک کھرب ۸۶ ارب ڈالر کے وسائل حیات نذر آتش کیے گئے۔ (۱۹۵)

۶۔ ۱۹۱۸ء میں سویت یونین نے قازقستان پر قبضہ کیا تو وہاں کی تمام مساجد اور دینی مدارس منہدم کر دیے۔ علماء اور اساتذہ کو فائرنگ اسکواڈ کے سامنے بھون دیا گیا۔ ان ظالمانہ کارروائیوں میں دس لاکھ قازان مسلمان شہید ہو گئے۔ (۱۹۶)

۷۔ (۱۹۳۹ء۔۱۹۴۵ء) جنگ عظیم دوم میں مجموعی طور پر ساڑھے چار کروڑ انسان ہلاک ہوئے۔ صرف ایک شہر سٹالن گراڈ میں دس لاکھ افراد لقمۂ اجل بنے۔ جرمنی میں ساٹھ لاکھ انسان گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کیے گئے۔ بیک وقت چار براعظموں یورپ، امریکہ، ایشیاء اور افریقہ پر مسلسل ۶ برس تک اس منحوس جنگ کے مہیب سائے چھائے رہے۔ چار براعظموں کے انسٹھ ممالک (پچاس اتحادی اور ۹ محوری) آپس میں دست و گریبان ہوئے، جن میں سے صرف ایک ملک امریکہ کا اس جنگ میں تین کھرب ساٹھ ارب ڈالر کا خرچہ ہوا۔ (۱۹۷)

۸۔ ۱۹۴۵ء میں جدید تہذیب و تمدن کے تین بڑے علم برداروں (امریکہ کے ٹرومین، برطانیہ کے چرچل اور روس کے سٹالن) نے جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم گرا کر آبادی سے بھرے یہ دونوں شہر صفحۂ ہستی سے مٹا دیے۔ (۱۹۸)

۹۔ ۱۹۴۶ء میں یوگوسلاویہ میں کمیونسٹوں نے ۲۴ ہزار سے زائد مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ سترہ ہزار سے زائد مساجد و مدارس مسمار کیے۔ (۱۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ (۱۹۷۹ء۔۱۹۸۹ء) میں روس نے افغانستان میں ۱۵ لاکھ مسلمان شہید کیے۔ (۲۰۰)

۱۱ (اپریل ۱۹۹۲ء۔ستمبر ۱۹۹۲ء) صرف چھ ماہ میں بوسنیا میں ڈھائی لاکھ مسلمان شہید کیے گئے، پانچ لاکھ بے گھر کیے گئے، پچاس ہزار عصمت مآب مسلمان خواتین کی آبرو ریزی کی گئی۔ (۲۰۱) اور اس وقت سے آج تک جو قتل و غارت اور خون ریزی ہو رہی ہے اس کا اندازہ چھ ماہ کی غارت گری اور انسانیت سوزی سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

۱۲ ۱۹۹۲ء میں اسرائیل نے فلسطین کے شہر صابرہ اور شتیلہ کیمپوں میں ۵۰ ہزار مسلمان شہید کیے۔ (۲۰۲)

۱۳ ۱۹۹۲ء کے بعد سے اب تک بوسنیا، کسووا، اور چیچنیا میں ۵ لاکھ مسلمان کفار کے ہاتھوں شہید ہو چکے ہیں۔ (۲۰۳)

۱۴ (۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء ـ ۱۲/نومبر ۲۰۰۱ء) صرف ایک مہینہ ۵ دنوں میں امریکہ نے افغانستان میں ۹۰ ہزار بے گناہ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے شہید کیے (۲۰۴) اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

۱۵ حالیہ عراق کی جنگ میں امریکی جرائم کی فہرست بڑی طویل ہے، قتل و غارت کے واقعات میں ایک محتاط اندازے کے مطابق ۳ لاکھ افراد آتش و آہن کی نذر ہوئے، مزید تفصیل کے لیے محمد صالح مغل کی کتاب ''امریکہ کا زوال'' دیکھیے۔ (۲۰۵)

قارئین کرام! یہ اعداد و شمار وہ ہیں جو محتاط اندازے کے مطابق حیطہ شمار میں لائے جا سکے ہیں اور جو اس کے علاوہ ہیں ان کی تعداد تو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اب اقوامِ مغرب کی مکاری و عیاری کی داد ہے کہ ایک طرف ۸۲ غزوات و سرایا میں (۱۱۶۱) افراد کے جانی نقصان سے دس لاکھ مربع میل پر سلطنت قائم کرنے والے پیغمبرِ اَمن ﷺ تمہارے نزدیک (نعوذ باللہ) خونی پیغمبر ہیں، ان کی تلوار انسانیت کی دشمن ہے، ان کی تعلیمات سے بوئے خون آتی ہے، ان کا لایا ہوا دین قصاب کی دُکان ہے اور ان کا دیا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلسفۂ جہاد دہشت گردی اور فساد فی الارض ہے۔ اور دوسری طرف صرف ۱۵ رزم آرائیوں میں ہزاروں لاکھوں نہیں ، بلکہ کروڑوں افراد کو بے دریغ قتل کرنے والے دہشت گرد، خون خوار، درندے اور قصاب ...... مہذب ، اَمن پسند اور انسانیت کے خیر خواہ ہیں؟ تلك اذاً قسمة ضیزیٰ۔ اُفٍّ لکم ثم اُفٍّ لکم

مغرب کا پیغام ...... اَمن یا دہشت گردی؟

پیغمبرِ اَمن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کے خلاف انسانیت دشمن عناصر کی ناپاک جسارتیں بہت پہلے سے بھی جاری تھیں ،لیکن امریکہ میں ہونے والے نائن الیون کے واقعات کے بعد تو انہوں نے پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم اور کتابِ اَمن قرآن کریم کو بطورِ خاص اپنی دشمنی اور عداوت کا نشانہ بنالیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون کی تباہی کے بعد عصر حاضر کے سب سے بڑے دہشت گرد امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے ایک اعلان تو طویل صلیبی جنگ شروع کرنے کا کیا اور دوسرا اعلان یہ کیا کہ ہم مچھر(یعنی علمائے اسلام) پیدا کرنے والے جوہڑوں (یعنی دینی مدارس) کو خشک کردیں گے۔ (۲۰۶)

امریکی صدر بش کے اس اعلان کے بعد امریکہ اور پورے یورپ میں یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا گیا کہ قرآن کریم The Book Of Terroyism (یعنی دہشت گردی کی کتاب) ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ ائمہ کفر، مسلمان حکمرانوں سے قرآن کریم کو بدلنے اور اس سے دہشت گردی (جہاد) کی آیات نکالنے ، دینی مدارس کو بند کرنے یا کم از کم ان کا سلیبس تبدیل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، دینی مدارس کو فنڈ فراہم کرنے والے افراد یا اداروں پر عرصۂ حیات تنگ اور انہیں بدنام کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، دہشت گردی کے نام پر راسخ العقیدہ مسلمانوں کو گرفتار کیا جارہا ہے اور پھر انہیں کیوبا، گوانتا ناموبے، ابو غریب جیل اور نامعلوم مقامات میں لے جا کر انسانیت سوز مظالم کے لیے تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نائن الیون کی تباہی حادثہ...... یا سازش؟

یہ سب کچھ نائن الیون کے حادثہ کے بعد دہشت گردی کے خلاف مہم کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر حملے ـــ جیسا کہ اب تحقیقات سے پتہ چل رہا ہے ـــ ایک اتفاقی حادثہ نہیں تھے، بلکہ خود ساختہ طے شدہ سازش کا نتیجہ تھے جسے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر، سابق نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر جیکیو برزنسکی، نائب وزیر دفاع پالفویز اور ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر سموئیل ہنگٹن نے ترتیب دیا، پینٹا گون نے یہ منصوبہ صدر کلنٹن کو منظوری کے لیے پیش کیا تھا لیکن اس نے منظوری دینے سے انکار کر دیا، جبکہ صدر جارج ڈبلیو بش نے اسے منظور کر لیا۔ (۲۰۷)

سازش کا پس منظر:

اس کا پس منظر یہ تھا کہ افغانستان میں سوویت یونین کی واضح شکست کے بعد جون ۱۹۹۵ء میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی اور انہوں نے ایمانی قوت اور اپنی حکمت و تدبر کے بل بوتے پر ڈیڑھ سال کی انتہائی قلیل مدت میں دسمبر ۱۹۹۶ء کو اسلامی احکام نافذ کر دیے، جن کی بدولت طالبات نے افغانستان کے نوے فیصد علاقہ کو انتہائی قلیل مدت امن و سلامتی کا ایک ایسا مثالی گہوارہ بنا دیا جس کی اس سے پہلے وہاں کوئی مثال نہیں ملتی۔ امارت اسلامی افغانستان کو انہی خطوط پر اگر مزید چار پانچ سال پھلنے پھولنے کا موقع مل جاتا تو اس کے اثرات دیگر اسلامی ممالک پر بھی پڑتے اور ایک بہت بڑا اسلامی بلاک معرضِ وجود میں آ سکتا تھا۔ پھر یہی اسلامی بلاک مغرب خصوصاً امریکہ کے مفادات میں روڑے اٹکائے گا، لہٰذا کیوں نہ ان طالبان مجاہدین کی قوت کو ہی ختم کر دیا جائے ......

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

چنانچہ مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے پہلے بنیاد پرست، رجعت پسند اور انتہا پرست، جیسی اصطلاحات وضع کی گئیں، لیکن جب یہ اصطلاحات ائمہ کفر کے دلوں میں چھپے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزائم کو پورا نہ کر سکیں تو ''دہشت گرد'' کی نئی اصطلاح وضع کی گئی اور اس کی آڑ لے کر ایک بہت بڑی سازش، بہت بڑا منصوبہ تیار کیا گیا جس میں بطورِ خاص یہ نکات تھے:

۱۔ امریکہ کے مفاد میں ہے کہ جہادِ اسلامی کو روکا جائے۔

۲۔ امریکہ کے مفادات میں ہے کہ نئی اسلامی ریاست (افغانستان) کا خاتمہ کیا جائے۔

۳۔ امریکہ کے مفاد میں ہے کہ وسط ایشیا کی دولت، تیل اور دوسرے ذخائر پر قبضہ کیا جائے۔

۴۔ امریکہ کے مفاد میں ہے کہ چین کا گھیراؤ کیا جائے، کیونکہ وہ ہمارے مقابل آنے کی تیاری میں ہے۔

۵۔ امریکہ کے مفاد میں ہے کہ واحد اسلامی ریاست پاکستان کی ایٹمی قوت کو مفلوج کر دیا جائے۔ (۲۰۸)

سازش پر عمل درآمد کی وجہ جواز:

اب اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لیے کوئی بہت معقول اور واضح بہانہ چاہیے تھا چنانچہ اس بہانہ کی تلاش میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی بلند و بالا عمارت (جو اپنی تعمیری مدت پوری کر چکی تھی اور اُسے ویسے بھی گرانا ہی تھا) پر حملے کر کے اس کو گرا دیا گیا، اِدھر اس حادثہ کے چند منٹ بعد ہی بی بی سی نے سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک کا انٹرویو نشر کیا جس میں اُسامہ بن لادن کو اس حملے کا ذمہ دار قرار دیا (۲۰۹)، اُدھر امریکہ میں ٹی وی پر بار بار اُسامہ بن لادن کی تصویر دکھائی جانے لگی، جس کے بعد امریکہ صدر بش اور امریکہ وزیر خارجہ کولن پاول نے باضابطہ طور پر اُسامہ کو حملہ کا بڑا مجرم قرار دے دیا۔ (۲۱۰) پھر امریکی انٹیلی جنس نے دہشت گردی کے ایک منظم نیٹ ورک (القاعدہ) کی کہانی گھڑ کر اُسامہ بن لادن کو اس کا سربراہ ظاہر کیا۔ جو ان دنوں افغانستان میں پناہ گزین تھے۔ پھر اُسامہ بن لادن کو افغانستان کے حکمران ''طالبان'' سے طلب کیا گیا، انکار کرنے پر طالبان حکومت کو ختم کرنے کی دھمکی دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی، اقوام متحدہ کے ذریعے افغانستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کروائی گئیں، یہ سارے جتن کرنے کے باوجود بھی طالبان کا بال بیکا نہ ہوا تو بالآخر طالبان اور اُسامہ بن لادن کو دہشت گرد قرار دیا گیا اور چاروں طرف ایک ہی رٹ لگائی گئی کہ ''القاعدہ اور طالبان دہشت گرد ہیں'' یہ رٹ اس زور اور تیزی سے لگائی گئی کہ گنبد گردوں بھی تھرتھرا رہا ہے اور شاید فرشتوں کو بھی یہ یقین ہو چکا ہے کہ واقعی القاعدہ اور طالبان دہشت گرد ہیں۔ (۲۱۱)

جب سازش اور منصوبہ کا یہ میدان سج گیا، معقول بہانہ مل گیا تو امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے عالمی ذرائع ابلاغ پر خطاب کیا جس کی شہ سرخیاں یہ ہیں:

- دہشت گردوں کو پناہ دینے والے اور ان کی معاونت کرنے والے بھی دہشت گرد ہیں۔ طالبان نے اُسامہ اور ان کی تنظیم کو پناہ دے رکھی ہے، لہٰذا وہ بھی دہشت گرد ہیں۔
- دنیا بھر میں ستائیس تنظیمیں دہشت گردوں کی مالی معاونت کر رہی ہیں لہٰذا ان کے تمام اثاثے بیک جنبش قلم منجمد کیے جاتے ہیں۔
- دہشت گردوں کے خلاف طویل صلیبی جنگ شروع کر دی گئی ہے۔
- دہشت گردی کے خاتمے کی مہم میں جو امریکہ کا ساتھ دے گا وہی دوست قرار پائے گا، جو ساتھ نہیں دے گا وہ امریکہ کا دشمن اور دہشت گرد قرار پائے گا۔ (۲۱۲)

افغانستان پر حملہ اور بعد کی مہمات:

چنانچہ امریکہ نے دہشت گردی کے خاتمہ کی مہم میں اپنے اتحادیوں کو جمع کیا بعض مسلمان حکومتوں (پاکستان) کو ساتھ ملایا اور اُسامہ بن لادن کو افغانستان کے حکمران ''طالبان'' سے طلب کیا، انکار کرنے پر طالبان حکومت ختم کرنے کی دھمکی دی گئی، اقوامِ متحدہ کے ذریعہ دباؤ ڈالا گیا، اقتصادی پابندیاں عائد کروائی گئیں، جب یہ سارے جتن کرنے کے بعد طالبان کا بال بیکا نہ ہوا تو بالآخر طالبان حکومت ختم کرنے کے لے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ ۷/ اکتوبر ۲۰۰۱ء سے ۱۲/ نومبر ۲۰۰۱ء تک آتش و آہن کی بارش سے افغانستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور ۹۰ ہزار بے گناہ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے شہید کر دے، امریکی کمانڈوز نے بے گناہ افغانیوں کی زبانیں کاٹیں، سر کے بال اُکھاڑے، زخموں پر تیزاب ڈالا، قبریں اُکھاڑ کر لاشوں کو بموں سے اُڑایا(۲۱۳)، اور پھر قیام ''اَمن'' کے لیے خطے میں جھنڈے گاڑھ کر بیٹھ گیا۔ اب اس نے دہشت گردی کی آڑ میں نہ صرف خطہ میں قیام کا حصول ممکن بنالیا ہے بلکہ طویل مدت تک قیام کا جواز بھی پیدا کر لیا ہے، لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اُسامہ بن لادن نہ ملے، اور ''دہشت گردی کے خاتمے کی مہم'' کا اونٹ جس کروٹ امریکہ بہادر کہے گا بیٹھے گا اور پھر وہاں بھی ''اَمن'' کے قیام کے لیے ''دہشت گردوں'' سے نمٹا جائے گا۔ انتظار ہوتا رہا اور اس مہم کے سائے پاکستان کے گردو نواح میں چھانے لگے..... کہ مہذب امریکہ کو خیال آیا کہ پہلے مسلمانوں کی دوسری بڑی فوجی قوت عراق سے دہشت گردی ختم کی جائے، پھر بعدازاں ''پہلی ایٹمی اسلامی قوت'' کو دیکھا جائے گا، چنانچہ دہشت گردی کے خاتمے کی عالمی مہم عراق پہنچی اور اسے تہہ وبالا کر دیا، اب نہ معلوم یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے؟

قارئین کرام! یہ ہیں مہذب امریکہ کے ہتھکنڈے، جنہیں بروئے کار لا کر اب وہ جہاں کہیں بھی اپنے مفاد کے لیے چاہے گا، دہشت گردی کا لیبل لگا کر حملہ آور ہوگا۔ امریکی جریدہ ''نیوز ویک'' اس صورتِ حال پر خود ہی تبصرہ کرتا ہے کہ ''امریکی ذرائع نے افغانستان کے خلاف امریکی حملہ کے حقیقی، اقتصادی اور سیاسی مفادات و مقاصد کو چھپانے کی ایک منظم اور مربوط حکمت عملی پر کام کیا، اور اس کے لیے اُسامہ بن لادن، القاعدہ اور دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو استعمال کیا حالانکہ نائن الیون کے حملوں میں ان کا کوئی ہاتھ نہ تھا لیکن ایک مکمل جنگ کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔''(۲۱۴)

امریکہ کی عالمی دہشت گردی:

کیا امریکہ بہادر کا یہ سب کچھ کرنا ''اَمن'' ہے؟ ''سلامتی'' ہے؟ اور دہشت گردی ختم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا اعلان ہے؟ نہیں نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی دہشت گرد خود امریکہ ہے، خود یہی ائمہ کفر ہیں جو کیوبا، گوانتا نا موبے اور ابوغریب جیل جیسے عقوبت خانوں میں بے گناہ لوگوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھا کر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں، ذرا ان کی دہشت گردی اور مظالم کی تصویر بھی ملاحظہ فرمائیں:

''امریکہ کا زوال'' نامی کتاب کے مصنف محمد صالح مغل صاحب لکھتے ہیں کہ ''امریکہ کی پوری تاریخ قتل و غارت گری، تباہی و دہشت گردی اور ترقی پذیر ممالک کے معاملات میں ٹانگ اڑانے جیسے کرتوتوں سے بھری پڑی ہے، بیرونی دنیا میں مداخلت اور براہِ راست اس میں حصہ لینے کے سو سے زیادہ واقعات سے اس کی تاریخ سیاہ ہے...... اپنی آزادی کے بعد سے اب تک امریکہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی افواج کو ۲۱۶ مرتبہ دنیا کی مختلف سرزمینوں پر فساد برپا کرنے کے لیے بھیجتا رہا ہے۔ ۱۹۴۵ء کے بعد امریکہ نے بیس ممالک کے ساتھ باقاعدہ جنگ لڑی ہے اور ۲۳ ملکوں پر وقتاً فوقتاً مہلک ہتھیاروں سے بمباری کی ہے۔ ان ملکوں میں چین (۴۶۔۱۹۴۵ء)، کوریا (۵۳۔۱۹۵۰ء) پھر دوبارہ چین (۵۳۔۱۹۵۰ء) گوئٹے مالا (۱۹۵۴ء) انڈونیشیا (۱۹۵۸ء) کیوبا (۶۰۔۱۹۵۹ء) کانگو (۱۹۶۴ء) پیرو (۱۹۶۵ء) ویت نام (۷۳۔۱۹۶۱ء) لاؤس (۷۳۔۱۹۶۴ء) کمبوڈیا (۷۰۔۱۹۶۹ء) پھر دوبارہ گوئٹے مالا (۶۹۔۱۹۶۷ء) گرینیڈا (۱۹۸۳ء) لبنان (۱۹۸۴ء) لیبیا (۱۹۸۶ء) ایل سلویڈور (۱۹۸۰ء) نکاراگوا (۱۹۸۰ء) پانامہ (۱۹۸۹ء) عراق (۹۹۔۱۹۹۱ء) سوڈان (۱۹۹۹ء) افغانستان (۱۹۹۸ء) یوگوسلاویہ (۱۹۹۹ء) پھر دوبارہ افغانستان (۲۰۰۱ء سے تا حال) اور پھر دوبارہ عراق (۲۰۰۳ء سے تا حال) شامل ہیں۔[۲۱۵]

مذکورہ بالا کارروائیوں میں ہونے والے جانی نقصان کو اعداد و شمار میں دیکھا جائے تو امریکہ بہادر کی ''امن پسندی'' اور تحفظ ''حقوق انسانیت'' کا مکروہ اور اصلی چہرہ دکھانے کے لیے کافی ہے کہ امریکہ سے بڑا دہشت گرد ظالم نہ ابھی کوئی ہے اور نہ ہی اس سے پہلے کوئی تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیغمبرِ اَمن ﷺ کے غزوات پر ایک نظر:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات، سرایا اور فوجی مہمات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کوئی بھی شخص یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے بڑے اَمن پسند، باکمال فوجی کمانڈر تھے، آپ ﷺ نے اَمن و اَمان قائم کیا، فتنے کی آگ بجھائی اور تلوار کے بجائے دلیل سے دشمن کے جسم و جان کے بجائے دل کو فتح کیا۔ آپ ﷺ نے ان اسباب و وجوہ اور اغراض و مقاصد کو بھی تبدیل کر ڈالا جن کے لیے آپ ﷺ سے پہلے اَدوار میں جنگ کے شعلے بھڑکا کرتے تھے۔ یعنی پہلے جنگ نام تھی ہوس دولت اور ہوس ملک گیری کا، مذہبی جبر اور لوٹ مار کا، قتل و غارت گری کا، ظلم و زیادتی اور انتقام و تشدد کا، کمزوروں کو کچلنے، آبادیاں ویران کرنے اور عمارتیں ڈھانے کا، عورتوں کی بے حرمتی کرنے بوڑھوں، بچوں بچیوں کے ساتھ سنگدلی سے پیش آنے کا، مگر پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں کی روح تبدیل کر کے اسے ایک مقدس جہاد میں بدل دیا۔ کیونکہ اب جنگ کا مفہوم یہ ہو گیا ہے کہ انسان کو قہر و ظلم سے نکال کر عدل و انصاف کے نظام میں لانے کی مسلح جدوجہد کی جائے، یعنی ایسے نظام کو جس میں طاقتور کمزور کو کھا رہا ہو، اُلٹ کر ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس میں طاقتور کمزور ہو جائے جب تک کہ اس سے کمزور کا حق لے نہ لیا جائے۔ اسی طرح اب جنگ کا معنی یہ ہو گیا کہ اللہ کی زمین کو غدر و خیانت، ظلم و ستم اور بدی و گناہ سے پاک کر کے اس کی جگہ اَمن و اَمان، رافت و رحمت، حقوق رسانی اور مروت و انسانیت کا نظم بحال کیا جائے۔

پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لیے شریفانہ اُصول و ضوابط بھی مقرر فرمائے اور اپنے فوجیوں اور کمانڈروں پر ان کی پابندی لازمی قرار دیتے ہوئے کسی حال میں بھی ان سے باہر جانے کی اجازت نہ دی، آپ کمانڈروں کو تقویٰ اور خیر کی وصیت فرماتے، آپ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے کہ غزوہ کرو، خیانت نہ کرو، بدعہدی نہ کرو، ناک کان وغیرہ نہ کاٹو، کسی بچے، بوڑھے، عورت غلام اور غیر مقاتل کو قتل نہ کرو۔ آپ ﷺ فرماتے کہ سختی نہ کرو، آسانی کرو، لوگوں کو سکون دلاؤ، متنفر نہ کرو، رات میں کسی دشمن قوم کے پاس جاؤ تو صبح ہونے سے پہلے چھاپہ نہ مارو، کسی کو آگ میں نہ جلاؤ، باندھ کر، لوٹ کر نہ مارو، حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوٹ مار کا مال مردار کی طرح ہی حرام ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے کھیتی باڑی تباہ کرنے، جانور ہلاک کرنے اور درخت کاٹنے سے بھی منع فرمایا۔ آپ ﷺ نیز یہ سنت بھی جاری فرمائی کہ سفیر کو قتل نہ کیا جائے، پھر معاہدین (غیر مسلم شہریوں) کے قتل سے بھی نہایت سختی سے روکا یہاں تک کہ فرمایا: ''جو شخص کسی معاہد کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کے فاصلے سے پائی جاتی ہے۔ یہ اور اس طرح کے دوسرے بلند پایہ قواعد وضوابط تھے جن کی بدولت جنگ کا عمل جاہلیت کی گندگیوں سے پاک وصاف ہو کر مقدس جہاد میں تبدیل ہو گیا اور ظلم و جور سے بھری دنیا اَمن و راحت کا گہوارہ بن گئی۔ (۲۱۶)

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجة البحث

پیغمبرِ اَمن کی مساعیٔ اَمن کے نتائج وثمرات اور اثرات:

رہوارِ قلم کو آخری حدوں پر پہنچانے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذرا ٹھہر کر پیغمبر اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی مساعیٔ اَمن کے نتائج وثمرات اور اثرات پر ایک نظر ڈالیں جو کہ ہمارے لیے نتیجۃ البحث کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر جبرئیل امین کتاب اَمن کی چند آیات لے کر حاضر ہوتے ہیں کہ:

﴿یَا یُّھَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ..........﴾ (المدثر: ۷۴/ ۱۔۷)

''اے کمبل پوش! اُٹھیے اور (لوگوں کو سنگین انجام سے) ڈرایئے.....''

پھر کیا تھا؟ آپ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے کاندھے پر انسانی ضمیر کی تبدیلی کا بوجھ اُٹھایا، جو عرصہ سے میدان جنگ و جدل میں تہ در تہ شہوات، ہوس کی بیڑیوں اور پھندوں میں جکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس تبدیلی کے لیے مسلسل اور پیہم معرکہ آرائی میں بیس برس گذار دیے اور اس دوران آپ ﷺ کو کوئی ایک معاملہ دوسرے معاملے سے غافل نہ کر سکا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا پیغامِ اَمن اتنے بڑے پیمانے پر کامیابی سے ہمکنار ہوا کہ عقلیں دنگ رہ گئیں۔ جزیرۃ العرب بلکہ ساڑھے دس لاکھ مربع میل کے اُفق سے جاہلیت وظلم وستم کا غبار چھٹ گیا، بیمار عقلیں تندرست ہو گئیں۔ بکھری ہوئی قومیں اور قبیلے ایک ہو گئے، انسان بندوں کی بندگی سے نکل کر اللہ کی بندگی میں داخل ہو گیا، اب نہ کوئی قاہر رہا نہ مقہور، نہ کوئی مالک رہا نہ مملوک، نہ حاکم رہا نہ محکوم، نہ ظالم رہا نہ مظلوم، بلکہ سارے لوگ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں سے جاہلیت کا غرور ونخوت اور باپ دادا پر فخر کا خاتمہ کر دیا، اب عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی برتری نہ رہی، برتری کا معیار صرف تقویٰ قرار پایا ورنہ سارے لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے تھے۔

غرض اس پیغام اَمن اور قیام اَمن کی بدولت عربی وحدت، انسانی وحدت اور اجتماعی عدل وجود میں آ گیا، نوعِ انسانی کو دنیاوی مسائل اور اُخروی معاملات میں سعادت کی راہیں مل گئیں، بالفاظِ دیگر زمانے کی رفتار بدل گئی، روئے زمین متغیر ہوگیا، تاریخ کا دھارا مُڑ گیا، غور وفکر کے انداز اور سوچنے سمجھنے کے اطوار بدل گئے۔

جب دعوتِ اَمن نے انسانی زندگی پر اپنا اثر دکھایا تو روحِ انسان کو وہم وخرافات، بندگی وغلامی، فساد وتعفن اور گندگی وانارکی سے نجات مل گئی، اور معاشرۂ انسانی کو ظلم وطغیان، بربادی، طبقاتی امتیازات، حکام کے استبداد اور کاہنوں کے رسوا کن تسلط سے چھٹکارا مل گیا اور عالَمِ انسانیت عفت ونظافت، ایجادات وتعمیر، آزادیٔ وتجدد، معرفت ویقین، وثوق وایمان، عدالت وکرامت کا گہوارہ بن گیا۔ ان تبدیلیوں کی بدولت جزیرۃ العرب نے ایک ایسی بابرکت اٹھان کا مشاہدہ کیا جس کی نظیر انسانی وجود کے کسی دور میں نہیں دیکھی گئی، اور اس جزیرے کی تاریخ اپنی عمر کے ان یگانۂ روزگار ایام میں اس طرح جگمگائی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں جگمگائی تھی۔ (۲۱۷)

اَمن کے متلاشیوں خصوصاً اہل مغرب کے نام:

آج دنیا کو جس بداَمنی، دہشت گردی، وحشت اور درندگی کا چیلنج درپیش ہے اس کے مقابلے میں انسانوں کے بنائے ہوئے نظریات ناکام ثابت ہو چکے ہیں، الہامی مذاہب میں سے اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب تغیر وتبدل سے غیر محفوظ ہیں، لہٰذا اب پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیماتِ اَمن ہی وہ الہامی ہدایات ہیں جسے عہدِ جدید کے اس خوفناک چیلنج کو قبول کرنے کے لیے آزمایا جانا چاہیے، اَمن کے متلاشیوں کے نام خصوصاً اہل مغرب کے نام ہمارا پیغام یہ ہے کہ وہ اسلام سے تصادم کا راستہ نہ اپنائیں اسے اپنا حریف نہ سمجھیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے خائف نہ ہوں، اسلام سراسر اَمن وسلامتی اور محبت و اُخوت کا مذہب ہے اور اپنے سے پہلے آئے ہوئے مذاہب کی تائید کرنے والا ہے۔ اہل مغرب کو حریتِ فکر کے اس عہد میں تعصب سے بالاتر ہو کر اپنے صدق دل سے پیغمبر اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور ان کی لائی ہوئی تعلیماتِ اَمن کا مطالعہ کرنا چاہیے اور حقائق کی تہ تک پہنچنا چاہیے۔ یاد رکھیے! آج اہل مغرب کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو وہ پیغمبرِ اَمن صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی دعوتِ اَمن کو قبول کر کے دم توڑتی ہوئی انسانیت کو تباہی و ہلاکت اور بربادی سے بچا لیں یا پھر اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا انتظار کریں جس کا ذکر کتابِ مقدس، کتابِ اَمن ''قرآن مجید'' میں ان الفاظ کے ساتھ ہے:

﴿ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ط هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ﴾ (سورق : ۳۶/۵۰)

''ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے؟''

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))

راقم الحروف

منیر احمد وقار

استاذ الحدیث جامعہ ام حبیبہ للبنات قینچی امر سدھو، لاہور

۹/ دسمبر ۲۰۰۵ء

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حوالہ جات وحواشی

(۱) رسولِ رحمت ﷺ، ص:۷۴۳

(۲) رسولِ رحمت ﷺ، ص:۷۴۳۔۷۴۴

(۳) منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، ص:۲۲۰، ۲۲۱

(۴) دیکھئے: رحمۃ للعالمین:۸۲/۳

(۵) دیکھئے: کتاب استثناء، باب ۳۲، درس نمبر۴

(۶) دیکھئے: رحمۃ للعالمین:۳/۸۲۔۸۳

(۷) مسلم پرسنل لاء اور اسلام کا عائلی نظام، ص:۱۹۰

(۸) مسلم پرسنل لاء اور اسلام کا عائلی نظام، ص:۱۸۸۔۱۸۹، محسنِ انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ص:۳۴۰۔۳۴۱

(۹) ایضاً

(۱۰) دیکھئے: منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، ص:۲۲۹، مولانا ندوی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: ''عہد عتیق کے صحیفے برابر غارت گری اور آتشزدگی کا کھلے طور پر نشانہ بنتے رہے ہیں اور خود یہودی مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ میں تین بار ایسے مواقع پیش آئے ہیں، پہلی بار جب بخت نصر (Nebuchadezzar) (۶۰۵۔۵۶۴ ق م) بابل کے بادشاہ نے یہودیوں پر ۵۸۶ ق م میں حملہ کیا...... دوسری دفعہ جب انطیوخوس چہارم (Antiochus) نے جس کا لقب ابیقانس تھا، اور جو یونانی انطاکیہ کا بادشاہ تھا، بیت المقدس پر ۱۶۸ ق م میں حملہ کیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحفِ مقدسہ کو جلا دیا ...... تیسری بار ٹائیٹس (Titus)(۴۰۔۸۱ء) رومن بادشاہ نے بیت المقدس پر ۷۔ستمبر ۷۰ء کو حملہ کیا اور ...... دیکھئے: منصبِ نبوت از ندوی رحمہ اللہ، ص:۲۲۹، جیوش انسائیکلو پیڈیا :۵۸۹/۹۔۵۹۰۔ اسی طرح کتاب ''عیسائیت کے تعاقب میں'' کے مؤلف محمد متین خالد نے لکھا ہے کہ ''توریت اس مجموعہ کا نام ہے جس کو عہد نامہ قدیم بھی کہتے ہیں، پرانے عبرانی نسخوں میں آج کل کی طرح پانچ کتابوں کی تقسیم نہیں ہے بلکہ چند بابوں پر منقسم ہے، لیکن موجودہ صورت میں پانچ کتابوں (پیدائش، خروج، احبار، اعداد اور استثناء) پر مشتمل ہے، یہ واضح تحریف ہے، اسی طرح کی ایک اور شہادت سر ولیم میور نے لکھی ہے وہ کہتا ہے: ''ہمیں علم ہے کہ دنیا بھر میں ایک بھی کتاب ایسی نہیں جو قرآن کی طرح کامل ہو اور صدیوں تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہی ہو۔'' دیکھئے: عیسائیت کے تعاقب میں، ص:۳۹۰

(۱۱) رحمۃ للعالمین:۸۳/۳

(۱۲) اِنجیلِ متی باب ۱۵، آیت نمبر ۲۴۔۲۵۔۲۶

(۱۳) اِنجیلِ متی باب ۱۰، آیت نمبر ۶۔۷، منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، ص:۲۲۲۔ رسولِ رحمت ﷺ، ص:۴۴۷، رحمۃ للعالمین:۸۳/۳

(۱۴) اِنجیلِ متی باب ۵، آیت نمبر ۱۷، رسول رحمت ﷺ، ص:۴۴۷

(۱۵) المرأۃ بین الفقہ والقانون، ص:۲۰

(۱۶) عودۃ الحجاب لمحمد بن أحمد المقدم، ص:۵۲

(۱۷) تجلّیاتِ سیرت، ص:۲۱۱، محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ص:۳۴۴

(۱۸) المرأۃ فی القرآن، ص:۷۶

(۱۹) عیسائیت کے تعاقب میں، ص:۴۰۵، انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، طبع یازدھم، لندن،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۱۸۲۵ء۔ ۶۴۲/۱

(۲۰) دیکھئے: انسائیکلو پیڈیا جیوش: ۹/ ۲۴۷۔ مذکورہ بالا اناجیل کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:

1- De Wette Introduction To The New Testa Ment

2- Ency Of Religion And Ethics.

3- Ency Jewish.

4- Ency Brit.

.5- The Rise Of Christianity Ew Barnes

6- M/ss Our Bible And The Ancient F.G Kenyon.

7- The Origin Of The New Testa Ment A Harnack

(۲۱) تفصیل کے لیے دیکھئے: Ency Jewish جلد ۹، ص: ۲۴۷۔۲۵۰

(۲۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: عیسائیت کے تعاقب میں، ص: ۴۰۷۔۴۰۸، دیباچہ علومِ بائبل: ۲/ ۳۱۷

(۲۳) دیکھئے: صحت کتب مقدسہ (مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص: ۱۸۴)

(۲۴) John Kitto Hisutrated History Of The Bible, The S.S Sorator Cmpany , London, 1902, p:38

(۲۵) دیکھئے: رحمۃ للعالمین، ج: ۳، ص: ۸۴

(۲۶) انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ا ۲۷، محسنِ انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ص: ۳۵۱ تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات ص: ۶۵

(۲۷) ایضاً

(۲۸) ایضاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۲۹) ایضاً

(۳۰) قدیم ہندوستان میں شودر، ص:۱۲۹

(۳۱) رسول رحمت ﷺ، ص:۶۴۶

(۳۲) دیکھئے: انڈین فلاسفی: ۲/۲۱۔۲۲ منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، ص:۲۳۴۔۲۳۶

(۳۳) تمدن ہند، ص:۲۲۷

(۳۴) مسلم ثقافت ہندوستان میں، ص:۱۶

(۳۵) منوشاستر، باب نمبر ۹/۷۹

(۳۶) منوشاستر، باب نمبر ۹/۸۰

(۳۷) منوشاستر، ادھیائے ۱۲/۱۳۲

(۳۸) منوشاستر، باب اوّل/۳۱

(۳۹) راجپوت تاریخ کے آئینہ میں، ص:۲۷

(۴۰) کتاب الھند للبیرونی، ص:۴۰۶۔۴۰۷، ہندومت کی مذہبی کتب میں ذات پات اور اس سے متعلق تعلیمات کے مزید مطالعہ کے لیے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں: تمدن ہند، ص:۲۱۰ تا ۲۲۰۔ارمغانِ وید، ص:۳۵ تا ۵۲۔قدیم ہندوستان میں شودر۔اچھوت لوگوں کا ادب، ص:۲۰ تا ۲۲

(۴۱) تفصیل کے لیے دیکھئے: عجائب الأسفار، ۳۸۔۳۹ ''ستی'' سچ پر قربان ہونے کو کہا جاتا ہے، ہندی اُردو لغت کے مؤلف راجہ راجیسور راؤ اصغر ''ستی'' کے تحت لکھتے ہیں: ''سچا، کامل، راست، درست، نیک، وفادار، غیر متلون، زن پارسا، عاصمہ، ''ست'' سچ پر قربان ہونے والی اور نیکی کے لیے جان دینے والی عورت یعنی وہ عورت جو اپنے شوہر کی لاش کے ساتھ فنا فی النار ہو جائے، دیکھئے: ہندی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اُردو لغت، ص:۲۹۷۔ ''ستی'' کی رسم بارے تفصیلی معلومات کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔ تاریخ اور عورت، ص:۴۵۔۴۷، ہندوستان، تاریخ، تہذیب، تمدن اور فلسفہ، ص:۱۲۶، ۱۲۷۔ روایاتِ تمدنِ قدیم، ص:۲۷۹۔ ہندوستانی معاشرہ عہد وسطی میں، ص:۲۵۱۔ آئینِ اکبری، ۲۹۴/۳۔ انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ، ص:۲۳۵۔۲۳۴۔ تاریخ دعوت و جہاد برصغیر کے تناظر میں، ص:۵۰۔ تمدنِ ہند، ص:۴۷۰۔۴۷۱

(۴۲) دیکھیے: رسول رحمت ﷺ، ص:۷۴۶۔۷۴۷

(۴۳) ایضاً، ص:۷۴۷

(۴۴) نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۳۵

(۴۵) ''تالمود'' کے معنی ہیں یہودیوں کے مذہب اور آداب کی تعلیم کی کتاب، یہ دراصل علماء یہود کی کتابِ شریعت ''المشنا'' کے شروح وحواشی کا مجموعہ ہے جو مختلف زمانوں میں رائج رہا۔ ''تالمود'' یہودیوں میں حد درجہ مقدس سمجھی جاتی ہے اور بعض اوقات توریت پر بھی اس کو ترجیح دی گئی ہے اور یہ چھٹی صدی عیسوی میں یہودیوں میں مقبول ورائج تھی۔ یہودیوں کے بگاڑ اور ان کی مذہبی وسیاسی اور اخلاقی وروحانی تبدیلیوں بارے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا: ۵۶۸/۱۲۔۵۶۹۔ یہودی تالمود کی روشنی میں، اور اسی سے اس کا عربی ترجمہ ''الکنز المرصود فی قواعد التلمود'' از ڈاکٹر یوسف حنا۔

(۴۶) تفصیل کے لیے دیکھیے: ''یہودی تالمود کی روشنی میں''، نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۳۷

(۴۷) مقالہ ''تثلیث مقدس'': ۲۹۵/۱۴، نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۳۷

(۴۸) مسیحیت علمِ جدید کی روشنی میں، ص:۴۰۷

(۴۹) نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۳۹

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۵۰) تفصیل کے لیے دیکھئے: ایران بعہد ساسانیان، ص:۱۵۵، ۱۸۳، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۴، ۲۰۹، ۲۳۳

(۵۱) ہندوستانی تمدن، ص:۲۰۹، نیز پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب (Discovery Of India)، ص:۲۰۱۔۲۰۲

(۵۲) دیکھئے: انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں، بودھ مذہب پر مقالہ

(۵۳) دیکھئے: آر سی دت کی کتاب (Ancient India) ۳/۲۷۶۔ نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۴۱

(۵۴) دیکھئے: کتاب الأصنام لابن الکلبی، ص:۳۳

(۵۵) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب فتح مکہ

(۵۶) نبیٔ رحمت ﷺ، ص:۵۸

(۵۷) امام طبری رحمہ اللہ اور ابن خلدون رحمہ اللہ نے ۱۲ ربیع الاوّل اور ابو المقداد رحمہ اللہ نے ۱۰ تاریخ کی روایت نقل کی ہے مگر چونکہ دن کے دوشنبہ ہونے پر اتفاق ہے اور دوشنبہ ۹ تاریخ ہی کو آتا ہے اس لیے محمد طلعت بک عرب (مؤلف تاریخ دول العرب والاسلام) کی تائید میں قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ (مؤلف رحمۃ للعالمین) نے تقویموں کے حساب میں عرق ریزی کرتے ہوئے ۹ ربیع الاوّل ہی کے حق میں رائے دی ہے۔ مصر کے مشہور ہیئت دان محمود پاشا نے ریاضیاتی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضور ﷺ کا یومِ ولادت ۹ ربیع الاوّل ہے جسے پاشائے موصوف نے ۲۰ / اپریل ۵۷۱ء سے مطابقت دی ہے۔ علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی تحقیق کو قبول کیا ہے۔ ۲۲ / اپریل کا تعین گریگورین رول کے مطابق ہے۔ جس کے تحت ستمبر ۱۷۵۲ء سے نئی عیسوی تقویم کا حساب چلا۔ قدیم تقویمی قاعدہ کے مطابق اس دن ۱۹ / اپریل ۵۲۸۴ جولین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تاریخ متعین ہوئی ہے۔ ایک اختلاف یہ بھی ہے کہ ولادتِ حضور ﷺ واقعہ عام الفیل سے ۵۰ روز بعد ہوئی یا ۵۵ روز بعد۔ بظاہر حساب ۵۰ روز کے حق میں ہے۔ مولانا عبدالرؤف داناپوری رحمہ اللہ (مؤلف اصح السیر) نے ۸ یا ۱۲ ربیع الاوّل دو تاریخیں لکھی ہیں۔ مگر نہ تو مآخذ روایت پر گفتگو کی ہے نہ تقویموں کے سلسلہ میں تفحّص پیش کیا ہے۔ بعض نے یکم محرم کا بھی تعین کیا ہے اور عیسوی تقویم کے مطابق ۱۲ اور ۱۵ فروری کی تاریخیں ذکر کی ہیں۔ ابن اسحاق رحمہ اللہ کے نزدیک ربیع الاوّل کی بارھویں رات گذرنے پر حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔ ہماری رائے میں محققین کا پلہ ۹ ربیع الاوّل کے حق میں بھاری ہے۔ دیکھیے: محسن انسانیت ﷺ از نعیم صدیقی، ص: ۶۳۹۔ رسولِ رحمت ﷺ، ص: ۳۷، رحمۃ للعالمین: ۳۵/۱

(۵۸) دیکھیے: سیرۃ ابن ہشام رحمہ اللہ: ۱۸۲/۱، رحمۃ للعالمین: ۳۴/۱۔۳۵۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۲۶، محسن انسانیت، ص: ۶۳۹، نبیٔ رحمت ﷺ، ص: ۱۲۷۔۱۲۸۔ رسول رحمت ﷺ، ص: ۳۷، الرحیق المختوم، ص: ۱۰۱۔ مختصر سیرت النبی ﷺ، ص: ۳۳

(۵۹) بعض کہتے ہیں کہ اصل نام "قریش" ہے جس سے قبیلۂ قریش چلا، اور بعض کے نزدیک اصل نام فہر ہے اور لقب قریش ہے ابن ہشام رحمہ اللہ نے اصل نام فہر لکھا ہے۔ دیکھیے: ابن ہشام: ۳۱/۱

(۶۰) اصل نام قیس تھا، تازہ روئی کی وجہ سے نضر مشہور ہوئے۔

(۶۱) یہ ابن اسحاق کا قول ہے، جمہور کے نزدیک اصل نام عمرو تھا۔

(۶۲) عدنان سے اوپر شجرہ نسب کے متعلق کوئی چیز قطعی نہیں ہے۔ دیکھیے: ابن ہشام: ۳۱/۱۔ الرحیق المختوم، ص: ۹۱، تلقیح فہوم اہل الاثر از امام ابن الجوزی رحمہ اللہ، ص:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔۶۔۷، رحمۃ للعالمین:۱/۳۴۔۳۵

(۶۳) رسالت کے سائے میں،ص:۳۷

(۶۴) ایضاً

(۶۵) سیرۃ ابن ہشام:۱/۱۸۱

(۶۶) مختصر سیرۃ النبی ﷺ،ص:۳۰

(۶۷) ایضاً

(۶۸) تاریخ اسلام از شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ:۱/۳۴

(۶۹) النبی الخاتم،ص:۲۷۔محمد ﷺ صبر وثبات کے پیکر،ص:۲۷

(۷۰) ''حلف الفضول''لفظ''حلف'' ح کے زیر اور زبر دونوں طرح مستعمل ہے،حَلف کے معنی قسم کے علاوہ معاملہ کے بھی ہیں(اُردو دائرہ معارف اسلامیہ:۸/۵۱۲، علامہ فیروز آبادی''معاہدۂ حَلف الفضول'' کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''قریش نے اس حَلف کو''حَلف الفضول'' کے نام سے اس لیے موسوم کیا کہ انہوں نے یہ حَلف اُٹھایا تھا کہ وہ کسی مظلوم کا حق ظالم کے پاس نہیں چھوڑیں گے،اس کو ہر حال میں واگذار کرائیں گے۔القاموس المحیط:۳/۳۱
علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے''حلف الفضول'' کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ:''اس معاہدہ کو''حلف الفضول'' اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کا خیال اوّل اوّل جن لوگوں کو آیا،ان کے نام میں لفظ فضیلت کا مادّہ موجود تھا یعنی:فُضیل بن حارث،فُضیل بن وداعہ اور فضل بن فُضالہ اور مُفضل''سیرۃ النبی ﷺ:۱/۱۱۶
مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ''حلف الفضول'' کی وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:''حلف الفضول'' کے بارے میں ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ عربی میں''حق'' کو''فضل'' بھی کہتے ہیں جس کی جمع''فضول'' ہے،اس لیے یہ معاہدہ''حلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضول'' کے نام سے مشہور ہوا، یعنی: ''معاہدۂ حقوق'' یا ''معاہدہ حفظِ حقوق'' رسول رحمت ﷺ، ص: ۷۰۔ یہ معاہدہ پہلے عہد جاہلیت میں ہو چکا تھا لیکن کارگر نہ ہوا۔

(۷۱) دیکھئے: رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیاسی زندگی، ص: ۵۸

(۷۲) تفصیل کے لیے دیکھئے: تاریخ الجاھلیۃ، ص: ۱۳۲

(۷۳) طبقات ابن سعد: ۱/۱۲۸۔۱۲۹، تاریخ الجاھلیۃ، ص: ۱۳۲

(۷۴) عہد نبوی ﷺ میں نظامِ حکمرانی، ص: ۱۴۴۔ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ، ص: ۴۶۔۴۷

(۷۵) طبقات ابن سعد: ۱/۱۲۸۔ روض الأنف: ۱/۱۵۷

(۷۶) رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیاسی زندگی، ص: ۵۹۔۶۰

(۷۷) الکامل فی التاریخ از امام ابن الأثیر رحمہ اللہ: ۲/۱۴۱۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۴۷

(۷۸) حجر اسود نصب کرنے پر نزاع اور پیغمبرِ اَمن ﷺ کے فیصلہ کی تفصیلات کے لیے دیکھئے: صحیح بخاری باب فضل مکۃ و بنیانھا۔ النبی الخاتم ص: ۳۲۔۳۳۔ رسالت کے سائے میں، ص: ۴۴۔۴۵۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۵۲۔۵۳۔ الرحیق المختوم، ص: ۱۱۱، ۱۱۳۔ سیرت النبی ﷺ لابن ہشام رحمہ اللہ: ۱/۲۱۹۔ فقہ السیرۃ للغزالی، ص: ۶۲۔۶۳۔ تاریخ خضری: ۱/۶۴۔۶۵

(۷۹) مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۱۱۱

(۸۰) مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۱۱۲

(۸۱) الرحیق المختوم، ص: ۱۱۶۔ رحمۃ للعالمین: ۱/۴۲

(۸۲) الرحیق المختوم، ص: ۱۱۷۔۱۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸۳) تفسیر احسن البیان، ص:۷۸۶

(۸۴) پیغمبر امن وسلامت، ص:۲۸۔۲۹

(۸۵) تفسیر احسن البیان، ص:۳۳

(۸۶) تفسیر احسن البیان، ص:۴۴۷

(۸۷) تفسیر احسن البیان، ص:۴۶۵

(۸۸) تفسیر احسن البیان، ص:۴۷۸۔۴۷۹

(۸۹) تفسیر احسن البیان، ص:۶۷۳

(۹۰) دارِارقم میں آپ ﷺ کی افرادسازی کی تفصیلات کے لیے دیکھئے: مختصر سیرت النبی ﷺ، ص:۱۰۰۔ پیغمبر امن وسلامت، ص:۲۹، ۳۸۔ الرحیق المختوم، ص:۱۵۹

(۹۱) رسالت کے سائے میں، ص:۶۹

(۹۲) الرحیق المختوم، ص:۲۱۷

(۹۳) الرحیق المختوم، ص:۲۲۵

(۹۴) (یہ چھ سعادت مند جوان یہ تھے:

(۱) اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ، جن کا تعلق قبیلہ بنی النجار سے تھا۔

(۲) عوف بن حارث بن رفاعہ رضی اللہ عنہ، یہ بھی بنوالنجار سے تھے۔

(۳) رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ، یہ قبیلہ بنی زُریق کے جوان تھے۔

(۴) قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ، ان کا تعلق قبیلہ بنی سلمہ سے تھا۔

(۵) عقبہ بن عامر بن نابی رضی اللہ عنہ، یہ قبیلہ بنی حرام بن کعب کے تھے۔

(۶) حارث بن عبداللہ بن رئاب رضی اللہ عنہ، یہ قبیلہ بنی عبید بن غنم کے سپوت تھے۔

(۹۵) سیرۃ ابن ہشام: ۱/۴۲۸۔۴۳۰۔ بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۲۳۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹۶) رحمۃ للعالمین: ۱/۲/۷

(۹۷) الرحیق المختوم، ص: ۲۵۲

(۹۸) ان بارہ نقیبوں میں سے نو نقیب خزرج کے یہ تھے: (۱) اسعد بن زرارہ۔ (۲) سعد بن ربیع بن عمرو۔ (۳) عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ۔ (۴) رافع بن مالک بن عجلان۔ (۵) براء بن معرور۔ (۶) عبداللہ بن عمرو بن حرام۔ (۷) عبادہ بن صامت بن قیس۔ (۸) سعد بن عبادۃ۔ (۹) منذر بن عمرو اور اوس کے تین نقیب یہ تھے: (۱) اُسید بن حضیر بن سماک۔ (۲) سعد بن خیثمہ بن حارث۔ (۳) رفاعہ بن عبدالمنذر بن زُبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دیکھئے: سیرۃ ابن ہشام: ۱/۴۹۲۔۴۹۳

(۹۹) الرحیق المختوم، ص: ۲۶۲

(۱۰۰) صحیح بخاری شریف وصحیح مسلم شریف

(۱۰۱) الرحیق المختوم، ص: ۳۰۰

(۱۰۲) یہ وہ شخص تھا جس کو جنگ بُعاث کے بعد اوس اور خزرج نے اپنا متفقہ سربراہ بنائے جانے پر آمادگی ظاہر کی تھی، حالانکہ اس سے قبل یہ دونوں فریق کسی کی سربراہی پر متفق نہیں ہوئے تھے یعنی یہ شخص مدینہ کا بادشاہ ہونے ہی والا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہوگئی، اور لوگوں کا رُخ اس کے بجائے آپ ﷺ کی طرف ہوگیا۔ اس لیے اسے احساس تھا کہ آپ ﷺ ہی نے اس کی بادشاہت چھینی ہے، لہٰذا وہ اپنے نہاں خانۂ دل میں آپ ﷺ کے خلاف سخت عداوت چھپائے ہوئے تھا۔ اس کے باوجود جب اس نے جنگ بدر کے بعد دیکھا کہ حالات اس کے موافق نہیں ہیں اور وہ شرک پر قائم رہ کر اب دنیاوی فوائد سے بھی محروم ہوا چاہتا ہے تو اس نے بظاہر اسلام قبول کر لیا لیکن وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب بھی در پردہ کافر ہی تھا، اسی لیے جب بھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف کسی شرارت کا موقع ملتا وہ ہرگز نہ چوکتا، اس کے ساتھی عموماً وہ رؤسا تھے جو اس کی بادشاہت و سربراہی کے زیر سایہ بڑے بڑے مناصب کے حصول کی توقع باندھے بیٹھے تھے۔ دیکھئے: الرحیق المختوم، ص: ۲۹۸۔۲۹۹

(۱۰۳) الرحیق المختوم، ص: ۳۰۰

(۱۰۴) مؤاخات اسلامی کی تفصیل کے لیے پڑھیے: سیرۃ ابن ہشام: ۵۶۲/۱۔۵۶۳۔ صحیح بخاری مع الفتح، باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین والانصار

(۱۰۵) فقہ السیرۃ، ص: ۱۴۰۔۱۴۱۔ بحوالہ الرحیق المختوم، ص: ۳۱۰

(۱۰۶) عہد نبوی ﷺ میں نظامِ حکمرانی، ص: ۷۶

(۱۰۷) سیرت ابن ہشام: ۵۵۴/۱۔۵۶۱

(۱۰۸) الرحیق المختوم، ص: ۳۱۱۔۳۱۳

(۱۰۹) یہ میثاق ۱ھ/۶۲۳ء میں منعقد ہوا۔

(۱۱۰) الرحیق المختوم، ص: ۳۱۸

(۱۱۱) دیکھئے: ڈاکٹر حمید اللہ کی کتابیں۔ عہد نبوی ﷺ میں نظامِ حکمرانی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی۔ خطبات بہاولپور۔

(۱۱۲) دیکھئے: محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ص: ۱۴۵۔۱۵۹

(۱۱۳) الرحیق المختوم، ص: ۳۲۵

(۱۱۴) ''وَدّان'' مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے یہ رابغ سے مدینہ جاتے ہوئے ۲۹ میل کے فاصلے پر پڑتا ہے۔ ''اَبواء'' وڈان کے قریب ہی ایک دوسرے مقام کا نام ہے۔

(۱۱۵) مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۳۲۷۔۳۲۸۔ رحمۃ للعالمین: ۱۸۴/۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۱۶) المواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی: ۷۵/۱

(۱۱۷) الرحیق المختوم، ص: ۳۲۹۔۳۳۰

(۱۱۸) مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۴۷۹۔ سیرت ابن ہشام: ۳۷۸/۲

(۱۱۹) سیرت ابن ہشام: ۳۷۸/۲

(۱۲۰) رسول رحمت ﷺ، ص: ۳۷۷۔ الرحیق المختوم، ص: ۵۵۶

(۱۲۱) صحیح بخاری بحوالہ مختصر سیرت رسول ﷺ، ص: ۴۸۲۔ الرحیق المختوم، ص: ۵۶۴۔ علاوہ ازیں صلح حدیبیہ کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: فتح الباری: ۴۳۹/۷ تا ۴۵۸۔ صحیح بخاری: ۳۷۸/۱، ۵۹۸/۲، ۶۰۰، ۷۱۷۔ صحیح مسلم: ۱۰۴/۲ تا ۱۰۶۔ سیرت ابن ہشام، زاد المعاد، تاریخ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لابن الجوزی رحمہ اللہ

(۱۲۲) طبقات ابن سعد: ۲۷۹/۱۔ بحوالہ الرحیق المختوم، ص: ۶۱۱

(۱۲۳) رسول رحمت ﷺ، ص: ۴۴۳

(۱۲۴) امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ، نے بعض مغازی کے حوالہ سے خط کا مضمون یہ بیان کیا ہے:

اما بعد! اے جماعتِ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس رات جیسا سیل رواں کی طرح بڑھتا ہوا لشکر لے کر آ رہے ہیں، اور اللہ کی قسم! اگر وہ اکیلے بھی تمہارے پاس آ جائیں تو اللہ ان کی مدد کرے گا اور ان سے اپنا وعدہ پورا کرے گا، لہٰذا تم لوگ اپنے متعلق سوچ لو۔ والسلام۔

جبکہ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ، نے ایک مرسل سند سے روایت کی ہے کہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ، نے سہیل بن عمرو، صفوان بن اُمیہ، اور عکرمہ کے پاس یہ لکھا تھا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں غزوے کا اعلان کر دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ﷺ کا ارادہ تم لوگوں کے سوا کسی اور کا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم لوگوں پر میرا ایک احسان رہے۔ (فتح الباری: ۵۲۱/۷ بحوالہ الرحیق المختوم،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ص:۶۴۳)

(۱۲۵) صحیح بخاری: ۴۲۲/۱، ۶۱۲/۲، بحوالہ الرحیق المختوم، ص:۶۴۳

(۱۲۶) فتح مکہ کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: کتب صحاح ستہ اور ان کی شروحات کے ساتھ ساتھ ابن ہشام: ۳۸۹/۲ تا ۴۲۲۔ محسن انسانیت ﷺ، ص: ۴۵۷ تا ۴۷۱۔ مختصر سیرت النبی ﷺ، ص: ۳۰۱ تا ۳۱۸۔ نبی رحمت ﷺ، ص: ۴۲۹ تا ۴۵۶۔ الرحیق المختوم، ص: ۶۳۶ تا ۶۶۲۔ رسول رحمت ﷺ، ص: ۴۲۹ تا ۴۴۹۔ رحمۃ للعالمین: ۱۰۹/۱ تا ۱۱۹۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ از شیخ عبداللہ، ص: ۵۲۷ تا ۵۵۵

(۱۲۷) رسول رحمت ﷺ، ص: ۴۳۹

(۱۲۸) محسن انسانیت ﷺ، ص: ۴۶۴

(۱۲۹) ایضاً، ص: ۴۶۴، ۴۶۵۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۵۴۴

(۱۳۰) ایضاً، ص: ۴۶۷۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۵۴۷

(۱۳۱) ایضاً، ص: ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۵۴۹

(۱۳۲) ایضاً، ص: ۴۷۰

(۱۳۳) محسن انسانیت ﷺ، ص: ۵۶۱۔ غزوۂ حنین اور طائف کے مفصل حالات کے لیے دیکھئے: صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ طائف۔ صحیح مسلم ابواب السیر۔ سیرۃ ابن ہشام: ۵۲۳/۲ تا ۷۰۴۔ الرحیق المختوم، ص: ۶۶۵۔ ۶۸۰۔ رحمۃ للعالمین: ۱۲۱/۱۔ ۱۲۴۔ مختصر سیرت الرسول ﷺ، ص: ۵۵۸۔ ۵۸۴۔ فقہ السیرہ للغزالی، ص: ۲۹۸، ۲۹۹۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، قاضی عیاض: ۸۶/۱۔ محسن انسانیت ﷺ، ص: ۴۷۲۔ ۴۷۷۔ رسول رحمت ﷺ، ص: ۴۵۳۔ ۴۶۴۔ نبی رحمت ﷺ، ص: ۴۵۷۔ ۴۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۳۴) الرحیق المختوم، ص: ۶۷۹

(۱۳۵) ایضاً

(۱۳۶) صحیح مسلم ابواب السفر: ۹۹۸/۲

(۱۳۷) سنن ابی داؤد: ۳۴/۳۔ جامع ترمذی: ۵۰۱/۵

(۱۳۸) صحیح مسلم ابواب السفر: ۹۹۸/۲

(۱۳۹) صحیح سنن ترمذی: ۱۵۵/۳

(۱۴۰) رسول رحمت ﷺ، ص: ۷۲۶

(۱۴۱) صحیح بخاری کتاب المغازی

(۱۴۲) ایضاً

(۱۴۳) ایضاً

(۱۴۴) اس جملۂ معترضہ کا اندازِ بیان مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ (رسول رحمت ﷺ، ص: ۷۲۷-۷۲۴) سے ماخوذ ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

(۱۴۵) رسول رحمت ﷺ، ص: ۵۵۸

(۱۴۶) بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، ص: ۲۷۸۔

(۱۴۷) The Making Of Humanity , London,1919, p:164
(بحوالہ محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ص: ۳۶)

(۱۴۸) Emotion As the Basis Of Civilizatio, London,1928, p:262
(بحوالہ محسن انسانیت اور انسانی حقوق، ص: ۳۷)

(۱۴۹) نبی رحمت ﷺ، ص: ۵۵

(۱۵۰) "محمد رسول ﷺ اللہ" از گونسٹن ویژریل جارج، ص: ۴۲۴

(۱۵۱) یہ خطبہ حجۃ الوداع کی دفعات ہیں، مکمل خطبہ اور اس کی توضیحات کے لیے ملاحظہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں: صحیح بخاری: ۲۳۴/۱۔ صحیح مسلم، ۳۹۴/۱۔۴۰۰۔ سنن ابی داؤد، ۲۶۲/۱۔ سنن ابن ماجہ، ص: ۱۹۴۔ مسند احمد بن حنبل: ۶۱۸۶/۹۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ص: ۲۶۵۔۲۷۴۔ سیرت ابن ہشام: ۲۵۳/۴۔ تاریخ طبری: ۱۴۸/۳۔ الطبقات الکبریٰ: ۱۷۲/۲۔ الکامل فی التاریخ از امام ابن الأثیر رحمہ اللہ: ۱۴۶/۲۔ فتح الباری: ۲۰/۱۱۔ زاد المعاد۔ مرقاۃ المفاتیح: ۲۹۸/۵۔ البیان والتبیین: ۲۹/۲۔۔ الاتقان فی علوم القرآن: ۱۷۸/۱۔ جمہرۃ خطب العرب: ۱۵۷/۱۔ سیرت النبی ﷺ: ۹۳/۲۔۹۴۔ خطبہ حجۃ الوداع از صبار دانش مطبوعہ صدیقی ٹرسٹ، کراچی، سلسلہ اشاعت نمبر ۹۶۵۔

(۱۵۲) دیکھئے: حاشیہ نمبر ۱۵۱

(۱۵۳) ایضاً

(۱۵۴) ان تمام کی تفصیل باحوالہ آگے آرہی ہے۔

(۱۵۵) دیکھئے: حاشیہ نمبر ۱۵۱

(۱۵۶) ایضاً

(۱۵۷) ایضاً

(۱۵۸) قول باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط﴾ (النحل: ۱۶: ۵۸۔۵۹) (ترجمہ: ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، اور دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔) دیکھئے: تفسیر احسن البیان، ص: ۳۵۶

(۱۵۹) تاریخ الجاھلیۃ، ص: ۱۵۷۔۱۵۸

(۱۶۰) تمدن عرب، ص: ۳۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶۱) مسدس حالی، ص:۱۷

(۱۶۲) أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ:۴/ ۴۳۳

(۱۶۳) بلوغ الأرب از محمود شکری آلوسی:۳/ ۵۲۴

(۱۶۴) دیکھئے: روحِ اسلام، ص: ۳۵۹۔۳۶۰۔ المرأۃ فی القرآن، ص:۷۳۔۷۶۔ المرأۃ المسلمۃ امام التحدیات، ص:۱۶۔ دین رحمت ﷺ، ص:۱۰۵۔ روایات تمدن قدیم، ص:۱۵۶۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ تاریخ اور عورت، ص:۳۲۔ اسلام میں عورت کی قیادت، ص:۱۵۔ عورت، جنسی تفریق اور اسلام، ص:۲۷۔۲۸۔ ایران بعہد ساسانیان، ص: ۴۳۰۔۴۴۱۔ الملل والنحل، ص:۸۶۔ المرأۃ بین تکریم الاسلام واھانۃ الجاھلیۃ، ص:۵۲۔ اسلام اور نظریۂ مساوات مرد وزن، ص:۱۷۔۲۳۔

(۱۶۵) دیکھئے: حاشیہ نمبر ۱۵۱

(۱۶۶) ایضاً

(۱۶۷) ایضاً

(۱۶۸) ایضاً

(۱۶۹) ایضاً

(۱۷۰) ایضاً

(۱۷۱) ایضاً

(۱۷۲) ایضاً

(۱۷۳) ﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ الاعراف:۵۴

(۱۷۴) ﴿وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ آل عمران:۳/ ۸۳

(۱۷۵) ﴿اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ﴾ الزمر:۳،عقیدہ توحید اور زندگی پر اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اثرات کے لیے دیکھئے: تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات از سید ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ، ص: ۲۲۔۳۶

(۱۷۶) ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ الحجرات: ۱۳

(۱۷۷) انسانی وحدت اور مساوات کے تصور پر تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات از سید ابو الحسن ندوی رحمہ اللہ، ص: ۳۱۔۴۹

(۱۷۸) ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ البقرۃ: ۲/۲۹

(۱۷۹) ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ الاسراء: ۷۰

(۱۸۰) سنن الکبریٰ از امام بیہقی رحمہ اللہ بحوالہ تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات از ندوی رحمہ اللہ، ص: ۵۱۔۵۲

(۱۸۱) "الراحمون یرحمهم الرحمنُ ، اِرْحموا مَنْ فی الارضِ یَرْحمکم مَن فی السّمٰوٰتِ " سنن ابی داؤد۔ انسانی شرافت وعظمت کے لیے پیغمبر امن صلی اللہ علیہ وسلم کی جدو جہد اور بعثت نبوی ﷺ سے پہلے خونِ انسانی کی ارزانی کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: تہذیب و تمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات، ص: ۵۰۔۵۸

(۱۸۲) دیکھئے: ہندوستان میں مانو (منو) کی شریعت میں باپ، شوہر، یا دونوں کی وفات کے بعد عورت کا کوئی مستقل حق نہیں، الا یہ کہ وہ عورت اپنے بڑے لڑکے کے ساتھ رہن سہن (شادی) شروع کر لے۔ ورنہ وہ عورت شوہر کے ساتھ ہی ''ستی'' ہو جائے (یعنی آگ میں زندہ جل جائے)۔ حمورابی کی شریعت (جس کی وجہ سے بابل مشہور ہوا تھا) عورت کو پالتو جانور باور کراتی ہے۔ قدیم رومیوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے ساتھ برتاؤ قدیم ہندوؤں ہی جیسا تھا۔ شریعت موسوی میں لڑکی میراث سے خارج ہوتی تھی اور جزیرہ عرب کے تو بعض اطراف میں عورت سے بد معاملگی دنیا کے سارے ملکوں سے زیادہ تھی وہ مال مویشی کے ساتھ میراث میں منتقل ہوتی تھی ۔ اسی بنا پر اشراف لوگ اپنی بیٹی کو بچپن ہی میں زندہ درگور کر دیتے تھے...... تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: المرأۃ فی القرآن از استاذ عباس محمود العقاد، ص:۵۱۔۵۷

(۱۸۳) تفصیل کے لیے دیکھیے: تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات و احسانات، ص: ۸۷۔۱۱۰

(۱۸۴) تفسیر احسن البیان، ص:۶

(۱۸۵) موجِ کوثر، ص:۱۶۳

(۱۸۶) عہد نبوی ﷺ کے میدان ہائے جنگ، ص:۴۴

(۱۸۷) عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نظامِ حکمرانی، ص:۲۴۰

(۱۸۸) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: محسن انسانیت ﷺ، ص:۳۸۷

(۱۸۹) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر

(۱۹۰) دونوں جدول ترتیب دینے میں زیادہ انحصار قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ اور مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ کی تحقیق پر کیا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لیے الرحیق المختوم اور رحمۃ للعالمین جلد نمبر۲ باب: غزوات وسرایا، کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱۹۱) رسول رحمت ﷺ، ص:۷۸۳

(۱۹۲) تاریخ ندوۃ العلماء، حصہ اوّل، ص:۴

(۱۹۳) رسول رحمت ﷺ، ص:۷۸۴

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱۹۴) الجہاد فی الاسلام، ص:۵۷۱

(۱۹۵) جہانگیر انسائیکلو پیڈیا آف جنرل نالج، ص:۳۸۱ بحوالہ کتاب الجہاد، ص:۶۴

(۱۹۶) ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ، جولائی ۱۹۹۵ء بحوالہ کتاب الجہاد، ص:۶۲

(۱۹۷) ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، جولائی ۱۹۹۵ء بحوالہ کتاب الجہاد، ص:۶۴

(۱۹۸) ایضاً

(۱۹۹) ماہنامہ مجلۃ الدعوۃ، لاہور۔ فروری ۱۹۹۳ء بحوالہ کتاب الجہاد، ص:۶۲

(۲۰۰) کتاب اشراط الساعۃ، ص:۶۰

(۲۰۱) ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۴ مارچ، ۱۹۹۳ء

(۲۰۲) کتاب اشراط الساعۃ، ص:۵۹

(۲۰۳) ایضاً، ص:۶۰

(۲۰۴) ایضاً، ص:۶۰۔ امریکہ کا زوال، ص:۴۳

(۲۰۵) امریکہ کا زوال، ص:۴۴۔۵۸

(۲۰۶) ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۲۶ دسمبر ۲۰۰۱ء صفحہ نمبر ۴۵

(۲۰۷) مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۱۰ اپریل ۲۰۰۲ء بحوالہ علاماتِ قیامت کا بیان، ص:۴۷۔۴۸

(۲۰۸) تفصیل کے لیے دیکھئے: علاماتِ قیامت کا بیان، ص:۵۰۔۵۶

(۲۰۹) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: علاماتِ قیامت کا بیان، ص:۴۸

(۲۱۰) ایضاً، ص:۴۸۔۴۹

(۲۱۱) ایضاً، ص:۴۹، ۵۸

(۲۱۲) ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۱ء

(۲۱۳) ماہنامہ محدث، لاہور، دسمبر ۲۰۰۱ء۔ سقوط قابل۔ علاماتِ قیامت کا بیان، ص:۶۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۱۴) ہفت روزہ تکبیر، کراچی، ۲ جنوری ۲۰۰۲ء، ص: ۳۹

(۲۱۵) تفصیل کے لیے دیکھئے: امریکہ کا زوال، ص: ۳۹۔۴۴

(۲۱۶) تفصیل کے لیے دیکھئے: کتب حدیث وسیرت کے ساتھ ساتھ بطورِ خاص الرحیق المختوم، ص: ۷۰۵۔۷۰۸۔ محسنِ انسانیت ﷺ باب (اور اُجالا پھیلتا گیا)، ص: ۴۸۹۔۵۹۹

(۲۱۷) تفصیل کے لیے دیکھئے: الرحیق المختوم، ص: ۷۲۷۔۷۳۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

- القرآن الکریم، تنزیلٌ مِّنْ رَبِّ العَالَمِیْن
- انجیل مقدس (اناجیل اربعہ)
- تورات (عہد نامۂ قدیم)
- آدابِ زندگی، از مولانا محمد یوسف اصلاحی، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔ ایڈیشن ۸۶، طبع اپریل ۲۰۰۵ء
- آئین اکبری، ابوالفضل، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور بدون سن اشاعت
- الاتقان فی علوم القرآن، از امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمہ اللہ، القاہرۃ، طبع ۱۹۵۱ء
- اچھوت لوگوں کا ادب، از مبارک علی، فکشن ہاؤس، لاہور، طبع ۱۹۹۴ء
- اخلاق پیمبری، از طالب ہاشمی، القمر انٹر پرائزز، لاہور۔ طبع ۲۰۰۵ء
- اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور۔ ۱۹۷۳ء
- ارمغانِ وید، از عبدالرحمٰن صدیقی، دارالتذکیر، لاہور۔ ۱۹۹۵ء
- اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، از امام ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ، دار صادر، بیروت بدون سن اشاعت
- اسلام اور نظریۂ مساوات مرد وزن، از محمد رفیق چوہدری، شائع کردہ ادارہ معارف اسلامی، لاہور۔ ۱۹۹۰ء
- اسلام کی اخلاقی تعلیمات، از محمد ایوب اصلاحی، مطبوعہ ادارہ مطبوعاتِ خواتین، لاہور بدون سن اشاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ اسلام میں عورت کی قیادت، از ایم ایس ناز، شائع کردہ مکتبہ عالیہ، لاہور۔۱۹۸۹ء

❀ اسلامی اخلاق و آداب، از منشی عبدالرحمٰن خان رحمہ اللہ، ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور۔۱۹۸۸ء

❀ اسلامی خطبات، از مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور۔۲۰۰۰ء

❀ امریکہ کا زوال، از محمد صالح مغل، مطبوعہ دارالحقائق، لاہور۔۲۰۰۴ء

❀ انڈین فلاسفی، از ڈاکٹر رادھا کرشنن، طبع لندن۔۱۹۲۷ء

❀ انگریزی عہد میں ہندوستان کے تمدن کی تاریخ، از عبداللہ یوسف علی، مطبوعہ دوست ایسوسی ایٹس، لاہور۔۱۹۹۴ء

❀ ایران بعہد ساسانیان، از آرتھر کرسٹن، مترجم: ڈاکٹر محمد اقبال، انجم ترقی اُردو بورڈ، دہلی۔۱۹۱۴ء

❀ بذل القوۃ فی حوادث سني النبوۃ، از مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد۔ بدون سن اشاعت

❀ بگاڑ پیدا کرنے والی باتیں، از شمس پیرزادہ، مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔۲۰۰۰ء

❀ بلوغ الأرب فی احوال العرب، از محمود شکری آلوسی رحمہ اللہ، مترجم: پیر محمد حسن، طبع کردہ مرکزی اُردو بورڈ، لاہور۔۱۹۶۷ء

❀ البیان والتبیین، از امام عمرو بن بحر الجاحظ رحمہ اللہ، مطبع الاستقامۃ، القاہرۃ۔۱۹۴۷ء

❀ پیغمبر امن وسلامت ﷺ، از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ادارہ المعارف، کراچی۔ اگست ۱۹۹۵ء

❀ تاریخ اسلام، از شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ، ادارہ نشریات اسلام، لاہور۔ بدون اشاعت

❀ تاریخ اور عورت، از مبارک علی، شائع کردہ: فکشن ہاؤس، لاہور۔۱۹۹۶ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ تاریخ الجاھلیۃ، استاذ عمر فروخ، مطبوعہ دارالعلم، بیروت۔۱۹۶۴ء
❀ تاریخ خضری (محاضرات تاریخ الأمم الإسلامیہ) الشیخ محمد الخضری بک رحمہ اللہ، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ۔۱۳۸۲ھ
❀ تاریخ دعوت و جہاد برصغیر کے تناظر میں، از عبداللہ فہد فلاحی، شائع کردہ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور۔۱۹۸۱ء
❀ تاریخ طبری (تاریخ الأمم والملوک) از امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ، مکتبۃ الحسینیۃ، مصر۔ بدون اشاعت
❀ تاریخ عمرؓ بن الخطاب، از امام ابوالفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ، مطبوعہ التوفیق الادبیۃ، مصر۔ بدون اشاعت
❀ تاریخ ندوۃ العلماء، از مولوی محمد جلیس رحمہ اللہ، حصہ اوّل۔ مجلس نشریات اسلام، کراچی
❀ تجلیات سیرت، از ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، شائع کردہ فضلی سنز، کراچی۔۱۹۹۶ء
❀ تفسیر احسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ، بدون تاریخ، دار السلام، لاہور۔ ایڈیشن۲۰۰۲ء
❀ تلقیح فہوم اہل الأثر، از امام ابن الجوزی، جید برقی پریس، دہلی، ہند۔
❀ تمدن عرب، از گستاؤلی بان، مترجم سید علی بلگرای، مطبوعہ مفید عام، آگرہ، انڈیا۱۸۹۶ء
❀ تمدن ہند، از گستاؤلی بان، مترجم سید علی بلگرامی، شائع کردہ بک لینڈ، کراچی۔۱۹۶۲ء
❀ تہذیب وتمدن پر اسلام کے اثرات واحسانات، از سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ، مجلس نشریات اسلام، کراچی، بدون تاریخ
❀ جمہرۃ خطب العرب، از احمد زکی صفوت، مطبوعہ القاہرۃ۔۱۹۳۲ء
❀ الجہاد فی الاسلام، از سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹٦۷ء

- جہاد کے مسائل، از محمد اقبال کیلانی، حدیث پبلی کیشنز، لاہور۔ بدون تاریخ
- جہانگیر انسائیکلو پیڈیا آف جنرل نالج، از زاہد حسین انجم، مطبوعہ لاہور، جہانگیر بک ڈپو ، بدون تاریخ۔
- خطبات بہاولپور، از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صدیقی، شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ۱۹۹۲ء
- خطبہ حجۃ الوداع، از صبار دانش، شائع کردہ صدیقی ٹرسٹ، کراچی، سلسلہ اشاعت نمبر (۹٦۵)
- دعوت واصلاح کے چند اہم اُصول، از مولانا نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ، شائع کردہ رضیہ شریف ٹرسٹ، لاہور۔ ۱۹۸۹ء
- دیباچہ علوم بائبل، از پادری ہارن (Horne)
- دین رحمت، از شاہ معین الدین ندوی، مطبوعہ اعظم گڑھ، انڈیا۔ ۱۹٦۷ء
- راجپوت تاریخ کے آئینہ میں، از ملک غلام اکبر، شائع کردہ العقاب پبلی کیشنز، لاہور۔ ۱۹۹٦ء
- رحمۃ للعالمین، از قاضی سلیمان سلمان منصور پوری رحمہ اللہ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور۔ ۱۹۹۱ء
- الرحیق المختوم، از مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری حفظہ اللہ تعالیٰ، مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ، لاہور۔ ۱۹۹۴ء
- رسالت کے سائے میں، از ڈاکٹر عبدالحلیم عویس، مترجم ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازھری، مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔ ۱۹۹۵ء
- رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ صدیقی، دارالاشاعت، کراچی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۹۸۷ء

❀ رسول رحمت ﷺ، از مولانا ابوالکلام آزاد، مرتب مولانا غلام رسول مہر، پبلشرز شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور کراچی طبع دوم۔ ۱۹۸۱ء

❀ روایاتِ تمدنِ قدیم، از علی عباس جلال پوری، مطبوعہ جہلم۔ ۱۹۹۱ء

❀ روحِ اسلام، از امیر علی، مترجم: محمد ہادی حسین، شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ، لاہور۔ ۱۹۹۴ء

❀ الروض الأنف، از امام ابوالقاسم السہیلی رحمہ اللہ، مکتبہ الکلیات الأزھریۃ، القاہرۃ، ۱۳۳۲ھ

❀ ریاض الصالحین، از امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی رحمہ اللہ، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض/لاہور۔ ۱۹۹۶ء

❀ زادالمعاد فی ھدی خیر العباد، از امام ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ، مطبعۃ الرسالۃ، بیروت۔ ۱۹۷۹ء

❀ السنن لابن ماجۃ، از امام محمد بن یزید قزوینی رحمہ اللہ، نور محمد اصح المطابع، کراچی۔ بدون تاریخ

❀ السنن لأبی داؤد، از امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔ بدون تاریخ

❀ السنن للترمذی، از امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ رحمہ اللہ، مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ، دھلی بدون تاریخ

❀ السنن الکبریٰ، از امام ابوعبداللہ البیہقی رحمہ اللہ، دار الکتاب العربی بدون تاریخ

❀ سیرۃ النبی ﷺ، از علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ، سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔ مکتبہ مدنیہ، لاہور۔ ۱۹۹۸ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سیرۃ النبی ﷺ کامل، از امام ابن ہشام رحمہ اللہ، مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ کراچی
- صحت کتب مقدسہ، از آرچ ڈیکن برکت اللہ، مطبوعہ مسیحی اشاعت خانہ، لاہور۔ ۱۹۸۹ء
- صحیح بخاری شریف، از امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ، مطبع مجتبائی دہلی، ومع الفتح طبع دارالمعرفۃ، بیروت۔ بدون تاریخ
- صحیح مسلم شریف، از امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔ بدون تاریخ
- طبقات، از امام ابن سعد، دار صادر، بیروت۔ ۱۹۵۷ء وطبع لندن۔ ۱۳۲۲ھ
- عجائب الاسفار، از ابن بطوطہ، مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۳ء
- علاماتِ قیامت کا بیان، از محمد اقبال کیلانی، مطبوعہ حدیث پبلی کیشنز، لاہور۔ بدون تاریخ
- عورت جنسی تفریق اور اسلام، از لیلیٰ احمد، مترجم خلیل احمد، مشعل برادران، لاہور۔ ۱۹۹۵ء
- عہد نبوی ﷺ کے میدان ہائے جنگ، از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صدیقی رحمہ اللہ، شائع کردہ اُردو اکیڈمی، کراچی۔ بدون تاریخ
- عہد نبوی ﷺ میں نظامِ حکمرانی، از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صدیقی رحمہ اللہ، شائع کردہ اُردو اکیڈمی، کراچی۔ ۱۹۸۷ء
- عیسائیت کے تعاقب میں، از محمد متین خالد، مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز، لاہور۔ ۲۰۰۳ء
- فتح الباری، از امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ ۱۳۲۵ھ
- فقہ السیرۃ، از محمد الغزالی، دار الکتاب العربی۔ ۱۳۷۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ الکامل فی التاریخ، از امام ابن الأثیر الجزری رحمہ اللہ، دار صادر، بیروت ـ ۱۹۶۵ء

❀ کتاب الأصنام، از ابن الکلبی

❀ کتاب الھند، از بیرونی، مترجم سید اصغر علی، ناشر الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ـ بدون تاریخ

❀ القاموس المحیط، از امام فیروز آبادی رحمہ اللہ، المطبعۃ الحسینیۃ، مصر ـ ۱۹۱۳ء

❀ قدیم ہندوستان میں شودر، از رام شرن شرما، شائع کردہ ترقی اُردو بورڈ، دہلی ـ ۱۹۷۹ء

❀ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، از امام ابوبکر الہیثمی رحمہ اللہ، مکتبۃ المعارف، بیروت ـ ۱۹۸۶ء

❀ محسن انسانیت ﷺ، از نعیم صدیقی رحمہ اللہ، مطبوعہ الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور ـ ۳۷ واں ایڈیشن، جولائی ۲۰۰۵ء

❀ محسن انسانیت ﷺ اور انسانی حقوق، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، دارالاشاعت، کراچی ـ ۱۹۹۹ء

❀ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، از ویرژیل جارج گونسٹن، مترجم مولانا عبدالصمد صارم رحمہ اللہ، مکتبہ معین الادب، لاہور ـ ۱۹۷۴ء

❀ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نظر میں، از مولانا محمد حنیف یزدانی رحمہ اللہ، مطبوعہ مکتبہ نذیریہ، لاہور ـ طبع چہارم

❀ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صبر و ثبات کے پیکر، از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ، مکتبۃ السلام، لاہور ـ اشاعت دوم شوال ۱۴۲۳ھ

❀ مختصر سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، از شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ، مطبوعہ جامعہ علوم الاثریہ، جہلم ـ جون ۱۹۹۹ء

❀ مختصر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ تعالیٰ، دار الاندلس، لاہور ـ بدون تاریخ

❀ مرقاۃ المفاتیح، از ملا علی قاری رحمہ اللہ، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ، ملتان ـ بدون تاریخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ المرأة بين تكريم الاسلام واهانة الجاهلية، از محمد بن اسماعيل المقدم، دارطيبة، رياض۔ ۱۹۹۱ء

❀ المرأة بين الفقه والقانون، از استاذ مصطفٰی السباعی رحمہ اللہ، المکتب الاسلامی، بیروت۔ ۱۹۸۴ء

❀ المرأة فی القرآن، استاذ عباس محمود عقاد، مطبوعہ دارالھلال، مصر۔ بدون تاریخ

❀ المرأة المسلمة امام التحديات، از احمد بن عبدالعزيز الحصين، دار البخاری، بیروت۔ ۱۹۸۶ء

❀ مسدس، (مدو جزر اسلام) خواجہ الطاف حسین حالی رحمہ اللہ، شائع کردہ رابعہ بک ہاؤس، لاہور۔ بدون تاریخ

❀ مسلم پرسنل لاء اور اسلام کا عائلی نظام، از شمس تبریز خان، شائع کردہ مجلس تشریات اسلام، لکھنؤ، ۱۹۸۸ء

❀ مسلم ثقافت ہندوستان میں، از عبدالمجید سالک، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور۔ ۱۹۵۷ء

❀ المسند، از امام احمد بن حنبل، مطبوعہ دارالمعارف، مصر۔ ۱۹۵۱ء

❀ مسیحیت علم جدید کی روشنی میں، از جیمس ہوسٹن، مطبوعہ گلاسکو۔ ۱۹۲۹ء

❀ مصباح اللغات، از ابو الفضل عبدالحفیظ بلیاوی، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ بدون تاریخ

❀ الملل والنحل، از امام شہرستانی رحمہ اللہ، مطبعة الازھر، مصر۔ ۱۹۷۰ء

❀ منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، از سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ، مجلس نشریات اسلام، کراچی۔ ۱۹۷۶ء

❀ المواهب اللدنية مع شرح زرقانی، المطبعة الأزهرية، القاهرة

❀ موجِ کوثر، از شیخ محمد اکرام، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❀ النبی الخاتم ﷺ، از سید مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ، المکتبۃ الرشیدیہ، لاہور۔ طبع ہفتم، مئی ۱۹۸۸ء

❀ نبیٔ رحمت ﷺ، از مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ، مجلس نشریات اسلام، کراچی۔ تیسرا ایڈیشن، اپریل ۱۹۸۷ء

❀ ہندی اُردو لغت، از راجیسور راؤ اصغر، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔ ۱۹۹۳ء

❀ ہندوستان (تاریخ، تہذیب، تمدن اور فلسفہ) از ویل ڈیورانٹ، مترجم طیب رشید، مطبوعہ تخلیقات، لاہور۔ ۱۹۹۵ء

❀ ہندوستانی تمدن، از ایشوراٹوپا، پروفیسر تہذیب ہند، حیدر آباد یونیورسٹی، مطبوعہ حیدر آباد دکن، انڈیا بدون تاریخ

❀ ہندوستانی معاشرہ عہد وسطی میں، از محمد اشرف، مترجم قمر الدین، شائع کردہ فکشن ہاؤس، لاہور۔ ۱۹۹۱ء

❀ یہودی تالمود کی روشنی میں، از ڈاکٹر رویلنگ، اسی کتاب کا عربی میں ترجمہ ہوا جس کا نام ''الکنز المرصود فی قواعد التلمود'' از ڈاکٹر یوسف یوحنا

❀ Ancient India, RC Dat

❀ De Wette Introduction To The New Testa Ment 1826ء

❀ Discovery Of India. (پنڈت جواہر لال نہرو) Jawahar Lal,Nahru,Calcutta, 1946.

❀ Ency Of Religion And Ethics, New York, 1912.

❀ Emotion As The Basis Of Civilization, London,1928.

❀ Ency Jewish.

❀ Ency Brit(1927), And (1825).

❀ John Kitto: Hisutrated History of the Bible, The S.S Sorator Company, London,1902.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- The Rise Of Christianity Ew Barnes.
- The Making of Humanity, London,1919.
- M/ss Our Bible And The Ancient F.G Kenyon 1897.
- The Origin Of The New Testa Ment A Harnack.

رسائل وجرائد

سیارہ ڈائجسٹ لاہور۔ اخلاقِ رسول ﷺ نمبر

- ماہنامہ ''مجلّہ الدعوۃ، لاہور۔ فروری ۱۹۹۳ء
- ماہنامہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور۔ جولائی ۱۹۹۵ء
- ماہنامہ ''محدث'' لاہور، دسمبر ۲۰۰۱ء، سقوطِ کابل......
- ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ، جولائی ۱۹۹۵ء
- ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۱۹۹۳ء، ۲۶ دسمبر ۲۰۰۱ء
- ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۱۹۹۳ء ۱۰/اپریل ۲۰۰۲ء، ۱۳/اکتوبر ۲۰۰۱ء
- ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۱۹۹۳ء، ۲/جنوری ۲۰۰۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کا نصب العین

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کا نصب العین قرآن وحدیث کے راہنما اصولوں کی روشنی میں ایک اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے صالح انقلاب برپا کر کے رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

ہمارا پروگرام

- نوجوانوں میں سلفی افکار کو اجاگر کرنا اور اس کے مطابق سیرت و کردار کی تعمیر کرنا۔
- ایسے نوجوانوں جو صحیح اسلام (مسلک اہلحدیث) کے عقائد سے متفق ہوں انہیں منظم کرنا۔
- شرک و بدعت، باطل نظریات، انکار حدیث اور شخصیت پرستی کو ختم کرنا اور اس کی جگہ توحید و سنت کا احیاء کرنا۔
- وطن عزیز پاکستان اور اسلام دشمن عناصر کی نشاندہی کرتے ہوئے نوجوانوں کو ذہنی اور عملی طور پر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تیار کرنا۔
- قرآن وحدیث کی روشنی میں مقام مصطفیٰ ﷺ اور ناموس صحابہؓ کی پاسبانی کرنا۔
- انسانیت کی فلاح و بہبود کے تمام شعبوں میں بے لوث خدمت کرنا۔
- سپیکرز فورم کا قیام جس کے ذریعے فن تقریر اور طریقہ تبلیغ سکھانے کا اہتمام کرنا۔
- وطن عزیز پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لئے ہر قسم کی سعی و کوشش کرنا۔
- نصب العین کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہ کرنا۔